مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

"محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں
اور سب نبیوں کے پچھلے"

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

"میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"

مدیر اعلیٰ

فضیلۃ الشیخ سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم
والخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

سہ ماہی "خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) پاکستان کا اجراء

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي ونسلم على رسوله النبي الامين خاتم النبيين صلى الله عليه وآله واصحابه اجمعين

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

قلم وقرطاس کی اہمیت وافادیت اظہر من الشمس ہے۔ قوموں کے عروج وزوال میں قلم کے کردار سے انکار ممکن نہیں، اصلاح فکر ونظر اور پختگی عقیدہ توحید ورسالت میں قلم کا کردار ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ ہر دور میں ہمارے اکابرین جہاد بالسیف کے ساتھ ساتھ جہاد بالقلم کے محاذ پر بھی سرگرم عمل رہے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ میں ہمارے اکابرین کا کردار آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آج پھر فتنہ قادیانیت اور اس کی ذریت پر پرزے نکال رہی ہے۔ ستم ظریفی اور ظلم کی انتہا ہے کہ سیکولر اور لبرل طبقے کی انہیں پشت پناہی بھی حاصل ہے، ہمیں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیے۔ ہر شعبہ زندگی اور ہر محاذ پر اس کی حفاظت میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ ہمارے کئی اہل علم وقلم نہایت مستعدی سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں مصروف کار ہیں، لیکن اس فتنہ خبیثہ کا اس وقت تک قلع قمع نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے تمام علماء ومشائخ بھی میدان عمل میں نہیں آتے۔

الحمد للہ، ناچیز ہیچمدان اپنی بساط کے مطابق سعی ناتمام کر رہا ہے۔ ماہنامہ مجلہ "التحقیق" پاکستان کی ادارت کی سربراہی فقیر کے حصے میں ہے اور اس کا نہایت ضخیم وعظیم "تحفظ ختم نبوت نمبر" نکالنے کا اعزاز بھی حاصل ہے، ابھی اس کی دو جلدیں شائع ہوئی ہیں، تیسری جلد پر کام جاری ہے۔ ماہنامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل کی سرپرستی کی سعادت بھی ناچیز کو حاصل ہے۔ محافظ ختم نبوت امیر المجاہدین حضرت علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات کے حوالے سے اس کا بھی نہایت ضخیم "امیر المجاہدین نمبر" نکالنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اب مخلص احباب کے تعاون سے مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع اٹک کے خطہ برہان شریف سے ایک سہ ماہی "خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) کا اجراء شعبان المعظم 1443ھ / مارچ 2022ء کی نہایت پر کیف ساعتوں میں منصۂ شہود پر لایا جا رہا ہے۔ الحمد للہ، یہ کوئی رواتی مجلہ نہیں بلکہ یہ ہر اس غلام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کی صدا ہے جس نے اپنی زندگی ختم نبوت اور ناموس رسالت مآب ﷺ کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ اس مجلہ کا نام بھی آیت ختم نبوت ہی سے اخذ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اسی لئے یہ اسم بامسمی رہے گا اور صرف "عقیدہ ختم نبوت" اور موضوعات ختم نبوت کے لئے مختص رہے گا۔ دیگر موضوعات کے لئے ہمارے دوسرے جرائد ورسائل حاضر ہیں۔ اس میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے کام کرنے والی سنی شخصیتوں کا تعارف، اکابرین ختم نبوت، کتابیات ختم نبوت، منظومات ختم نبوت اور ان جیسے دیگر عنوانات شامل کئے جائیں گے۔

یہ مجلہ بھی انٹرنیشنل سطح پر جاری وساری رہے گا اور آن لائن رہے گا، اسے کتابی صورت میں بھی شائع کر کے لائبریریوں میں پہنچایا جائے گا اور اہل فکر ونظر کے ذوق مطالعہ وتحقیق کے لئے بھی ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ، یہ ایک تحریک، ایک تنظیم اور ایک ادارہ بن کر سامنے آئے گا اور ہماری فکر ونظر کو مزید نکھار اور جلا بخشے گا۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامین خیال میں

دنیا بھر کے اہل سنت کے باذوق اہل علم وقلم اپنی توجہ اس جانب مبذول فرمائیں، میدان عمل میں آئیں اور اس قلمی محاذ پر ہمارا ساتھ دیں۔ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی خشت اول ہے لہذا اس کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

الحمد للہ، سہ ماہی "خاتم النبیین ﷺ" (انٹرنیشنل) کے پہلے شمارے کا اداریہ "پیشوائی" کے عنوان سے بندہ ناچیز ہیچمدان علالت کی حالت میں لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

اپنی دعاؤں، عطاؤں، وفاؤں اور نگاہوں میں مجھ ناچیز اور اس مجلہ کے تمام معاونین، مخلصین اور محبین کو ہمیشہ یاد رکھیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کے طفیل ہم سب کو اپنے آقا ومولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی خاتم الانبیاء ﷺ سے دم آخریں تک وفا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

"خلیفہ مجاز بریلی شریف" مدیر اعلیٰ سہ ماہی "خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل)
ختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710

فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود — ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

سہ ماہی

خاتم النبیین ﷺ (انٹرنیشنل)

جلد:1 .... شمارہ:1، 2

(جمادی الثانی تا ذیقعدہ 1443ھ)

(جنوری تا جون 2022ء)

بیاد

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ قائد اہل سنت شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

مجاہد ملت علامہ محمد عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ

ختم نبوت اکیڈمی

برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان

پوسٹ کوڈ نمبر 43710

0923118164591

sabirbukhari50@gmail.com

مشمولات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرفِ انتساب

روح روان دوعالم، جان دوعالم، سرورعالم، نورمجسم، فخرکون ومکاں، گلدستہ بہارستان جناں، رحمت عالمیاں، خاتم رسولاں، تکمیل دلائل نبوت، صحیفۂ احوال آخرت، امام جماعت انبیاء، کعبۂ ارباب حلم وحیا، وارث علوم اولیں، مورث کمالات آخریں، سند انبیاء مرسلیں، نگین خاتم سروری، خاتم نگین پیغمبری ، رحمۃ للعالمین ، شفیع المذنبیں ، سید النبیین ،حبیب رب العالمین ، خاتم النبیین ،اکمل الموجودات، اجمل المخلوقات، سیدنا ونبینا ومولانا احمد مجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو عاقب ہیں ۔۔۔پیچھے آنے والے ۔جو مقتف ہیں ۔۔۔سب انبیاء سے پیچھے آنے والے ۔جو مقفی ہیں ۔۔۔پیچھے آنے والے ۔جو خاتم الانبیاء ہیں ۔۔۔سب نبیوں کے خاتم ۔جو خاتم الرسل ہیں ۔۔۔سب رسولوں کے خاتم ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ اجمعین ۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود

ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرفِ اھداء

سالارِ قافلۂ صدق وصفا، سراپا مہر و وفا، امام الاتقیاء، رفیق خاتم الانبیاء، یارِ غار و مزار خلیفۂ اول بلا فصل، خلیفۂ برحق و امام مطلق، عتیق اطہر حضرت سیدنا ابو قحافہ

ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سایۂ مصطفیٰ، مایۂ اصطفا عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

گدائے کوئے مدینہ شریف
احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

پیشوائی

سہ ماہی ''خاتم النبیین ﷺ'' (انٹرنیشنل) پاکستان کا اجراء

اداریہ قلم: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں

اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

قلم و قرطاس کی اہمیت و افادیت اظہر من الشمس ہے۔ قوموں کے عروج و زوال میں قلم کے کردار سے انکار ممکن نہیں، اصلاح فکر و نظر اور پختگی عقیدہ توحید و رسالت میں قلم کا کردار ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ ہر دور میں ہمارے اکابرین جہاد بالسیف کے ساتھ ساتھ جہاد بالقلم کے محاذ پر بھی سرگرم عمل رہے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ میں ہمارے اکابرین کا کردار آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

آج پھر فتنۂ قادیانیت اور اس کی ذریت پر پرزے نکال رہی ہے۔ ستم ظریفی اور ظلم کی انتہا ہے کہ سیکولر اور لبرل طبقے کی انہیں پشت پناہی بھی حاصل ہے، ہمیں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیے۔ ہر شعبۂ زندگی اور ہر محاذ پر اس کی حفاظت میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ ہمارے کئی اہل علم و قلم نہایت مستعدی سے عقیدۂ

ختم نبوت کے تحفظ میں مصروف کار ہیں، لیکن اس فتنۂ خبیثہ کا اس وقت تک قلع قمع نہیں ہوسکتا جب تک ہمارے تمام علماء ومشائخ بھی میدان عمل میں نہیں آتے۔

الحمدللہ، ناچیز ہیچ مدان اپنی بساط کے مطابق سعی ناتمام کر رہا ہے۔ ماہ نامہ مجلہ" الحقیقہ" پاکستان کی ادارت کی سربراہی فقیر کے حصے میں ہے اور اس کا نہایت عظیم وضخیم "تحفظ ختم نبوت نمبر" نکالنے کا اعزاز بھی حاصل ہے، ابھی اس کی دو جلدیں شائع ہوئی ہیں، تیسری جلد پر کام جاری ہے۔ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل کی سرپرستی کی سعادت بھی ناچیز کو حاصل ہے۔

محافظ ختم نبوت امیر المجاھدین حضرت علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات کے حوالے سے اس کا بھی نہایت ضخیم "امیر المجاھدین نمبر" نکالنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اب مخلص احباب کے تعاون سے مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع اٹک کے خطۂ برھان شریف سے ایک سہ ماہی" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) کا اجراء شعبان المعظم 1443ھ/ مارچ 2022ء کی نہایت پرکیف ساعتوں میں منصہ شہود پر لایا جارہا ہے۔ الحمدللہ، یہ کوئی روایتی مجلہ نہیں بلکہ یہ ہر اس غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کی صدا ہے جس نے اپنی زندگی ختم نبوت اور ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔

اس مجلہ کا نام بھی آیت ختم نبوت ہی سے اخذ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اسی لئے یہ اسم بامسمی رہے گا اور صرف "عقیدۂ ختم نبوت" اور موضوعات ختم نبوت کے لئے مختص رہے گا۔ دیگر موضوعات کے لئے ہمارے دوسرے جرائد ورسائل حاضر ہیں۔ اس میں عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے کام کرنے والی سنی تنظیموں کا تعارف، اکابرین ختم نبوت، کتابیات ختم نبوت منظومات ختم نبوت اور ان جیسے دیگر عنوانات شامل کئے جائیں گے۔

یہ مجلہ بھی انٹرنیشنل سطح پر جاری وساری رہے گا اور آن لائن رہے گا، اسے کتابی صورت میں بھی شائع کر کے لائبریریوں میں پہنچایا جائے گا اور اہل فکر ونظر کے ذوقِ مطالعہ وتحقیق کے لئے بھی ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ، یہ ایک تحریک، ایک تنظیم اور ایک ادارہ بن کر سامنے آئے گا اور ہماری فکر ونظر کو مزید نکھار اور جلا بخشے گا۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامین خیال میں

دنیا بھر کے اہل سنت کے باذوق اہل علم وقلم اپنی توجہ اس جانب مبذول فرمائیں، میدان عمل میں آئیں اور اس قلمی محاذ پر ہمارا ساتھ دیں۔ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کی خشت اول ہے لہذا اس کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے الحمدللہ، سہ ماہی" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) کے پہلے شمارے کا اداریہ "پیشوائی" کے عنوان سے بندہ ناچیز ہیچ مدان علالت کی حالت میں لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

اپنی دعاؤں، عطاؤں، وفاؤں اور نگاہوں میں مجھ ناچیز اور اس مجلہ کے تمام معاونین، مخلصین اور محبین کو ہمیشہ یاد رکھیں۔۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم سب کو اپنے آقا ومولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دم آخریں تک وفا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

''خلیفۂ مجاز بریلی شریف''مدیر اعلیٰ سہ ماہی''خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' (انٹرنیشنل)

ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان

پوسٹ کوڈ نمبر 43710

(6/رجب المرجب 1443ھ/8/فروری 2022ء بروز منگل بوقت 02:10رات)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ

خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۟ؑ ﴿۴۰﴾ ع ۲

پیغامات

محمد رسول الله

پیغام

ہدیہ تبریک وتحسین

از قلم فیض رقم: نبیرہ اعلیٰ حضرت، محسن قوم وملت

حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خان سبحانی میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

سربراہ اعلیٰ مرکز اہل سنت خانقاہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

حامدا ومصلیا ومسلما!!! یہ جان اور سن کر بڑی شادمانی ہوئی کہ فقیر کے خلیفہ اور معروف قلم کار حضرت علامہ سید صابر حسین شاہ بخاری قادری رضوی صاحب زید مجدہ ادارہ ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پنجاب پاکستان کی طرف سے اپنی ادارت میں" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) کے نام سے ایک سہ ماہی مجلہ نکالنے جا رہے ہیں جو بہت جلد منظر عام پر آنے والا ہے۔ اللہ رب العزت اس رسالہ کو قبولیت عطا فرمائے۔ مدیر موصوف مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان ہیں معروف قلم کار ہیں، کئی کتابوں کے مصنف اور کئی مذھبی ومسلکی اداروں کے بانی، سرپرست اور سربراہ ہیں۔ ان کے مضامین اکثر وبیشتر ہمارے ماہ نامہ" اعلیٰ حضرت" بریلی شریف میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ رب العزت موصوف کو ہمت وحوصلہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔۔

فقیر قادری محمد سبحان رضا خان سبحانی غفرلہ
خادم مرکز اہلسنت خانقاہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت
بریلی شریف یوپی انڈیا
یکم شعبان المعظم 1443ھ/ 5 / مارچ 2022ء

پیغام

لائق آفرین وتحسین

استاذ العلماء علامہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی

علوم ومعارف کا جو ذخیرہ رب کائنات جل جلالہ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطا کیا مخلوق میں سے کسی کو اُس کی خبر بھی نہیں۔ آپ ﷺ کا علم ''لدنی'' ہے، اس کے لیے آپ نے کسی استاذ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہیں کیے، کسی کتاب کی ورق گردانی کی ضرورت پیش نہیں آئی اور نہ ہی قلم کو حرکت دینے کی حاجت ہوئی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

ایسا اُمّی کس لیے مِنّت کشِ استاذ ہو
کیا کفایت اُس کو اِقْرَأْ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ نہیں

لیکن عام طور پر علم کا انتقال اور اُس کی حفاظت قلم وکتابت کے ذریعے ہوتی ہے۔ باری تعالیٰ نے لکھنے اور تحریر کرنے کی عظمت کا درس دیتے ہوئے فرمایا: اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ''(اللہ) جس نے قلم کے ذریعے سکھایا''۔ نیز باری تعالیٰ نے سہو ونسیان سے پاک ہونے کے باوجود سب کچھ لوحِ محفوظ میں لکھوا دیا، اس میں دیگر حکمتوں کے ساتھ ساتھ بندوں کو لکھنے کی ترغیب بھی ہے۔
اکابر کے ذوقِ تحریر کی امین معاصر شخصیات میں سَبَّاحِ بحرِ تصنیف وتالیف، سَیَّاحِ بادیۂ رضویات، سَبَّاقِ میدانِ قلم وقرطاس سید صابر حسین شاہ بخاری قادری صاحب کا نام ایک نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ موصوف کی نگارشات اور قلمی شہ پارے مختلف رسائل وجرائد کی زینت بنتے رہے ہیں اور وہ دو وقیع مجلات ''الحقیقۃ'' اور ''الخاتم انٹرنیشنل'' کی سربراہی کا اعزاز بھی رکھتے ہیں۔ برہان شریف سے سہ ماہی ''خاتم النبیین ﷺ'' کا اجرا بھی لائق تبریک وتحسین ہے اور اُمید ہے کہ یہ مجلہ بھی اِشاعتِ دین کے سلسلے میں کارہائے نمایاں انجام دے گا۔ اللہ تعالیٰ سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ اور اُن کے تمام رفقائے کار کی خدمات میں مزید برکت عطا فرمائے۔

حافظ محمد عبد الستار سعیدی
جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
22 رجب المرجب، ۱۴۴۳ھ/ 24 فروری، 2022ء

پیغام

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ممتاز مذہبی سکالر، تاریخ نویس اور تذکرہ نگار حضرت علامہ سید صابر حسین شاہ صاحب کے سینے میں دین کی تڑپ کے لئے ایک سمندر موجزن ہے۔ آپ کا قلم جہاں تحریک پاکستان کے مجاہدین اور اہل سنت کی پردہ فرمانے والی اہم شخصیات کے تعارف کے لئے رواں دواں رہتا ہے وہاں بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کارہائے نمایاں انجام دینے والی قابل قدر شخصیات کے تعارف کا فریضہ انجام دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرماتے۔ حال ہی میں آپ نے ختم نبوت کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے اور امت مسلمہ کو اس عقیدے کی اہمیت سے آگاہی کی خاطر ایک سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انٹرنیشنل) جاری فرمایا ہے۔ حضرت سید صابر حسین شاہ صاحب کا یہ کارلائق اقدام قابل قدر و تحسین ہے۔ جس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو بارآور فرمائے۔ آمین

محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور

پیغام

جذبہ تحفظ ختم نبوت کی شعاعیں کرم

علامہ مفتی محمد قمر الحسن قمر بستوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر عالی وقار محترم جناب سید صابر حسین شاہ بخاری ما زال حبکم العالی السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ مزاج وھاج: ۔آپ حضرات کی محبتوں کی سوغات لیے پاکستان سے امریکہ آ گیا۔جن محبتوں سے آپ حضرات نے نوازا ان کو لفظوں کی حدود میں محدود کرنا ناانصافی ہوگی جزاکم اللہ تعالیٰ عنی خیر الجزاء۔آپ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کے اس نئے مجلہ ''خاتم النبیین انٹرنیشنل'' کے لیے اپنے تاثرات آپ کو بھیجوں۔پہلی بات تو یہ ہے کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر شبخون مارنے والوں کا آپ نے جس طرح اب تک تعاقب کیا ہے وہ لائق تبریک وتمدیح ہے۔ماہ نامہ الحقیقہ کا ''تحفظ ختم نبوت نمبر'' پھر ماہ نامہ ''الخاتم'' کا اجراء اور اب ''خاتم النبیین انٹرنیشنل'' کا اجراء اضعافا مضاعفہ ہے۔

ہر کسے را بہر ساختہ اند

قسام ازلی نے روز ازل میں یہ خدمت آپ کے سپرد فرمادی تھی جبھی آپ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے نئے نئے زاویوں سے سوچتے ہیں اور پھر اس کو عملی جامہ پہنادیتے ہیں۔

ع عزم جواں ہر لمحہ رواں رکھتے ہیں ہمیشہ آگے قدم

بات ہے رضائے الٰہی اور دربار رسالت علی صاحبھا الصلوٰۃ والتسلیم سے قلبی وابستگی کی اس لئے آپ کے لیے سارے کام آسان ہو جاتے ہیں کہ موثر حقیقی اشیاء میں رب تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہے اسی نے آپ کی فکر پر ''جذبہ تحفظ ختم نبوت کی شعاع کرم'' ڈالی ہے اور اب اسی کی ہدایت پر منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہیں۔عقیدہ ختم نبوت منصوص ہے اس لیے نص میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہوتی فکر رسا کی جولانیت غیر منصوص میں اپنے جوہر دکھاتی ہے جو معنی اپنی مراد کے اعتبار سے ظاہر ہو اس کو کسی بھی طرح کی تاویل سے حقیقت سے کسی اور کی طرف پھیرنا یہ دیانت کا خون کرنا ہے یہ بات صرف مسئلہ ختم نبوت میں ہی نہیں بلکہ جتنے بھی اس طرح کے مسائل ہیں ان سب کا یہی حکم ہے۔

اسلام کے خلاف سازشوں کا یہ جال کوئی نیا نہیں بلکہ روز اول سے ہے جب مسیلمہ کذاب جیسا ملعون عہد رسالت میں اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرسکتا ہے تو اس نے دروازہ کھول دیا اب جتنے بھی کذاب آئیں گے ان کا میر کارواں مسیلمہ کذاب ملعون

ہی ہوگا اور خود نبی غیب دان حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ارشاد فرما دیا۔

''وانه سيكون في امتي ثلاثون كذابون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي (سنن ترمزی صفحہ 608 حدیث 2219)

ترجمہ:۔عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک خود کو نبی گمان کرے گا حالانکہ خاتم النبیین میں ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صیہونی طاقتیں اسلام سے خائف ہیں اسی لئے اس قسم کے سر پھروں کی کاشت کرتی رہتی ہیں مگر افسوس ان ضمیر فروشوں پر ہے جو اپنے ایمان اور ضمیر کا سودا کر کے دنیا و آخرت میں ذلیل ہوتے ہیں۔اب جب تیس دجالوں کا نکلنا زبان رسالت مآب سے صادر ہو چکا ہے تو ہو کر رہے گا مگر فطرت کا بھی قانون ہے''لكل فرعون موسیٰ'' ہر فرعون کے لیے ایک موسیٰ ہوگا۔اب جب جب یہ دجالی گروہ ظاہر ہوگا تو پردہ غائب سے رب تعالیٰ کسی کو ظاہر فرمائے گا جو اس کے دجل و فریب کے پردے کو چاک کر دے گا۔

علماء کی ذمہ داریاں بہت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دین کی خدمت کے لئے پسند کیا اسی لیے علم دین کی توفیق عطا فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت کا شرف عطا فرمایا۔ ہر عالم اپنی دسترس کے مطابق دین کے خلاف پیدا ہونے والے فتنوں کا سد باب کرے''ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا (الاسراء آیت نمبر 36)

ترجمہ:۔بے شک کان، آنکھ اور دل قیامت میں سب سے پوچھ تاچھ ہوگی۔

الحمد للہ علماء مستعد ہیں اور دین متین کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کا مسکت جواب بھی دے رہے ہیں قادیانیت کا یہ فتنہ بھی صیہونیت کی کاشت ہے مگر اس وقت سے لے کر اب تک اور قیامت تک اس کا رد ہوتا رہے گا برصغیر پاک و ہند میں اگر سروے کیا جائے کہ قادیانی ملعون کے خلاف علماء اہل سنت نے کتنے محاذ کھولے اور کہاں کہاں تعاقب کیا تو اچھی بھلی کتاب تیار ہو جائے۔امام احمد رضا اور حضرت پیر مہر علی علیہما الرحمہ وہ سر خیل کارواں ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کی قلعی کھول کر رکھ دی، علامہ شاہ احمد نورانی میاں علیہ الرحمہ نے قادیانیت کا تعاقب دنیا بھر میں کیا۔ابھی بھی یہ سلسلہ جاری ہے اسی سلسلے کی ایک کڑی فضیلتہ الشیخ سید صابر حسین شاہ بخاری حفظہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں جن کا مقصود ہی رد قادیانیت ہے اللہ تعالیٰ نے موصوف کو حوصلہ اور عزم بخشا ہے اس کبر سنی میں بھی ان کا جذبہ ایمانی جوان ہے لکھتے ہیں اور خوب لکھتے ہیں بڑا اسیال قلم پایا ہے اور حوصلہ شکنی کا تو دور دور تک ان کے یہاں گزر نہیں ہے ایک درجن سے زائد کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں اور اب خاتم النبیین انٹرنیشنل کا نیا اضافہ یہ مزید ان کے عکس دروں کی عکاسی کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمر خضری عطا فرمائے اور

احقاق حق نیز ابطال باطل کا یہ جذبہ صادقہ ان کے جوھر نگار قلم سے مترشح ہوتا رہے۔

آمین بجاہ حبیب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری دلی گہرائیوں سے آپ کے لئے نیک تمنائیں اور مبارک بادیاں ہیں۔

فقیر محمد قمر الحسن قمر بستوی غفرہ القوی

چیئرمین رؤیت ہلال کمیٹی آف نارتھ امریکہ ہوسٹن ٹیکساس

3/شعبان المکرم 1443ھ...6/مارچ 2022ء اتوار

پیغام

سہ ماہی" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انٹرنیشنل)....بڑی کاوش، عظیم سعادت

ازقلم: صوفی باصفا ابوالرضا گلزار حسین قادری رضوی
(خلیفہ اعظم حضور مفتی اعظم ہند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر وتحقیق سے وابستہ حضرت علامہ سید صابر حسین شاہ بخاری قادری رضوی زید مجدہ، خلیفہ مجاز بریلی شریف کی شخصیت اہل سنت کے علمی و دینی حلقوں میں بڑی عزت و شرف کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلب و ذہن کی بیدار صلاحیتیوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ آپ کی نگارشات اکثر جرائد و رسائل کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ آپ متعدد کتب کے مصنف اور جرائد کے مدیر ہیں۔ موجودہ دور میں "ختم نبوت" اور "ختم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حساسیت" کے پیش نظر آپ ایک سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) کی اشاعت کا اہتمام فرمارہے ہیں، یہ بہت بڑی کاوش ہے جس کی فی زمانہ اشد ضرورت ہے تاکہ مسئلہ ختم نبوت کا ابلاغ ملکی اور عالمی سطح پر مؤثر طور پر ہو اور قادیانیوں کا اسلام کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈہ اور سازشوں کا قلع قمع کیا جاسکے۔ اس پیرانہ سالی میں جواں اور باہمت حوصلوں کی جتنی بھی ستائش کی جائے کم ہے۔ دعا ہے کہ آپ کی یہ کاوش عند اللہ تعالیٰ قبول ہو اور عند الخلائق نافع عام اور مقبول ہو۔ آمین

احقر العباد

ابوالرضا گلزار حسین برکاتی رضوی ضیائی مصطفوی عفی عنہ

لاہور

(خلیفہ حضور اعظم ہند)

24/فروری 2022ء

پیغام

خراجِ تحسین

صاحب زادہ مفتی محمد محب اللہ نوری

سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود کائنات اور محبوب کائنات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی ذات وصفات کا مظہر اتم اور تخلیق کا شاہکار بنایا اور ہر خوبی، ہر فضل اور ہر رتبہ وکمال کا جامع بنا کر مبعوث فرمایا۔

ہر رتبہ کہ بود کہ در امکاں بر وست ختم ہر نعمتے کہ داشت خدا شد برو تمام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہی امتیازی کمالات میں سے ایک انتہائی اہم وصف آپ کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ فروعی قضیہ یا فقہی تنازعہ نہیں ہے، امت کا اجماعی مسئلہ ہے جس پر قرآن کریم کی بہت سی آیات اور متعدد احادیث مشہور ومتواترہ شاہد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر داعئی نبوت کذاب، دجال، گمراہ، فتنہ پرور اور افتراء پرداز ہے۔ متحدہ ہندوستان میں انگریز نے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں ایک شیطانی فتنہ کھڑا کیا، جس کی روک تھام کے لیے علماء اہل سنت نے تقریر وتحریر کے ذریعے مرزا کی زندگی اور اس کی موت کے بعد بھی بھرپور تعاقب جاری رکھا، بالآخر 1974ء میں علماء کرام کی کاوشوں اور اہل سنت کی بے پناہ قربانیوں سے پاکستان میں مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ٹھہرے، مگر آج تک آئینی تقاضے پورے نہیں ہوئے، بلکہ اس آئینی شق کو ہی ختم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔۔ اندریں حالات مسئلہ ختم نبوت سے عوام خصوصاً نسل نو کو روشناس کرانے اور عالمی سطح پر اسے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے محب رسول، مفکر اہل سنت، نامور صاحب قلم حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری قادری حفظہ اللہ نے سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین" برہان شریف (اٹک) کا اجراء کیا ہے۔ موصوف پہلے بھی اس موضوع پر انتہائی وقیع کارنامے سرانجام دے کر اہل علم وقلم اور ارباب فکر ونظر سے دادِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ امید ہے کہ اس مجلہ کی صورت میں بھی وہ انٹرنیشنل سطح پر تمام دانش وبصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کے حوالے سے اہم کردار ادا کریں گے۔۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامرانیوں سے نوازے اور صحت وعافیت کے ساتھ مزید دینی، مذہبی اور ملی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ طٰہٰ ویٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(صاحب زادہ) محمد محب اللہ نوری ۸/ مارچ ۲۰۲۲ء دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف (اوکاڑا)

پیغام

مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انٹرنیشنل) ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا

علامہ مفتی محمد تصدق حسین رضوی۔لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید العلمین امام الانبیاء والمرسلین حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کائنات عالم میں جلوہ افروزی سے جہالت کے سیاہ بادل چھٹ گئے اور ہدایت کے اجالے ہر سو پھیل گئے، انسانیت کے امن وسکون، راحت وچین اور فرحت وسرور کے لیے جس دستور کی ضرورت تھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک کے لیے وہ آئین و دستور مہیا فرما دیا۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت یافتہ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دین اسلام کی روشن کرنیں دنیا کے ہر گوشے تک پہنچا دیں۔عالم کفر نے روز اول سے ہی اسلام کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر کے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن اسلام اپنی قوت سے اپنا راستہ بناتا چلا گیا اور امت مسلمہ نے عالم کفر کی ہر سازش کے مقابلہ میں پرچم اسلام بلند رکھا اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے لیے یہود ونصاریٰ کے ایماء پر جھوٹی نبوت کا بھی ڈھونگ رچایا گیا مگر مسلمانوں نے اس فریب کے بھی تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے۔

انگریزی سرمایہ کاری کی بدولت ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے ایک غیر معروف قصبہ" قادیان" کے باسی مرزا غلام قادیانی نے بھی اپنے ایمان وضمیر کا سودا کر کے ظلی و بروزی کے پردے میں اپنی جھوٹی نبوت کو پروان چڑھانے کی کوشش کی،علماء امت نے بروقت اس فتنے کی سرکوبی فرمائی اور ہندوستان کے مسلمانوں کو مرزا قادیانی کے غلیظ نظریات سے آگاہ کیا۔

ہندوستان کے شہر بریلی میں مجدد دین وملت امام احمد رضا بریلوی اور مغربی سرحد کے قریب گولڑہ سے فاتح قادیان حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہما نے مرزا قادیانی کا خوب تعاقب فرمایا، مرزا غلام قادیانی کو ذلت ورسوائی سے دوچار ہونا پڑا۔قادیانیت ذریت نے جب بھی کہیں پر پرزے نکالنے کی کوشش کی ملت اسلامیہ کے خوش بخت افراد نے اس فتنہ کا بھرپور علمی تعاقب کیا۔

انہی چنیدہ افراد میں ادیب ملت محترم المقام حضرت پیر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری کا نام بھی نمایاں ہے،تحفظ ختم نبوت کے لئے آپ کی گراں قدر خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں،ختم نبوت کے محاذ پر آپ نے وقیع اور تحقیقی معرکے سرانجام

دیئیے، آپ کی تازہ کاوش سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) بھی اسی سلسلہ کی ایک حسین وجمیل کڑی ہے۔
دعاہے کہ یہ مجلہ اہل اسلام کے لئے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ثابت ہو اور قادیانیت کے ایوان میں اس سے زلزلہ بپا ہو۔

اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کے راہوار قلم کو مزید روانی وجولانی عطا فرمائے ہم سب کو روز محشر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

الراقم:

محمد تصدق حسین غفرلہ

خادم دارالافتاء المرکز الاسلامی لاہور کینٹ

پیغام

سہ ماہی" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "سنی صحافت میں ایک فکری مجلہ

ازقلم: ابوسنان عتیق الرحمن رضوی

ہمارے کرم فرما فضیلۃ الشیخ سید شاہ صابر حسین بخاری صاحب اطال اللہ عمرہ سلام مسنون

آپ کی وساطت و زیر نگرانی سہ ماہی مجلہ خاتم النبیین ﷺ کا اجراء عمل میں آیا۔ رسالہ کی افادیت، اور معیار کے لیے آپ کی شمولیت ہی کافی ہے، بفضلہٖ تعالیٰ آپ قرطاس وقلم کے بہت ہی تجربہ کار شہ سوار ہیں، ہم طلبا کے لیے آپ کی فکری نگارشات، فروغ رضویات کے لیے آپ کی تحریریں مشعل راہ ہیں۔ ہمارے لیے یہ سعادت کی بات ہے کہ آپ جیسی علمی فکری شخصیت کی حوصلہ افزائی وسر پرستی شامل حال ہوتی ہے۔ دلی خواہش تھی کے آپ کے اس علمی سفر میں ہماری بھی شمولیت ایک مضمون کے ساتھ ہو جاتی، مگر وائے افسوس! محرومی میسر آئی۔ ملازمت اور دیگر تنظیمی کاموں کی الجھنوں میں فقیر سے کوتاہی ہوئی۔ فقیر اس کوتاہی پر معذرت خواہ ہے، نیز رسالہ کا شدت سے منتظر ومشتاق ہے۔ ان شاء اللہ رسالہ موصول ہوتے ہی، ضرور مطالعاتی نوٹ حاضر کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اہل سنت کی صحافت میں ایک فکری مجلے کے اضافت میں مبارکباد قبول فرمائیں۔ ان شاء اللہ یہ مجلہ ہم رضا کاران رضویات کے لیے ایک نئی مشعل ہوگا، اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ہم آپ کی فکری نگارشات سے بہت کچھ سیکھنے کی کوشش کریں گے، اللہ پاک آپ کا سایۂ شفقت وکرم ہم غربائے اہل سنن پر دراز تر فرمائے۔

آپ کا خادم

فقیر قادری ابوسنان عتیق الرحمٰن رضوی

مدیر: المختار، مالیگاؤں انڈیا

sahebzada92@gmail.com00919096957863

پیغام

سہ ماہی" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی جلوہ باری

رشحاتِ قلم: ارشد ملّت حضرت خواجہ پیر ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی

المعروف سرکار پیر محبوبِ سُبحانی مدظلہ النُّورانی {بانی وسرپرستِ اعلٰی ماہنامہ ارشدیہ}

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابھی عزیز مکرم جامع المعقولات والمنقولات فاضل درسیات گل گلستانِ ارشدیہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمّد اسلام الدین احمد انجم فیضی ارشدی مدظلہ العالی (انڈیا) کے ذریعہ سے معلوم ہُوا ہے کہ آلِ نبی، اَولادِ علی فخرُ السّادات حضرت علامہ پیر سیّد صابر حسین شاہ بخاری قادری رضوی زیدمجدہٗ کی زیر سرپرستی ایک عظیم علمی وتحقیقی مجلّہ سہ ماہی" خاتم النّبیین ﷺ" (انٹرنیشنل) عنقریب منظر عام پر جلوہ بار ہو رہا ہے، یہ نویدِ سعید سُن کر فقیر بہت مسرور ہُوا ہے، الحمدللہ تعالٰی حضرت سیّد صاحب موصوف قبلہ حفظ اللہ تعالٰی کی دینی، مذہبی، مسلکی بالخصوص عقیدہ ختم نبوّت وتحفّظ ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے حوالہ سے جو خدمات ہیں وہ لائقِ تحسین وتقلید ہیں ۔فقیر پاک وہند اور دیگر ممالک میں بسنے والے اپنے جملہ خلفاء حضرات کو پیغام دینا چاہتا ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں، حالات جیسے بھی ہُوں مگر وہ مسلک اعلٰی حضرت کا دامن کبھی بھی نہ چھوڑیں، مسلک اعلٰی حضرت پر مضبوطی سے قائم رہتے ہُوئے دین وسُنّیت مسلک اعلی حضرت بالخصوص عقیدہ ختمِ نبوّت وتحفّظِ ناموسِ رسالتِ مآب ﷺ اور نفاذِ نظامِ مصطفٰی ﷺ کے لیے صبح ومساء، لیل ونہار، ہمہ وقت کام کرتے رہیں، مسلک اعلٰی حضرت، عقیدہ ختمِ نبوّت کے فروغ واستحکام اور ردّ بدمذہباں وردّ قادیانیت ومرزائیت کے سلسلہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں تاکہ ہماری آنے والی سُنّی مسلمان نسلوں کے عقائد وایمان محفوظ رہ سکیں اور عقیدہ ختم نبوّت کا نُورانی پرچم ہمیشہ لہراتا رہے۔اس عظیم الشّان کارنامہ وخدمات پر اتھاہ قلبی گہرائیوں سے فقیر حضرت علامہ پیر سیّد صابر حسین شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور فقیر دُعا گو ہے کہ مولٰی تعالٰی جل شانہ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ عقیدہ ختمِ نبوّت کے فروغ واستحکام اور تحفّظِ ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور نظامِ مصطفٰی ﷺ کے نفاذ کے لیے خلوص وللّٰہیّت اور استقامت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے۔آمین ثُمّ آمین بجاہِ سیّد المُرسلین ﷺ

فقط والسّلام خیر ختام مدینے پاک کا بھکاری

احقرُ النّاس، اسفل العباد خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفائے اعلٰی حضرت

فقیر عبدُ المصطفٰی ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی غفرلہ النُّورانی

پیغام

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ لئے سہ ماہی" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انٹرنیشنل)

کا اجراء نہایت اہم کارنامہ

مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی

مدیر اعلیٰ سہ ماہی" سنی پیغام" نیپال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آخری نبی ہیں، آپ کی تشریف آوری سب سے آخر میں ہوئی، آپ ﷺ کے بعد اب کوئی دوسرا نبوت کی نعمت سے سرفراز نہیں ہوگا اور آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا آخری نبی ہونا وحی متلو آیت کریمہ اور وحی غیر متلو احادیث کریمہ سے صراحتاً وضاحتاً اور یقیناً قطعاً جزماً حتماً ثابت ہے۔ اسی کے قائل ہم اہل سنت وجماعت ہیں بلکہ ہر اہل ایمان واسلام کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے۔ اور عربی قواعد سے آشنا ہے ہر شخص آیت کریمہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ (محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔)

اور حدیث پاک: أنا خاتم النبیین لا نبی لا بعدی۔ (میں سب سے آخری نبی ہو، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) سے یہی واضح طور پر سمجھے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

لیکن کیا کہیے کہ جہاں حق ہے وہاں باطل بھی ضرور سر ابھارتا ہے بلکہ باطل کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ وہ حق کو دبائیں اور مٹائیں لیکن یہ بھی مسلم ہے کہ ہر بار باطل ناکام اور نامراد ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح باطل، قادیانی کی شکل میں نمودار ہوا اور اس نے اپنے نبی ہونے کا دعوی کیا۔ یہ دیکھ کر علماے ربانیین کیوں کر خاموش رہ سکتے تھے۔ بس علمائے یزدانی میدان عمل میں آئے اور انہوں نے قادیانی اور قادیانیت کی سرکوبی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور اس طرح علماے اہل سنت نے ان کا ناطقہ بند کر دیا لیکن یہ فتنہ پھر دوبارہ سر ابھارنے لگا ہے اور جگہ جگہ فتنہ پرویاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ خود ملک نیپال میں اس کے اثرات دیکھنے میں آرہے ہیں اور ان کی فتنہ پردازی کی بیخ کنی کی ایک کڑی سہ ماہی سنی پیغام نیپال کا رواں شمارہ" رد قادیانیت نمبر" کی شکل میں ملک نیپال میں بہت جلد نظر آئے گا ان شاء اللہ۔

ظاہر ہے کہ اس فتنہ کا قلع قمع ابھی نہ کیا گیا تو یہ ناسور بن جائے گا۔ اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے منظم طریقہ سے قادیانیت کی سرکوبی کے لیے مملکت خداداد ملک پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع اٹک کے علاقہ برہان پور شریف

سے سہ ماہی" خاتم النبیین" کا اجرا عمل میں لایا جارہا ہے جس کا صرف اور صرف واحد ہی ایک مقصد ہے کہ اس میں عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے کام کرنے والی سنی تنظیموں کا تعارف، اکابرین ختم نبوت، کتابیات ختم نبوت منظومات ختم نبوت اور ان جیسے عنوانات پر مشتمل مضامین شائع ہوں گے بقیہ دیگر مضامین کے لیے اس رسالے میں کوئی جگہ نہیں ہوگی بلکہ ان مضامین کے لیے بہتیرے رسائل وجرائد موجود ہیں۔

سہ ماہی خاتم النبیین" کا اجرا نہایت خوشی اور مسرت کی بات اور عمل ہے اور الحمدللہ خوشی بالائے خوشی اس وقت ہوئی یہ معلوم ہوا کہ اس کی سرپرستی، سربراہی اور ادارت اپنے وقت کے ایک ماہر قلم کار، رضویات پر گہری نظر رکھنے والی شخصیت سید صابر حسین شاہ بخاری قادری رضوی صاحب قبلہ بخاری فرما رہے ہیں۔ امید ہے کہ ان کی سرپرستی، سربراہی اور نگرانی میں یہ سہ ماہی رسالہ خوب پھلے گا اور خوب پھولے گا اور خوب پھیلے گا اور قادیانیت کی اینٹ سے اینٹ بجا کر کے دین اسلام کی خوب خوب خدمات انجام دے گا۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالی اس نیک عمل کو جلد سے جلد بروئے کار لانے کی توفیق اور اس کے لیے اسباب مہیا فرمائے اور اس نیک عمل کو پائیدار زندگی اور استقامت ابدی نصیب فرمائے اور اس سہ ماہی کے ذریعے قادیانیت سے قادیانیوں کا تائب ہو کر مذہب حق اہل سنت جماعت مسلک اعلیٰ حضرت میں داخل ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ نیز اللہ تعالی شاہ صاحب قبلہ کو بھی نظر بد اور حسدِ حاسدین اور آفات ارضی وسماوی سے محفوظ و مامون فرمائے اور سلامت با کرامت تا قیامت رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلوۃ و التسلیم و علی آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ المہدیین۔

فقیر محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ اسمٰعیلیہ حسینیہ، کولکاتا، (الہند)
مدیر اعلیٰ سہ ماہی" سنی پیغام" نیپال
22 / رجب المرجب 1443ھ / 24 / فروری 2022ء

پیغام

رسالہ" خاتم النبیین" کی ضرورت؟ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

از قلم: مولانا اسلام الدین احمد انجم فیضی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ فیض الرسول جدید براؤں شریف۔ انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آقائے اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔۔لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ۔۔یعنی تم میں کوئی اس وقت مومن کامل نہیں ہوگا جب تک اپنے دینی بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

حضور رحمت للعالمین شفیع المذنبین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیث پاک کی روشنی میں ایمان کی حقیقت سے واقف کوئی ایسا صاحب ایمان نہ ہوگا جس کے دل میں جذبہ اور سینے میں تڑپ نہ ہو کہ خود ہم اور دوسرے سارے مسلمان بلکہ تمام بنی نوع انسان حقیقی معنوں میں مومن و مسلم ہو جائیں۔

ہماری زندگی اور زندگی کا ہر گوشہ ہمارے فکر و خیالات کا تمام حاصل۔اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔

(پ5ع5) کے مصداق ہو اور آخرت میں ہم خاسر و محروم انسان میں سے نہ ہوں۔

اللہ عزوجل کی بے پایاں رحمتوں اور نوازشوں سے یہ امید ہے۔یہ تمنا یہ آرزو کسی امر محال۔ناممکن العمل۔سا کوئی خواب نہیں جو شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے۔یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ صرف جذبے اور تڑپ سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے لئے ضرورت ہوگی عملی جدو جہد اور بے انتہا سعی و سرگردانی کی۔

ختم نبوت اکیڈمی سہ ماہی خاتم النبیین ایسے ہی حسن جذبہ۔تڑپ۔اور نیک تمنا رکھنے والے چند باہمت اور مخلص حضرات بالخصوص وصاحب لوح وقلم ادیب العصر حضرت سید صابر حسین شاہ صاحب قبلہ بخاری پاکستان کی عملی جدو جہد کا آئینہ دار ہے۔

رسالہ سہ ماہی" خاتم النبیین" کی ضرورت کس حد تک مفید ہے اس کی تشریح کے لئے تھوڑا وقت آپ کا اور چاہوں گا آج کے موجودہ صنعتی دور نے انسانوں کو جہاں بیشمار آرام دہ۔مفید ترین۔مسرت کن اور ضروری اشیاء عنایت کی ہیں۔وہیں اپنی ان گنت نئی حیرت انگیز تباہ کن سائنسی ایجادات سے اس کے امن وسکون۔مسرت و اطمینان کو فکر و اضطراب انتشار و بے چینی سے بدل دیا ہے بات اگر اس حد تک رہتی تو بھی بادل ناخواستہ گوارہ کر لی جاتی لیکن اس نے ایک چیز اور بھی تہذیب و تمدن روشن

خیالی آزادی افکار وترقی پسندی کے خوبصورت نام دے کر نسل انسانی کو مرحمت فرمائی ہے اور انسان اس زہر کو تریاق ۔ مرض کو دوا۔ اور موت کو عین حیات سمجھ کر اپنا رہا ہے ۔ نہ صرف اپنا رہا ہے بلکہ اسے ہی دنیا کے لئے ذریعہ نجات سمجھ کر اس کی ہر ممکن ترقی کے لئے عمل پیرا اور کوشاں ہے اس نام نہاد آزادی افکار و ترقی پسندی کی رو میں عام بنی نوع انسان کی مانند فرزندان اسلام بھی بہہ رہے ہیں ۔

دین ایمان پر کہیں نیشنلزم مسلط ہے تو کہیں کمیونزم ۔ کہیں اسلام کو عصر حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق تراشا جا رہا ہے تو کہیں وطن وقومیت کی قربان گاہ پر مذہب وملت کو بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے ۔ ایک طرف دشمن اسلام کے ایجنٹ منافقین رہنمایانہ ملت کا لبادہ اوڑھ کر اعدائے ملت کی موافقت ومفاد کے لئے اسلامیات سے تاویلات اخذ کر رہے ہیں تو دوسری طرف اصلاح وتبلیغ کے نام پر گمراہیت ۔ بے دینیت ۔ اور وہابیت وبدعقیدگی کو فروغ دینے کی کوشش میں سرگرم ہیں ۔

الغرض ایک عام افراتفری کا ماحول ہے ۔ ہیجان ہے ۔ طوائف الملوکی جس میں امت مسلمہ ہچکیاں لے رہی ہے اور ایڑیاں رگڑ رہی ہے ۔ یہ روح فرسا اور صبر آزما حالت اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ جو کچھ ہو چکا یا جاری ہے وہ بھی کچھ کم الم انگیز نہیں ہے لیکن اس کا احساس ہر ایک کو نہیں ہے ۔ اس کیفیت اور تباہی سے جو اس تہذیب وتمدن ۔ تعلیم تفکر کے ملت اسلامیہ میں عام ہو جانے سے پیدا ہو سکتی ہے اور ڈر ہے کہ یہ طاغوتی طاقتیں یہ شیطانی فتنے عام جمعیت المسلمین کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں ۔ جب ہم اپنے پورے فہم وبصیرت احساس وادراکات سے ان خطرات کو محسوس کر رہے ہیں تو ہم پر خود بخود یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ اس صورتحال کے استیصال وانسداد کے لئے حتی المقدور کمربستہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں اور رائے عامہ کو بھی ہموار کریں ۔

دور حاضرہ میں انسانی فکر وخیال کو ظاہر کرنے کے لئے متعدد ذرائع میں سے تحریر کو جو اہمیت اور بقاء حاصل ہے اس سے ہر صاحب نظر واقف ہے اور ایسی صورت میں جب کہ صحیح عقائد وتعلیمات اسلامی جو مناسب انداز میں استدلال متانت کے ساتھ پیش کرنے کا کام نہ ہونے کے برابر ہو تو چند اور بھی اہم اور ضروری ہو جاتی ہے ۔ حالات وقت اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں ۔

دین کا یہ مطالبہ ہے کہ تقریر کے ساتھ ساتھ تحریری پلیٹ فارم کے ساتھ پریس کو بھی اپنایا جائے اور اس پر دلجمعی کے ساتھ پوری توجہ دی جائے ۔ بحمدہ تعالیٰ سبحانہ اراکین ختم نبوت اکیڈمی" کا نورانی کارواں اپنی استطاعت کے مطابق اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے عملی جدوجہد کا مظاہرہ سہ ماہی اشاعتی رسالہ" خاتم النبیین" کی صورت میں بھی کر رہا ہے اور آپ کو فرض کی ادائیگی کی دعوت عمل دے رہا ہے ۔ ختم نبوت اکیڈمی حق کی داعی اور تعلیمات مسلک اعلیحضرت کی صحیح مبلغ ہے اور حق کی اشاعت کے لئے

کوشاں اورصفات ذات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں ادنی گستاخی کرنے والوں کو بے ایمان بددین تعین کرتی ہے۔اور حکومت وقت سے اپیل کرتی ہے کہ گستاخوں کو ایسی سزائیں دیجائیں کہ جسے دیکھ کر دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں۔

آئیے ہم سب مل کر شانہ بشانہ لبیک کہتے ہوئے اپنے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی اور ہرزہ سرائی کرنے والوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور تحفظ ختم نبوت کے لئے اراکین ختم نبوت اکیڈمی کے اشارہ ابرو پر اپنے تن من دھن کی بازی لگادیں۔۔۔۔وما توفیقی الا باللہ

متولی وجاروب کش آستانہ عالیہ نقش قدم رسول پاک قصبہ خاص

بانی وناظم اعلی جامعہ خدیجہ الکبری مسلم نسواں کالج پیر اادائی گوراچوکی گونڈہ یوپی الھند

9792016141

30 / رجب المرجب 1443ھ مطابق 04 / مارچ 2022ع بروز جمعہ مبارکہ

اللھم صل علی محمد و آل محمد

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید

از قلم: ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری
امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دار العلوم نوریہ رضویہ
رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند
بانی ششماہی رسالہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم (کٹیہار)
مدیر معاون ماہنامہ ارشدیہ (ممبئی)

حضور اقدس سید الانبیاء رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الانبیاء وآخر المرسلین ہیں اس بات پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور اقدس سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا عقلاً، شرعاً، عادتاً، ہر طرح محال ونا ممکن ہے۔

اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

(1) ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (قرآن مجید: سورۂ احزاب، پارہ 22 / آیت، 40 /)

ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (کنز الایمان)

آخر الانبیاء کہ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگر چہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر عمل کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نصّ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

حضور اقدس رحمتِ عالم سید کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر صریح آیت تو سورۂ احزاب کی مذکورہ بالا آیت کریمہ نمبر 40 / ہے، اس کے علاوہ قرآن مجید کی اور آیات بھی ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

(2) الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (پارہ 6 / سورۂ مائدہ:

آیت 3/)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا (کنزالایمان)

نبی کریم رسولِ عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے او پر دین کا کامل اور تمام ہونا اس بات کو متلزم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کا آنا اسی وقت ممکن ہوتا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں کوئی کمی ہوتی، جس کمی کو بعد میں آنے والا نبی دور کرتا، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کامل اور تمام ہے اور اس کا نامکمل ہونا ممکن نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا بھی کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

(3)وما ارسلنك الا كآفة للناس بشيرا ونذيرا (پارہ:22/سورہ سبا: آیت:28/)

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا (کنزالایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں، گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے، سب کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں، اور وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے، حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں

(1) ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی۔

(2) تمام زمین میرے لیے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے۔

(3) غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھیں۔

(4) اور مجھے مرتبہ شفاعت عطا کیا گیا۔

(5) اور انبیاء کرام علیہم السلام خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔

حدیث میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے، جن میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے، جو تمام جن و انس کو شامل ہے- خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے-(تفسیر خزائن العرفان ملخصا)

مذکورہ بالا آیت میں یہ تصریح ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کے لیے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی بعثت کو جائز قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں کے لیے رسول نہیں ہیں۔ بلکہ بعض لوگوں کے لیے، اور بعض لوگوں کے لیے کوئی اور رسول آئے گا، اور اس سے آیت کاذب ہو جائے گی اور قرآن مجید کا کاذب ہونا محال ہے، اس لیے لازم آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کا آنا محال ہے۔

(4) قل یآ ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (پارہ:9 /سورۃ اعراف: آیت:158 /)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں، اور کل جہان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔

(1) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔

(2) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہیں ہوئی تھیں۔

(3) میرے لیے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے۔

(4) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی۔

(5) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی۔

مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گیے۔ (تفسیر خزائن العرفان ملخصا)

اس آیت کریمہ میں بھی حسبِ سابق بیان ہے۔

(5) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین (پارہ:17 /سورۃ انبیاء: آیت:107 /)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے (کنزالایمان)

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لیے رحمت ہیں، کوئی جن ہو، یا انس، مؤمن ہو، یا کافر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ:

حضور اقدس سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت ہونا عام ہے، ایمان والے کے لیے بھی، اور اس کے لیے بھی جو ایمان

نہ لایا، مؤمن کے لیے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں، اور جو ایمان نہ لایا اس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں رحمت ہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی، اور خسف و مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیے گئے۔ تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بر جمیع مقیدات رحمت غیبیہ و شہادت علمیہ و عینیہ و وجودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ وغیر ذٰلک تمام جہانوں کے لیے عالم ارواح ہوں، یا عالم اجسام، ذوی العقول ہوں، یا غیر ذوی العقول، اور جو تمام عالموں کے لیے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔ (تفسیر خزائن العرفان)

اس آیت میں بھی اسی طرح کا بیان ہے کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کا آنا ممکن ہو تو پھر بعض لوگوں کے لیے وہ رسولِ رحمت ہوگا، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت نہیں رہیں گے اور یہ اس آیت کے خلاف ہے۔

(6) تبٰرك الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعٰلمین نذیرا۔ (پارہ: 18 / سورۂ فرقان: آیت: 1 /)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے قرآن اتارا اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈرسنانے والا ہو۔ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عموم رسالت کا بیان ہے، جن ہو، یا بشر، فرشتے ہوں، یا دیگر مخلوقات، سب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں، اس میں یہ سب داخل ہیں، ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں ہے شیخ محلی سے اور کبیر میں امام اوزاعی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے، اور دعویٰ اجماع غیر ثابت، چنانچہ امام سبکی و بارزی و ابن خرم وسیوطی نے اس کا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں، پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں، علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے:

''ارسلت الی الخلق کآفۃ'' یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا:

یعنی تمام موجودات کی طرف، جن ہوں، یا انسان، یا فرشتے، یا حیوانات، یا جمادات، اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہانوں کے لیے نذیر بنا کر بھیجا گیا ہے تاکہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم سارے جہانوں کو ڈر سنائیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہانوں والے کے لیے توحید و رسالت کے سارے پیغام کو عام کریں، تو نبی کریم رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو واضح کر دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہان کے لیے نہیں، بلکہ بعد میں جو زمانے آئیں گے، ان سب کے لیے آپ کو نبی بنا دیا گیا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا بنا کر بھیج دیا گیا ہے، تو اب کسی نبی اور نذیر کی ضرورت نہ رہی، کہ اس کی نبوت تسلیم کیا جائے چاہے مرزا قادیانی ہو، یا کوئی اور، وگرنہ ان آیات قرآنیہ کی تکذیب لازم آئے گی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کو نبی ماننے والا مرتد، اور اس کے لیے کفر ثابت، بلکہ ممکن جاننے والے کے لیے بھی یہ حکم نافذ۔

(7)واذ اخذاللہ میثاق النبین لمآ اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جآءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علیٰ ذلکم اصری قالوآ اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشّٰھدین ۔(پارہ:3 /سورۃ آل عمران: آیت 81 /)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا، جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول، کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے، تو تم ضرور اس پر ایمان لانا، اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا، اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا، فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں ۔(کنزالایمان)

شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام، اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی، ان سب سے سید انبیاء احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عہد لیا، اور ان انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں سے عہد لیا، کہ اگر ان کی حیات میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کریں، اس سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ ہیں۔(تفسیر خزائن العرفان ملخصا)

اس آیت کریمہ میں اس عہد و پیمان کا ذکر فرمایا گیا ہے جو میثاق کے دن حضرات انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا تھا۔

اور اس آیت سے حضور اقدس خاتم الانبیاء وآخر المرسلین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شان وعظمت ثابت ہوتی ہے جس کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔ عہد کا قصہ تو یہ ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے (سری لنکا) کو لمبو پہاڑ پر بھیجے گئے اور حضرت حوا سرزمین عرب کے جدہ میں اتاری گئیں، اور تین سو برس کے بعد حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شریف کی برکت سے توبہ قبول ہوئی۔ تب نعمان پہاڑ پر ان کی پشت سے ان کی ساری اولادوں کی روحیں نکالی گئیں، اور ان روحوں سے

تین طرح کے عہد لیے گئے، ایک تو مخلوق سے کہا کہ ''الست بربکم ''یعنی کیا میں تمہارے رب نہیں ہوں، سب نے عرض کیا کہ ہاں، دوسرا علماء سے عہد لیا گیا کہ تم احکام الٰہیہ کی تبلیغ کرنا، تیسرا انبیاء کرام علیہم السلام سے جس کا اس آیت میں ذکر ہے، اس عہد کا اس طرح ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گروہِ انبیاء سے اس روز ارشاد فرمایا تھا کہ اے گروہِ انبیاء (علیہم السلام) جب میں تم کو کتاب عطا فرماؤں، اور نبوت کا تاج تمہارے سر پر رکھ دوں، اور اپنے بندوں کو تمہارا اُمتی اور تابعدار بنا دوں، پھر جبکہ تمہاری نبوت کا آفتاب پوری طرح چمک رہا ہو، اور تمہارے نام کا ڈنکا بج رہا ہو، اگر عین اسی حالت میں ہمارا یہ محبوب نبی آخرالزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جلوہ گر ہو جائے تو تمہارا فرض ہوگا کہ تم مع اپنی اپنی امتوں کے اس محبوب آخرالزماں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے امتی بن جانا۔ اس محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آتے ہی تمہارا دین منسوخ ہوگا۔ تمہاری کتاب منسوخ ہوگی۔ تم کو ان کا خدمت گار اور معاون بننا ہوگا۔ کہو کیا یہ تمہیں منظور ہے؟ تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے بخوشی منظور کیا۔

اقرار کرانے پر عہد ختم نہ فرمایا گیا۔ بلکہ فرمایا گیا کہ اس پر ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ۔ یعنی حضرت آدم حضرت نوح پر گواہ ہوں، اور وہ حضرات حضرت آدم علیہ السلام پر، پھر بھی بات ختم نہ ہوئی، فرمایا ہماری شاہی گواہی بھی اس میں شامل ہے، ہم بھی تمہارے اس اقرار پر گواہ ہیں۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس میں کیا راز ہے کہ اپنی ربوبیت کا اقرار کرایا تو گواہی وغیرہ کی پابندی نہ ہوئی سب نے فقط ''بلیٰ'' یعنی ہاں کہہ دیا بات ختم ہوئی۔ مگر یہاں اقرار بھی کرایا گیا گواہی بھی لی گئی اور اس سارے واقعہ پر شاہی گواہی بھی، رب تعالیٰ کے علم میں تھا کہ کوئی بھی نبی حضور اقدس رحمت عالم نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہ پائیں گے۔ پھر بھی یہ اقرار لے لیا گیا کہ اگر یہ پیغمبر آجاتے تو ہم ان کے امتی بن جاتے کم از کم ہر نبی کا اس پر ایمان رہے- نیز ان کی امتیں اس واقعہ کو سن کر اگر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاویں تو ایمان لاویں۔ نیز شب معراج میں سارے انبیاء کرام علیہم السلام نے اس اقرارنامہ کو ثابت کر دیا کہ سب نے مقتدی بن کر بیت المقدس کی زمین پاک میں امام الحرمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے نماز ادا کی۔

نماز اسریٰ میں تھا یہ ہی سرّ عیاں ہوں معنئ اول و آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے تھے

سبحان اللہ وہ نماز بھی کس لطف کی ہوئی ہوگی جس میں انبیاء کرام علیہم السلام مقتدی اور سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام، ملائکہ نقیب، سفر آسمان کی تیاری گویا کہ سفر اس دھوم سے ہو رہی ہے۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ہی اقرارنامہ کی تعمیل کے لیے آخر زمانہ میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر زمین پر آویں گے اور دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت و امداد فرمائیں گے۔ اس امت کو دشمنوں سے بچائیں گے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین-

یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ حضور اقدس رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تمام پیغمبروں کے دین کیوں منسوخ کردیے گئے۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل پر پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے بلکہ اپنے آپ کو اس اصل میں گم کردیتی ہے، رات بھر تارے جگمگاتے ہیں مگر جہاں سورج نکلا سب چھپ گئے۔ سب تاروں میں سورج ہی کا نور تھا۔ تمام دریا سمندر کی طرف بھاگے جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر دریا سمندر سے بنا ہے۔ سمندر سے بادل آیا پہاڑوں پر بارش بن کر یا برف بن کر گرا، اس سے دریا بنا، دریا اپنی اصل کی طرف بھاگا۔ ایسا بھاگا کہ جس پُل نے، درخت نے کسی عمارت نے، اس کو روکنا چاہا اس کو بھی گرادیا مگر جہاں سمندر کے قریب پہنچا شور بھی جاتا رہا، روانی میں بھی کمی ہوگئی، اور جب سمندر سے ملا تو اس طرح فنا اور گم ہوگیا کہ گویا تھا ہی نہیں۔ اسی طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام تارے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتاب۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن میں فرمایا گیا" سراجا منیرا" گویا تمام انبیاء کرام علیہم السلام دریا ہیں اور حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دریاؤں کے سمندر، تمام نبوتیں ادھر ہی چلی آرہی تھیں۔ فرعونی، ہامانی، نمرودی، ہزارہا طاقتیں سامنے آئیں ان کو پاش پاش کردیا گیا۔ مگر سمندر نبوت کو پا کر سب نے اپنے کو اس میں گم کردیا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور حضور اقدس سید الانبیاء نبی الانبیاء رسول الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء وآخر المرسلین ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحبه وبارك وسلم (شان حبیب الرحمٰن: ص:35/36/ملخصا)

اس آیتِ کریمہ کا تقاضا یہ ہے کہ جس نبی کے آنے پر تمام رسولوں سے اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا گیا ہے وہ تمام رسولوں کے بعد آئے گا- پس اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور رسول کے آنے کو ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ وہی آخری رسول ہو اور اسی کے متعلق تمام نبیوں سے پختہ عہد لیا گیا ہو اور یہ بداہتاً باطل ہے-

(8) ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولىٰ ونصله جهنم وسآءت مصيرا۔ (پارہ:5/سورۂ نساء: آیت115/)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنزالایمان)

یہ آیت دلیل ہے اس بات کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب وسنت کی مخالفت جائز نہیں۔ (مدارک)

اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے- حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے، ایک اور

حدیث میں ہے کہ سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو، جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے، اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

عہد رسالت سے لے کر اب تک تمام مسلمانوں یہ عقیدہ رہا ہے کہ حضور اقدس سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا محال ہے، تو جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ اس آیت کی وعید کا مصداق بنے گا۔

(9) لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعدالله الحسنیٰ ۔(پارہ:27 /سورۂ حدید: آیت:10 /)

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔ (کنز الایمان)

فتح مکہ سے پہلے جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنہوں نے خرچ اور جہاد کیا وہ مہاجرین وانصار میں سابقین اولین ہیں، ان کے حق میں نبی کریم رسول عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی اُن کے ایک مُد کے برابر نہ ہو، نہ نصف مُد کی، مُد ایک پیمانہ ہے جس سے جو ناپے جاتے ہیں۔ کلبی نے کہا کہ یہ آیت کریمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ پہلے وہ شخص ہیں جو اسلام لائے، اور پہلے وہ شخص ہیں جس نے راہِ خدا میں مال خرچ کیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کرنے والوں میں سے ہیں اور فتح مکہ کے بعد والوں میں بھی۔ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ افضل و اعلیٰ ہے، اور خوش دلی سے راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی مناسبت سے فرمایا گیا کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان ملخصا)

اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا کہ فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم، فتح مکہ کے بعد خرچ کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بہت افضل ہیں، اگر حضور اقدس رحمتِ عالم سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن ہوتا تو وہ ان صحابہ سے افضل ہوتا، کیونکہ نبی غیر نبی سے افضل و اعلیٰ ہوتا ہے اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کا افضل ہونا اس آیت کے خلاف ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن نہیں ہے۔

(10) والذین یؤمنون بمآ انزل الیك ومآ انزل من قبلك ۔(پارہ:1 /سورۂ بقرہ: آیت:4 /)

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا۔ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اہل کتاب سے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی وحیوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی اور مآ انزل الیک سے تمام قرآن پاک اور پوری شریعت مراد ہے۔جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح کتب سابقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی البتہ ان کے جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہو گئے اُن پر عمل درست نہیں ،مگر ایمان ضروری ہے،مثلاً پچھلی شریعتوں میں بیت المقدس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لیے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں ،کہ منسوخ ہو چکا۔

قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان لانا فرض عین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے لہذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں ،جنہوں نے اس کی تحصیل علم میں پوری جہد صرف کی ہو۔(تفسیر خزائن العرفان)

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ بندہ مومن تب بنے گا جب پہلی کتابوں پر ایمان لے آئے گا اور اللہ عزوجل فرمارہا ہے: وہ لوگ کامیابی والے . ہیں اور وہ لوگ ہدایت والے ہیں اور وہ لوگ تقویٰ والے ہیں کہ جن کو یہ ایمانی حیثیت حاصل ہے کہ اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو تجھ پر قرآن اترا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہدایت کی کتابیں اتاری گئیں ہیں اس پر بھی ایمان لانے والے ہیں ۔اب اگر بعد میں بھی کسی کی گنجائش باقی ہوتی تو لازم کر دیا جاتا اور اللہ عزوجل فرماتا:’’والذین یؤمنون بمآ انزل الیك ومآ انزل من قبلك وما انزل من بعدك‘‘جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی کتاب پر ایمان لائے اور جو پہلے اتر چکی ہیں اُن پر بھی ایمان لائیں اور جو بعد میں اتریںگیں ان پر بھی ایمان لائیں۔

اللہ عزوجل نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا اور واضح کر دیا کہ بعد میں اب کوئی نبوت ہی نہیں ہوگی تو اس کی کتاب کہاں آئے گی؟ سب کچھ پہلے آچکا ہے اور یہ نبوت پہلی نبوتوں اور کتابوں کی تصدیق کر رہی ہے اور اپنے امتیوں پر اس کو لازم قرار دے رہی ہے۔

علماء مفسرین اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ

مولانا محمد ناصر خان (حضرو)

آغاز سخن:

قرآن مجید اللہ ذو الجلال کی وہ مقدس کلام ہے، جس کو ہر چیز کا بیان ہونے کا اعزاز حاصل ہے، یہی تمام مسلمانان عالم کا ابتداء سے عصر حاضر تک اٹل اور بغیر شکوک وشبہات کے نظریہ آرہا ہے، اور تاقیام قیامت اس میں کوئی دورائے نہیں ہوسکتی کہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوات والتسلیم کی مقدس جماعت کو اللہ ذو الجلال نے مبعوث فرمایا ہے۔ یہ ذوات قدسیہ اپنی ذات میں انمول و بے مثال ہیں۔ اس کا اظہار نصوص قطعیہ کے طور پر قرآن پاک میں موجود ہے۔ اور ائمہ مفسرین نے تفاسیر میں اس کا مدلل اظہار کیا ہے۔ یہ بات دنیا میں کہاوت کے طور پر بار بار ذکر ہوتی ہے، کہ جس مقام پر پھول ہوں وہاں کانٹے بھی موجود ہوتے ہیں، اور کچھ زمانہ کانٹوں پر بھی بہار رہتی ہے، وہ بھی جوبن میں آتے ہیں، باغباں کی نظر ہر روز اپنے باغ پر رہتی ہے۔ وہ ہر پھول وکانٹے پر نظر رکھتا ہے کہ کس کو کاٹنا ہے، اور کس کو چھوڑنا ہے۔ یہ باغباں کی فکر ونظر میں ہمیشہ رہتا ہے کہ ان میں کونسا کانٹا زیادہ مضر ہے۔ اور کونسا کانٹا غیر مضر ہے۔ اس پر عمل وقت کے ساتھ ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ انبیاء علیہم الصلوۃ السلام کی مقدس جماعت کی شان وعظمت رفعت ووقار عزت ومنزلت کو دیکھ کر چور دروازے سے خواہش ونفسانیت کی دلدل میں موجود بعض انسانوں نے نبوت کے چمنستاں میں چھلانگ لگا کر داخل ہونے کی لاحاصل سعی کی۔ لیکن ذلت ورسوائی ان کا مقدر بن گی۔ خود اپنی ذات میں تباہ ہوئے اور وہ ساتھی جو بے عقلی وکم فہمی میں گروہ میں آئے تھے یا ہیں، ان کو بھی ہمیشہ کے لیے جہنم میں غرق کر دیا، کیونکہ وہ اللہ تعالی کے محبوب ومطلوب دین اسلام کے حقیقی داعی جماعت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو سمجھ نہ پائے۔ اللہ تعالی کی عطا کردہ نبوت ورسالت کی نعمت عظمی کو کسب کا کمال سمجھ بیٹھے تھے۔ حالانکہ ایسے نہیں، بلکہ یہ نعمت عظمی اللہ تعالی کا فضل عظیم ہے جس کو وہ چاہئے عطا کرے۔ اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں، وہ قادر مطلق کی قدرت کا اپنا فیصلہ ہوتا ہے۔ نعمت عظمی پانے کے بعد جو مقام ان شخصیات کو ملتا ہے، اس کا ذکر اللہ تعالی نے خود اپنی کلام کے ہر صفحہ وورق میں نہایت حسین انداز میں پیش کیا ہے۔ جس سے اس جماعت مقدسہ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ اس میں ان کے اوامر ونواہی، اخلاق وکردار حسن سیرت اور تواضع وانکساری سب کچھ نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کو مزید گہرائی سے جاننے کے لیے مکمل کتاب اللہ کا مطالعہ ازحد ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ (۱)

ترجمہ: اور جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے، اور اسکی حدود سے بڑھ جائے، اللہ تعالی اس کو جہنم میں داخل کرے گا، جس میں ہمیشہ رہے گا، اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے۔

محض ظاہر کو پڑھنے سے ہی کلام اللہ کا نتیجہ سامنے آجاتا ہے، یہ ایک نہیں قرآن مجید میں متعدد مقامات پر موجود ہے

میرے عنوان بالا کا مطلب صرف مسئلہ "ختم نبوت ﷺ" کو متن قرآن پاک کے ساتھ ساتھ مفسرین کی تشریحات وتفسیرات سے مزین کرنا ہے، اسکی تفصیل کو ملاحظہ کرنے سے پہلے اس عنوان پر سابقہ کام کا جائزہ لیتے ہیں کہ "علماء مفسرین اور عقیدہ ختم نبوت" پر الگ کسی علامہ، محقق عالم دین، ڈاکٹر و پروفیسر اور سکالر نے کیا کام کیا ہے؟

علماء مفسرین اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ پر سابقہ تحریری کام:

یوں تو عقیدہ ختم نبوت پر بہت ساری کتب، رسائل، مقالات، ارٹیکل ومضامین لکھے گئے ہیں، مزید دن بدن کام ہو رہا ہے۔ ان مضامین میں قرآن پاک، تفاسیر قرآن پاک، احادیث مبارک، شارحین احادیث مبارک کے اقوال اور اجماع امت و قیاس شرعی اور مختلف علماء دین کے اقوال سے بطور دلائل ان کتب ومضامین کو مزین کیا جاتا ہے اور ایسی کتاب و مضامین کو آپ نے بازار میں کتب خانہ بک سیلرز اور مختلف لائبریری اور ذاتی کتب خانہ میں دیکھا ہوگا۔ اس عنوان پر الگ مکمل کتاب نظر سے نہیں گزری کہ جس میں صرف قرآن پاک میں موجود آیات طیبات کی تفسیر کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کو واضح کیا گیا ہو، اصل میں علماء دین ادلہ اربعہ زیادہ استدلال کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اس لیے ان کی کتب میں زیادہ تر دلائل مختلف جانب سے ذکر کیے جاتے ہیں۔ اس مقالہ میں صرف تفاسیر اور وہ بھی برصغیر کے علمائے اہل سنت کی کاوش کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہاں اس پر "عقیدہ ختم نبوت" کے نام سے علامہ ڈاکٹر طاہر القادری (۲) صاحب کی بہترین علمی کاوش ہے، جس میں آپ نے 20 عربی ائمہ مفسرین، ائمہ محدثین اور 3 ائمہ متصوفین کے اقوال کو اپنی کتاب کا حصہ بنایا ہے، لیکن وہ سب کے سب عربی تفاسیر کے مفسرین کی علمی کاوش کو اردو میں منتقل کیا ہے اور بہت خوب کیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور مصنف کا کام اس طریقہ پر نظر سے نہیں گزرا، شاید اس میں میری نظر کی وسعت کی کمی ہو، یا جدید آلات سے ریسرچ میں کمی، یا پھر فہارس کتب ومضامین میں ترتیب زمانی کے ساتھ ساتھ ردو بدل کی وجہ سے ان کتب ومضامین تک رسائی نہ ہوئی ہو۔ جس میں بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اور اس طریقہ پر مقالہ وکتب کو ترتیب دینا مؤلفین وسکالر اور محققین علم تفسیر کے لیے بہت اچھی کاوش ثابت ہو

---

(۱) -القرآن الکریم سورۃ النساء 4/12

(۲) طاہر القادری ڈاکٹر علامہ، عقیدہ ختم نبوت، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور 2008ء

سکتی ہے۔جس کی بنیاد کسی بھی زبان کی تفاسیر کے مصنفین کے ختم نبوت پر نظریات کو جمع کرنا ہو۔اس مضمون میں اسی ترتیب کو پیش نظر رکھا ہے کہ سب سے پہلے تفاسیر و مصنف کا تعارف ذکر کیا جائے گا،تا کہ عنوان پر تفاسیر میں پوشیدہ علم تفسیر و مفسر کا اثر نمایاں ہو۔

تفسیر خزائن العرفان (۱): از مفسر شہیر علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ متوفی

جس کے مصنف صدر الافاضل مفسر شہیر علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ ہیں، یہ تفسیر کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے حاشیہ کی صورت میں شائع ہو رہی ہے۔آپؒ مفسر،محدث،مؤرخ اور علوم اسلامیہ میں ید طولی رکھنے کے ساتھ ساتھ اعلی حضرتؒ کے منظور نظر شاگرد تھے،آپؒ نے مختصر مگر جامع تفسیر تحریر کی ہے،اس کی اعلی فنی حیثیت کی وجہ سے اس کو کنز الایمان کے ساتھ ساتھ شائع کیا جاتا ہے،جس سے ہر دونوں (ترجمہ و تفسیر) کی افادیت و اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔یہ کنز الایمان پر تفسیری کام مفتی احمد یار خاں نعیمیؒ کی کاوش کا نتیجہ ہے،آپؒ نے مفسر شہیر علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ کو اس کام کے لیے آمادہ کیا،مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں،اعلی حضرتؒ کے پاس ہوتا تو آپؒ کو عرض کرتا آپ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن پر تفسیر ضرور لکھیں لیکن صدر الافاضل نے مصروفیت کی بنا پر تفسیر کے بجائے تفسیری حاشیہ لکھ تحریر کر دیا،اس کو ہی تفسیر خزائن العرفان کا نام دیا جاتا ہے۔

آپؒ آیت ختم نبوت پر فرماتے ہیں۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (۲)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں،ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے،اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔

آپؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

آپ ﷺ آخر الانبیاء کہ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔حضرت عیسی علیہ السلام آپ ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے حضور ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی اس میں وارد ہیں،صحاح کی بکثرت احادیث جو حد تواتر تک پہنچتی ہیں،ان سب سے ثابت ہے،کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔(۳)

تفسیر مظہر القرآن: از شیخ الاسلام مفتی شاہ مظہر اللہؒ شاہی متوفی 1966ء

---

(۱) مکتبۃ المدینہ کراچی۔

(۲) القرآن الکریم سورۃ الاحزاب 33/40

(۳) مفسر شہیر علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ تفسیر خزائن العرفان ص،783۔مکتبۃ المدینہ کراچی۔

جس کے مصنف شیخ الاسلام مفتی شاہ مظہر اللہؒ ہیں، یہ تفسیر دو/2 جلدوں پر مشتمل ہے، تفسیر نے مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی عمدہ مسائل کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ابتداء میں ڈاکٹر مسعود احمد(۱) کا نہایت شاندار تحقیقی مقدمہ تفسیر بھی ساتھ منسلک ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ آپؒ بلند پایہ دارالافتاء بھی رکھتے تھے آپؒ کے تمام کے تمام فتاوی جات بنام" فتاوی مظہریہ" کے نام سے مطبوعہ ہو کر کے کراچی سے شائع ہو چکے ہیں، آپؒ ایک مستند علمی گھرانا کے ساتھ ساتھ ایک مفسر محقق و مدقق اور محدثانہ شخصیت کے طور پر معروف ہیں۔

آپؒ آیت ختم نبوت پر یوں لکھتے ہیں:

ختم نبوت:

وہ تو اللہ کے محبوب ﷺ اور خاتم النبیین ہیں، نبوت آپ پر ختم ہوگی، آپ کی نبوت بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی تھی۔۔۔الخ۔(۲)

سید التفاسیر المعروف تفسیر اشرفی(۳): از محدث کچھوچھویؒ متوفی 1961ء

یہ تفسیر مفتی اعظم ہند علامہ سید محمد اشرف جیلانیؒ اور آپ کے فرزند رشید شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی کی کاوش ہے، اس کے ابتدائی چار/4 پارے حضرت مفتی اعظم ہندؒ نے تحریر کیے تھے، مگر اشاعت کے وقت آپؒ کا ایک پارہ ہی ملا، باقی کا مسودہ شاید ضائع ہوگیا آپؒ نے ایک نہایت وقیع" ترجمۃ القرآن معارف القرآن" کے نام سے تحریر فرمایا ہے، جو کہ تقریباً28 سال کی محنت شاقہ پر مشتمل وقیع علمی تحفہ ہے اس کے علاوہ آپؒ نے ایک سو/100 کی تعداد میں کتب و رسائل، اور پانچ ہزار غیر مسلم لوگ آپؒ کے دست برحق پر مسلمان ہوئے، اس کے بعد آپؒ نے تفسیر کی جانب متوجہ ہوئے تھے، آپؒ کا ترجمہ اب "تفسیر اشرفی" میں موجود ہے۔ اس پر جو تفسیر مفتی اعظم ہندؒ نے شروع کی تھی، کچھ کام کرنے کے بعد داعی اجل کا پیغام آگیا" انا للہ وانا الیہ راجعون" تو آپؒ کے بعد تفسیری کام کی تکمیل آپ کے نہایت قابل فرزند ارجمند اور جانشین شیخ الاسلام سید محمد مدنی نے کی ہے۔ "تفسیر اشرفی" کی ابتداء میں علامہ فخر الدین علوی مدظلہ کا بہت اچھا مقدمہ ہے جس میں تفسیر و تاویل کا فرق اور طبقات مفسرین، تفاسیر کی نوعیت صرفی، نحوی، فقہی، اور فن تفسیر کے لیے ضروری علوم کا ذکر موجود ہے۔ یہ تفسیر دس/10 جلدوں پر مشتمل ہے۔

شیخ الاسلام آیت ختم نبوت پر یوں لکھتے ہیں:

ہر نوشتے کی صحت" مہر" کے سبب ہے ۔۔۔ ہر کتاب کا شرف و بزرگی مہر کے سبب سے ہے تو پیغمبروں کا شرف

---

(۱) ماہر رضویات مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

(۲) شیخ الاسلام مفتی شاہ مظہر اللہؒ شاہی، تفسیر مظہر القرآن ج2، ص315، ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار لاہور۔

(۳) ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار لاہور۔10 جلدیں۔

حضرت کی ذات سے ہے، کتاب پر مہر کی گئی، تو کتاب تمام ہو جاتی ہے چونکہ نبوت پر آپ ﷺ کی ذات پر ہے۔ تو آپ ﷺ کے سبب نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور چونکہ سب انبیاء سے مہر نبوت کے ساتھ آپ کو مخصوص ہوئے، تو ان کی ختمیت کے ساتھ بھی آپ نے اختصاص پایا۔(۱)

الحسنات بالایات البینات وخلاصۃ تفسیر الایات باقوال الحسنات۔

المعروف تفسیر الحسنات(۲): از ابوالحسنات محمد احمد بن دیدار علی شاہ قادریؒ متوفی 1961ء

یہ تفسیر آپؒ نے ناظم الدین حکومت کے دور میں ختم نبوت کی تحریک میں قید و بند کی صعوبت کے دوران لکھنا شروع کی اور تقریبا چھبیس/ 26 پارے تک کی تفسیر لکھی پھر زندگی نے وفا نہ کی آپؒ کا انتقال ہو گیا، تو باقی تفسیر کے چار/ 4 پارے آپ کے فرزند رشید علامہ سید محمد خلیل قادری علیہ الرحمہ نے مکمل کی۔ یہ تفسیر سات/ 7 جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر بالحدیث کا حسین مجموعہ ہے، آپؒ کا تفسیر میں انداز بہت ہی خوب و نرالہ ہے۔ مطالعہ سے مزید خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ ابوالحسناتؒ مصنف، مفسر، محقق، محدث، شاعر، اور غازی کشمیر، ہونے کے ساتھ ساتھ بے بدل خطیب بھی تھے۔ لاہور کی عظیم ، مشہور مسجد وزیر خان آپؒ کے پرسوز آواز و ترنم سے گونجتی رہی بالآخر آپؒ دار فانی سے دار البقاء کو عازم سفر ہوئے اللہ تعالی جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے آمین۔

آپؒ نے مسئلہ ختم نبوت پر اپنی تفسیر کی جلد دوم/ 2، صفحہ 398 تا 415 تک کذابین مدعی ختم نبوت عہد رسالت سے لیکر انڈیا سے پاکستان میں درآمد ہونے والے فتنہ قادیانیت کے دجال اور فاتح قادیانیت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کا ذکر نہایت تفصیل سے کیا ہے۔ مزید آپؒ نے آیت ختم نبوت کی تفسیر و تشریح میں پھر اس مسئلہ کو بڑے عمدہ انداز میں واضح کیا ہے، اسکا مختصراً جائزہ یوں ہے، مگر تفصیل کے لیے مطالعہ "تفسیر الحسنات" ضروری ہے۔ آیت ختم نبوت مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ ...الخ میں موجود نکات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں. آپؒ نے سب سے پہلے لفظ رجال کی لغوی تحقیق ائمہ مفسرین کی روشنی میں کی ہے، مثلاً علامہ جار اللہ زمخشری، اور علامہ آلوسی کے حوالہ سے بیان کی ہے، احادیث مبارکہ سے ختم نبوت کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے جس میں امام المحدثین بخاریؒ، مسلمؒ، نسائیؒ، مسند امام احمدؒ مصنف عبد الرزاقؒ وغیرہ کی کتب سے حدیث شریف کے حوالہ جات دے کر خاتم النبیین و آخر نبی ہونا ثابت کیا ہے، اسطرح لفظ خاتم کی صرفی و نحوی حیثیت کا ذکر کیا ہے، الحاد کے نظریہ کا بطلان پیش کیا ہے، اور ختم نبوت کے مسئلہ کو خوب اجاگر کیا ہے۔ کشتہ عشق رسول ﷺ امام جامیؒ، امام سیوطیؒ شیخ عبد القادر جیلانیؒ، اور محی الدین

---

(۱) سید محمد اشرف محدث کچھوچھویؒ، سید محمد مدنی۔ سید التفاسیر المعروف تفسیر اشرفی، ج8، ص23 ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار لاہور۔

(۲) ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار لاہور۔ 7، جلدین

عربیؒ کے نکات کا تذکرکیا ہے ۔ابن عربیؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (۱)اور اللہ تعالی ہرشئی کا جاننے والاہے، عام اس سے کہ وہ موجود ہو یا معدوم اس کا وہ علیم ہے ,اور حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں جوحکمت ہے اسے بھی وہی جانتاہے ۔(۲)

کنزالایمان تفسیر نورالعرفان (۳):ازحکیم الامت علامہ احمد یار خان نعیمیؒ متوفی 1971ء

یہ تفسیر ترجمہ کنزالایمان پر حاشیہ کی صورت میں عرصہ سے شائع ہورہی ہے،"تفسیر نورالعرفان" میں مفتی احمد یارخان نعیمیؒ نے قرآن مجید کی آیات طیبات سے فوائد کو نقل کیا ہے،کہ عبارت قرآنیہ سے کون کونسے مسائل نکلتے ہیں یہ اصل میں مفصل حاشیہ ہے، اس کے سادگی سلاست کی وجہ سے مقبولیت کی انتہائی بلندی پر ہے،اس کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ مفتی احمد یارخان نعیمیؒ نصوص قرآن پاک سے مسائل دینیہ ودینویہ،اور قرآن پاک کے متن کی دلالت پر کتنا عبور حاصل تھے ۔آپؒ نے اس کے علاوہ 'تفسیر نعیمی' بھی تحریر فرمائی ہے جو کہ حقیقت میں خزائن العرفان،اور نور القرآن کی تفصیلی شرح ہے ۔

آپؒ نے مسئلہ ختم نبوت کو" نورالعرفان" میں چار/4 آیات کے تحت بیان فرمایا ہے ۔

نمبر 1 ۔ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ (۴)

ترجمہ: پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ۔

اس آیت کے تفسیری حاشیہ میں فرماتے ہیں" یہ عہد صرف حضور کے لیے لیا گیا کیونکہ تمام کتب اور انبیاء کی تصدیق سب سے آخری نبی ہی کرسکتا ہے ۔وہ حضور ہی ہیں دوسرا یہ کہ حضور کے بعد کوئی نبی کوئی کتاب نہیں آسکتی ،کیونکہ حضور صرف مصدق ہیں کسی نبی کے مبشر نہیں" ۔۔الخ(۵)

نمبر 2-وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (۶)

ترجمہ:اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی ۔

اس آیت کے تفسیری حاشیہ میں فرماتے ہیں" یہ کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا ،کیونکہ دین کامل ہو چکا ،سورج نکل آنے پر

---

(۱)القرآن الکریم سورة الاخزاب 33/40

(۲)ابوالحسنات محمد احمد،تفسیر الحسنات ،ج5،ص348 تا358،ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار لاہور۔

(۳)پیر بھائی کمپنی 40اردو بازار لاہور۔

(۴)القرآن الکریم سورة ال عمران 3/81۔

(۵) کنزالایمان تفسیر نورالعرفان،علامہ احمد یار خان نعیمی ،پیر بھائی کمپنی 40اردو بازار لاہور ص94 حاشیہ نمبر10

(۶)القرآن الکریم سورة المائدہ 5/3۔

چراغ کی ضرورت نہیں، لہٰذا قادیانی بے دین ہیں" ۔ (۱)

نمبر 3 ۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (۲)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اس آیت کے تفسیری حاشیہ میں فرماتے ہیں

" نیز اللہ تعالیٰ کا حضور کو آخری نبی بنانا علم و حکمت پر مبنی ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا، جواب کسی نبی کا آنا یا اس کا امکان ماننے تو وہ مرتد ہے، جیسے لا الہ الا اللہ سے معلوم ہوا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہوسکتا ایسے ہی لا نبی بعدی سے معلوم ہوا کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا یہ دونوں ایک درجہ کے محال ہیں، اسی طرح حضور کے زمانے میں کوئی نبی نہ تھا نہ ہوسکتا تھا، کیونکہ آپ خاتم النبیین وہ جو سب نبیوں سے پیچھے ہو" (۳)

نمبر 4- يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا (۴)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر۔

اس آیت کے تفسیری حاشیہ میں فرماتے ہیں" پھر کسی گواہی کی ضرورت نہیں رہتی اس لئے حضور خاتم النبیین ہیں اور آپ کی گواہی آخری گواہی، رب نے فرمایا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ سورج کی موجودگی میں کسی چراغ کی ضرورت نہیں، حضور کے ہوتے مرزا قادیانی کی ضرورت نہیں ۔(۵)

(جاری ہے)

---

(۱) کنز الایمان تفسیر نور العرفان، علامہ احمد یار خان نعیمی، پیر بھائی کمپنی 40 اردو بازار لاہور ص 170 حاشیہ نمبر 1

(۲) القرآن الکریم سورۃ الاحزاب 33 / 40۔

(۳) کنز الایمان تفسیر نور العرفان، علامہ احمد یار خان نعیمی، پیر بھائی کمپنی 40 اردو بازار لاہور ص 676 حاشیہ نمبر 12

(۴) القرآن الکریم سورۃ الاحزاب 33 / 45۔

(۵) کنز الایمان تفسیر نور العرفان، علامہ احمد یار خان نعیمی، پیر بھائی کمپنی 40 اردو بازار لاہور ص 676 حاشیہ نمبر 6۔

احادیث

سبحان الله

تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور احادیث مبارکہ

از قلم: ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری
امام و خطیب نوری رضوی رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند
بانی ششماہی رسالہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم (کٹیہار)
مدیر معاون ماہنامہ ارشدیہ (ممبئی)

عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھنا ضروریاتِ دین سے ہے۔ قرآن وحدیث سے یہ عقیدہ دوپہر کے چمکتے سورج کی طرح واضح وثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر پوری امتِ مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور اقدس رحمتِ عالم احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں اور پس وصال قیامت تک کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، نہ حقیقی، نہ مجازی، نہ ذاتی، نہ ظلی، اور نہ بروزی- اس تعلق سے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ترمذی وتفسیر ابن ابی حاتم وتفسیر ابن مردویہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(1) مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔
(صحیح مسلم شریف: کتاب الفضائل: باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین: قدیمی کتب خانہ کراچی: 2/248/)

ترجمہ: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کردیے گئے۔

صحیح مسلم ومسند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(2) مثلی ومثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلك اللبنة۔ (صحیح البخاری: کتاب المناقب: باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم: قدیمی کتب خانہ کراچی: 1/501/)

ترجمہ: میری اور سابقہ انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(3) مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکملها واجملها وترك فيها موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يطوفون بالبنيان ويعجبون منه ويقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔

ترجمہ: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل وخوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(4) فانا اللبنة وانا خاتم النبيين (صحیح مسلم شریف: کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین: قدیمی کتب خانہ کراچی: 2/ 248/)

ترجمہ: تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں- (ماخوذ: فتاویٰ رضویہ: ج: 14 /ص: 352/ و/ 353/)

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد و شیخین حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابو سعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بالالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(5) مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصرا حسن بنیانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يعتجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنيان وختم بی الرسول وفی لفظ للشيخين فانا اللبنة، وانا خاتم النبيين ۔(فتاویٰ رضویہ: ج: 15 /ص: 667/ ناشر رضا اکیڈمی: بحوالہ صحیح البخاری: باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین: قدیمی کتب خانہ کراچی: 1/ 511/)

ترجمہ: میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبیِ تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی۔ مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی

اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)

صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابو داؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرہا میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(6) انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

(فتاویٰ رضویہ: ج:14 /ص: 351 /بحوالہ: جامع ترمذی: ابواب الفتن: باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون: امین کمپنی دہلی:2 /45 /)

بے شک میری امتِ دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس 30 /کذاب ہوں گے ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(7) یکون فی امتی کذّابون ودجّالون سبعة وعشرون منهم اربعة نسوة وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی

(ایضا: بحوالہ: المعجم الکبیر للطبرانی: ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حدیث 3026 /مکتبہ فیصلیہ بیروت:3 /170 /)

میری امت دعوت میں ستائیس 27 / دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(8) لما اقترف آدم الخطیئة قال :یارب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی ، فقال الله: یا آدم ! و کیف عرفت محمدا ولم اخلقه ؟ قال: یارب! لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لااله الاالله محمدرسول الله فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك ، فقال الله : صدقت یا آدم ! انه لاحب الخلق الی ادعنی بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ماخلقتك وهو آخرالانبیاء من ذریتك -(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص: 20 /بحوالہ: فتاویٰ رضویہ: ج:15 /ص: 633 /بحوالہ المستدرک للحاکم: کتاب التاریخ: استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم: دارالفکر بیروت: 2 / 615 / ودلائل النبوۃ للبیہقی: باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: دارالکتب العلمیہ بیروت: 5 /

(/489

ترجمہ: جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کی: یا رب اسئلك بحق محمد ان غفرت لی الٰہی! میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم: (علیہ السلام) تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسے پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا کہ تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا: اے آدم! (علیہ السلام) تو نے سچ کہا بے شک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لیے مغفرت فرمائی، اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔

طبرانی نے یہ اضافہ کیا کہ: وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابونعیم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(9) ان موسی لما نزلت علیه التوراة وقرأها وجد فیها ذکر هذه الامة فقال یارب انی اجد فی الالواح امة ، هم الاٰخرون السابقون فاجعلها امتی قال تلك امة احمد۔ (فتاویٰ رضویہ: ج:15 /ص:633/بحوالہ: دلائل النبوۃ لابی نعیم: ذکر الفضیلۃ الرابعۃ: عالم الکتب بیروت: 1 /14/)

ترجمہ: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں امت کا ذکر پایا عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(10) لما خلق الله اٰدم اخبره ببنیه فجعل یریٰ فضائل بعضهم علیٰ بعض فراٰی نورًا ساطعا فی اسفلهم ، فقال یارب من هذا قال هذا ابنك احمد وهوالاول وهوالاخر وهو اول شافع واول مشفع ۔(ایضا:ص؍ 634/بحوالہ: مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: باب ماورد فی اصطفائہ علی العالمین الخ: دارالفکر بیروت: 2/ 111/)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اُنہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کیے تو ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی: الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا ہے۔

ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں:

(11) قال اوحی اللہ تعالیٰ الیٰ اشعیاء انی باعث نبیا امیا افتح به آذانا صما وقلوبا غلفا واعینا عمیا، مولدہ بمکة ومهاجرہ بطیبة وملکه بالشام (وساق الحدیث فیه) الکثیر الطیب من فضائله وشمائله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الیٰ ان قال ولا جعلن امته خیر امة اخرجت للناس (وذکر صفاتهم الیٰ ان قال) اختم بکتابهم الکتب وبشریعتهم الشرائع وبدینهم الادیان الحدیث الجلیل الجمیل۔(ایضاً:ص: 635/بحوالہ: الخصائص الکبریٰ: بحوالہ ابن ابی حاتم وابونعیم: باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل الخ: دار الکتب الحدیثیۃ: 1/ 33/ 34/ الدر المنثور: بحوالہ ابن ابی حاتم وابونعیم آیۃ الذی یجدونہ مکتوبا الخ: منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظیمی قم ایران 3/ 134/)

اللہ عزوجل نے حضرت اشعیاء علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں نبی اُمّی کو بھیجنے والا ہوں، اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں بہتر وافضل کروں گا، میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(12) قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یسمی فی الکتب القدیمة احمد ومحمد والماحی والمقفی ونبی الملاحم وحمطایا وفارقلیطا وماذ ماذ۔(ایضا: 636/بحوالہ: الخصائص الکبریٰ: بحوالہ: ابی نعیم عن اب عباس: باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ: دار الکتب الحدیثیۃ شارع الجمہوریہ بعابدین: 1/ 192/)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے: احمد، محمد، ماحی (کفر وشرک کو مٹانے والا)، مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے)، نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرمِ الٰہی کے حمایتی)، فارقلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ماذ ماذ (ستھرے، پاکیزہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

(13) هبط جبریل فقال ان ربك یقول قد ختمت بك الانبیاء، وما خلقت خلقا اکرم علی منك وقرنت اسمك مع اسمی فلا اذکرنی موضع حتی تذکر معی، ولقد خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتك علیّ ومنزلتك عندی، ولولاك ما خلقت السمٰوت ولارض وما بینهما لولاك ما خلقت الدنیا هذا مختصر۔(ایضا:ص: 636/بحوالہ: مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: ذکر ما خص بہ وشرف بہ من بین الانبیاء: دار الفکر بیروت: 2/

136 / 137 /)

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بے شک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ بے شک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لیے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا، صلی اللہ علیہ وسلم۔

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(14) لما اسری بی الی السماء قربنی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنیٰ، وقال لی یامحمد ھل غمك ان جعلتك اٰخر النبیین، قلت لا، قال فھل غم امتك انی جعلتھم اٰخر الامم قلت لا، قال اخبر امتك انی جعلتھم اٰخر الامم لافضح الامم عندھ ولا افضحھم عندالامم -(ایضا:ص 637:بحوالہ: تاریخ البغداد: ترجمہ:2557 / ابوعبداللہ احمد بن محمد النزلی: دارالکتاب العربی بیروت:5 /130 /)

ترجمہ: شبِ اسریٰ مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی: نہ- فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے اُنہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں نے عرض کی: نہ- فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لیے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رُسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں- والحمدللہ رب العالمین!

ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر دونوں بطریق عطا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(15) نزل اٰدم بالھند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لاالہ الااللہ، اشھد ان لاالہ الااللہ، اشھد ان محمدرسول اللہ، اشھد ان محمدرسول اللہ، قال اٰدم من محمد، قال اٰخر ولدك من الانبیاء -(ایضا:ص:640 / بحوالہ: حلیۃ الاولیاء: ترجمہ عمرو بن قیس الملائی: دارالکتاب العربی بیروت:5 / 107 /)

ترجمہ: جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُتر کر

اذان دی، جب نام پاک آیا تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اجلّہ ائمہ بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وامام مالک وامام احمد وابوداؤد طیالسی وابن سعد وطبرانی وحاکم وبیہقی وابونعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(16) ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علیٰ قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی۔ (ایضا: ص: 647/ بحوالہ: صحیح مسلم کتاب الفضائل: باب فی اسمائہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حدیث 1397/ دار الکتب العلمیہ بیروت: 2/ 141/)

ترجمہ: بے شک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سبعہ اخیرہ الا الطبرانی کی روایت میں والخاتم زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(17) انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ۔ (ایضا: ص: 647/ بحوالہ: صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم: قدیمی کتب خانہ کراچی: 2/ 261/) ترجمہ: میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام احمد وابن سعد وابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا:

(18) انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمۃ ونبی التوبۃ وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم۔ (ایضا: ص: 657/ بحوالہ: شمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ الخ: نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی: 2/ 597/)

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(19) انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علیٰ قدمی، وانا ماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر، فاذا کان یوم القیمۃ کان لواء الحمد معی، وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتہم۔ (ایضا: ص: 657/ بحوالہ:

مسند احمد بن حنبل: حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ: دارالفکر بیروت: 5/405/)

ترجمہ: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ابن مردویہ تفسیر اور ابونعیم دلائل میں اور ابن عدی وابن عساکر و دیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(20) ان لی عشرۃ اسماء عند ربی انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی ویس وطٰہٰ ۔(ایضا:ص:658/بحوالہ:الکامل فی ضعفاء: ترجمہ سیف بن وہب: دارالفکر بیروت: 3/1273/ دلائل النبوۃ لابی نعیم: الفصل الثالث: عالم الکتب بیروت: ص: 12/ تہذیب تاریخ اب عساکر: باب معرفۃ اسمائہ الخ: داراحیاء التراث العربی بیروت: 1/275/)

ترجمہ: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابوالقاسم وحاشر وآخرالانبیاء وماحی کفر ویٰس وطٰہٰ ۔(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ابن سعد مجاہد مکی سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(21) ان لی عند ربی عشرۃ اسماء وانا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحوالله بی الکفر وانا العاقب الذی لیس بعدی احد وانا الحاشر الذی یحشر الله الخلائق معی علی قدمی وانا رسول الرحمۃ ورسول التوبۃ ورسول الملاحم وانا المقفی قضیت النبیین عامۃ وانا قثم والوثم الکامل الجامع ۔(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص: 29/ بحوالہ: فتاویٰ رضویہ: ج: 15/ص: 658/ بحوالہ الکامل فی ضعفاء الرجال: ترجمہ وھب بن خیر بن عبداللہ بن زہیر: دارالفکر بیروت: 7/2527/)

ترجمہ: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ عزوجل میرے سبب کفر کو محو فرماتا ہے، میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں رسول الرحمۃ ہوں، میں رسول التوبۃ ہوں، میں رسول الملاحم ہوں، میں مقفی ہوں اور میں تمام پیغمبروں کے بعد آیا ہوں اور میں کامل جامع ہوں ۔(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود

میں تشریف لے گئے، میں ہمرکاب تھا، فرمایا:

(22) یا معشر الیہود! ارونی اثنی عشر رجلا یشھدون ان لا الہ الا اللہ، وان محمد رسول اللہ یحط اللہ عن کل یھودی تحت ادیم السماء الغضب الذی غضب علیھم) قال فاسکتوا ما اجابہ منھم احد، ثم رد علیھم فلم یجبہ منھم احد، فقال ابیتم فواللہ لانا الحاشر، وانا العاقب وانا النبی المصطفیٰ، آمنتم او کذبتم -(ایضًا:ص:30/بحوالہ فتاویٰ رضویہ:ج:15/ص:659/بحوالہ المستدرک للحاکم: کتاب معرفۃ الصحابۃ: مطبع دارالفکر بیروت:3/415/)

ترجمہ: اے گروہِ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم-اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس زمانہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ اٹھالے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ مانا خدا کی قسم بے شک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

ابن ابی حاتم وبغوی وثعلبی تفاسیر اور ابو اسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسندًا اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(23) انا محمد واحمد انا رسول الرحمۃ انا الملحمۃ انا المقفی والحاشر -(فتاویٰ رضویہ:ج:15/ص:659/بحوالہ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ذکر اسماء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: دارصادر بیروت:1/105/)

ترجمہ: میں محمد و احمد ہوں، میں رسولِ رحمت ہوں، میں رسولِ جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں-(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(24) نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ -(ایضا:ص:660/بحوالہ صحیح البخاری: کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ کراچی:1/120/صحیح مسلم: کتاب الجمعہ: باب فضیلۃ یوم الجمعۃ: قدیمی کتب خانہ کراچی:1/282/)

ترجمہ: ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم و ابن ماجہ ابو ہریرہ و حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(25) نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیٰمۃ المقضی لھم قبل الخلائق -(ایضا:ص:660/

بحوالہ صحیح مسلم: کتاب الجمعہ: باب فضیلۃ یوم الجمعۃ: قدیمی کتب خانہ کراچی: 1 /282 /)

ترجمہ: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔

دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(26) ان اللہ ادرک بی الاجل المرجو واختیارنی اختیارا فنحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القیٰمۃ -(ایضا:ص:660 /بحوالہ کنز العمال بحوالہ الدارمی: حدیث 32080 /موسسۃ الرسالۃ بیروت:11 /442 /)

بے شک اللہ نے مجھے مدت اخیر و زمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چُن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روزِ قیامت سب سے اگلے-(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم)

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(27) کنت اول النبیین فی الخلق واٰخرھم فی البعث ۔(ایضا: ج:15 /ص:662 /بحوالہ تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ واذ اخذنا من النبیین الخ: حدیث 17594 /مکتبہ نزار مصطفٰے الباز مکۃ المکرمۃ 9 /3116 /)

ترجمہ: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

بیہقی شعب الایمان میں ابوقلابہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(28) انما بعثت فاتحا وخاتما ۔(ایضًا: ج 15 /ص:661 /بحوالہ بیہقی شعب الایمان: حدیث 5202 / دار الکتب العلمیہ بیروت:4 /308 /)

ترجمہ: میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(29) انا قائد المرسلین ولافخر ، وانا خاتم النبیین ولا فخر ، وانا شافع ومشفع ولافخر ۔(ایضا: ج:15 /ص:665 /بحوالہ سنن الدارمی: حدیث 50 / باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن قاہرہ مصر 1 / 31 /)

ترجمہ: میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطورِ فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلے شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا-(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

احمد و حاکم و بیہقی و ابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(30) انی مکتوب عندالله فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طینته۔ (ایضا: ج15/ص:665/بحوالہ المستدرک: کتاب التاریخ: ذکر اخبار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم: دارالفکر بیروت: 2/600/)

بے شک بالیقیں میں اللہ کے حضور لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(31) اول الرسل اٰدم واٰخرهم محمد۔ (ایضا: ج:15/ص:667/بحوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذی)

ترجمہ: سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابونعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

(32) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی محفل اصحابه اذ جاء اعرابی من بنی سلیم قد صاد ضبا وجعله فی کلمه لیذهب به الی رحله فیشویه ویأکله، فلما رأی الجماعة قال: ما هذه؟ قالوا: هذا الذی یذکر انه نبی فجاء حتی شق الناس، فقال: واللات والعزی! ما اشتملت النساء علی ذی لهجة ابغض الی منك ولا امقت، ولولا ان تسمینی قومی عجولا لعجلت الیك فقتلتك فسررت بقتلك الاحمر والاسود والابیض وغیرهم، فقلت: یارسول الله! دعنی فاقوم فاقتله! فقال: یاعمر! اما علمت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا؟ ثم قبل علی الاعرابی فقال! ماحملك علی ان قلت ماقلت - وقلت غیرالحق ولم تکرم مجلسی؟ قال: وتکلمنی ایضا - استخفافا برسول الله صلی الله علیه وسلم؟ واللات والعزی! لا اومن بك او یؤمن بك هذا الضب، فاخرج الضب من کلمه وطرحه بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال: ان آمن بك هذا الضب آمنت بك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاضب! فاجابه الضب بلسان عربی مبین یسمعه القوم جمیعا: لبیك وسعدیك یازین من وافی القیامة، قال: من تعبد یاضب؟ قال: الذی فی السماء عرشه، وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه، قال: فمن انا یا ضب؟ قال انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین، وقدافلح من صدقك وقدخاب من کذبك، قال الاعرابی: لا اتبع اثرا بعد عین، والله لقد جئتك وما علی ظهر الارض احد ابغض الی منك وانك الیوم احب الی من والدی ونفسی وانی لاحبك بداخلی وخارجی وسری وعلانیتی اشهد ان لااله الاالله

وانك رسول الله -(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص:35 /بحوالہ فتاویٰ رضویہ: ج:15 /ص:668 /بحوالہ دلائل النبوۃ لابی نعیم: ذکر الضبی والضب: عالم الکتاب بیروت:2 /134 /)

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلۂ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا: لبیك وسعدیك یا زین من وافی یوم القیمة - میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت - حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من تعبد یعنی تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی: الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه - وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں - فرمایا: من انا میں کون ہوں؟ عرض کی: انت رسول رب العٰلمین وخاتم النبیین وقد افلح من صدقك وقد خاب من کذبك ـ حضور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا - اعرابی نے کہا: اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شُبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

ترمذی حدیث طویل حلیۂ اقدس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

(33) بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین -(فتاویٰ رضویہ: ج:15 /ص:669 /بحوالہ جامع ترمذی: ابواب المناقب: باب ماجاء فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: امین کمپنی کتبخانہ رشید دہلی:2 /205 /)

ترجمہ: حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(34) کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی ولا نبی بعدی -(ایضا: ج:15 /ص:669 /بحوالہ صحیح بخاری: کتاب الانبیاء: باب ماذکر عن بنی اسرائیل: قدیمی کتب خانہ کراچی:1 /491 /)

ترجمہ: انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(35) ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ۔(ایضًا: ج: 15 /ص: 670 /بحوالہ جامع الترمذی: ابواب الرؤیا: باب ذھبت النبوة الخ: امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی: 2 / 51 /)

ترجمہ: بے شک رسالت ونبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(36) لم یبق من النبوة الا المبشرات الرؤیا الصالحة -(ایضا: ج: 15 /ص: 670 /بحوالہ صحیح البخاری: کتاب التعبیر : باب مبشرات: قدیمی کتب خانہ کراچی: 2 /1035 /)

ترجمہ: نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح راوی، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(37) ذھبت النبوة فلا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة یراھا الرجل او تریٰ له ۔(ایضا: ج: 15 /ص: 670 /بحوالہ المعجم الکبیر للطبرانی: حدیث 3051 /مکتبۃ الفضیلۃ بیروت: 3 / 179 /)

ترجمہ: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

احمد و ابنائے ماجہ وخزیمہ وحبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(38) ذھبت النبوة وبقیت المبشرات ۔(ایضا: ج: 15 /ص: 670 /بحوالہ سنن ابن ماجہ: ابواب تعبیر الرؤیا: باب الرؤیا الصالحۃ: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی: ص: 286 /)

ترجمہ: نبوت ہوگئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

صحیح مسلم وسنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ مبارک میں جس میں وصالِ اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سرِ انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(39) یا ایھا الناس انه لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة یراھا المسلم او تری له ۔(ایضا: ج 15 /ص: 670 /بحوالہ سنن ابن ماجہ: ابواب تعبیر الرؤیا: باب الرؤیا الصالحۃ: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی: ص: 286 / 287 /)

ترجمہ: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

احمد و ترمذی و حاکم بتصحیح و رویانی و طبرانی و ابویعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ ابن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(40) لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ۔(ایضا: ج15 /ص:671 /بحوالہ جامع الترمذی: مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب: امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی:2 /209 /)

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے روایت ہے:

(41) قلت لعبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارایت ابراھیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صغیرا ولوقضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لانبی بعدہ ۔(ایضا: ج:15 /ص:671 /بحوالہ صحیح البخاری کتاب الآداب: باب من سمی باسمآء الانبیاء: قدیمی کتب خانہ رشیدیہ دہلی:2 /209 /)

ترجمہ: میں نے حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا اُن کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے ۔مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر بطریق اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا:

(42) کان ابراھیم قد ملأ المھد ولوعاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخرالانبیاء (ایضا: ج:15 /ص:671 /بحوالہ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن عن انس: المقصد الثانی: دارالمعرفۃ بیروت:3 /215 /216 /)

ترجمہ: حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخرالانبیاء ہیں۔

حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ و عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(43) لوعاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا ۔(ایضا: ج:15 /ص:672 /بحوالہ کنزالعمال بحوالہ الباوردی عن انس

وابن عساکر: حدیث33204/موسسۃ الرسالہ بیروت:11/469/)

ترجمہ: اگرابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(44) نحن اھل بیت لایقاس بنا احد۔(ایضًا: ج 15/ص: 673/بحوالہ الفردوس بماٴ ثور الخطاب: حدیث 6838/ دار الکتب العلمیۃ بیروت:4/283/)

ترجمہ: ہم اہل بیت پرکسی کو قیاس نہ کیا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(45) ولا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین ، کلھم یزعم انه رسول الله (حدیث ختم نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص:44/بحوالہ فتاویٰ رضویہ: ج:15/ص:674/بحوالہ صحیح البخاری: کتاب الفتن: قدیمی کتب خانہ کراچی:2/1054/)

ترجمہ: اور قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کے قریب جھوٹ بولنے والے دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(46) انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔
(فتاویٰ رضویہ: ج: 15/ص: 674/بحوالہ سنن ابوداوٴد: کتاب الفتن: ذکر الفتن ودلائلھا: آفتاب عالم پریس لاہور 2/228/)

ترجمہ: عنقریب اس امت میں تیس دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(47) فی امتی کذابون ودجالون سبعة وعشرون منھم اربع نسوة وانی خاتم النبیین لانبی بعدی۔
(ایضا: ج15/ص:674/بحوالہ مسند امام احمد: حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: دار الفکر بیروت:5/396/)

ترجمہ: میری امت دعوت میں ستائیس کذاب دجال ہوں گے اُن میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(48) لاتقوم الساعة حتى يخرج ثلثون دجالون كذابون كلهم يزعم انه نبى ۔(ایضًا: ج:15/ص: 674/بحوالہ تہذیب تاریخ ابن عساکر: ترجمۃ الحارث بن سعید الکذاب: داراحیاء التراث العربی بیروت:3/445/)

ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذّاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

ابویعلیٰ مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(49)لاتقوم الساعة حتى يخرج ثلثون كذاباً منهم مسيلمة والعنسى والمختار ۔(ایضا: ج:15/ص: 675/بحوالہ مسند ابویعلیٰ: مروی از عبداللہ بن زبیر: حدیث 6786/ دارصادر بیروت:3/647/)

ترجمہ: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں اُن میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے۔

امام احمد مسند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور حاکم بتصحیح اسناد و مستدرک، اور طبرانی معجم کبیر و اوسط، اور ابوبکر عاقولی فوائد میں، اور ابن مردویہ مطولاً، اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر بن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المؤمنین مولیٰ علی، اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ ابن عباس، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد و بزار و ابوجعفر بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی بافادۂ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر، اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم وجیش بن جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی، حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا:

(50) اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبى بعدى ۔(ایضا: ج:15/ص:676/ بحوالہ صحیح البخاری: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: قدیمی کتب خانہ کراچی:1/526/ جامع الترمذی: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی:2/114/صحیح مسلم کتاب الفضائل: باب فضائل: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: قدیمی کتب خانہ کراچی:2/278/مسند احمد بن حنبل: حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: دارالفکر بیروت:1/182/)

ترجمہ: یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لیے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لیے نبوت نہیں۔

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(51) یا علی اخصمك بالنبوۃ ولا نبوۃ بعدی ۔(ایضًا: ج:15 /ص:677 /بحوالہ حلیۃ الاولیاء المسندۃ فی مناقبھم وفضائلھم 4 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ دار الکتاب العربی بیروت:1 /65 /)

ترجمہ: اے علی! میں مناسب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلۂ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

(52) (ان اللہ یدعو نوحا وقومہ یوم القیامۃ اول الناس، فیقول: ماذا اجبتم نوحا ؟ فیقولون: ما دعانا وما بلغنا ولا نصحنا ولا امرنا ولا نھانا، فیقول نوح: دعوتھم یارب دعاء فاشیا فی الاولین والآخرین امۃ بعد امۃ حتی انتھی الی خاتم النبیین احمد فانتسخہ وقرأہ وآمن بہ وصدقہ فیقول اللہ للملائکۃ: ادعوا احمد وامتہ، یسعی نورھم بین ایدیھم فیقول نوح لمحمد وامتہ: ھل تعلمون انی بلغت قومی الرسالۃ واجتھدت لھم بالنصیحۃ، وجتھدت ان استنقذھم من النار سرا وجھارا، فلم یزدھم دعائی الا فرارا ؟ فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامتہ: (فانا نشھد بما نشدتنا بہ انك فی جمیع ماقلت من الصادقین) فیقول قوم نوح: واین علمت ھذا یا احمد انت وامتك ونحن اول الامم وانت وامتك آخر الامم ؟ فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (انآ ارسلنا نوحا الی قومہ ان انذر قومك من قبل ان یأتیھم عذاب الیم (سورۃ النوح) قرأ السورۃ حتی ختمھا، فاذا ختمھا قالت امتہ نشھد ان ھذا لھو القصص الحق وما من الہ الا اللہ وان اللہ ھو العزیز الحکیم، فیقول اللہ عزوجل عند ذٰلك: امتازوالیوم ایھا المجرمون فھم اول من یمتاز فی النار) -(احادیث ختم نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت:ص:48 /بحوالہ فتاویٰ رضویہ: ج:15 /ص:690 /بحوالہ المستدرک للحاکم: کتاب التواریخ المتقدمین من الانبیاء: دار الفکر بیروت:2 /547 /548 /)

ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل روزِ قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح (علیہ السلام) کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح (علیہ السلام) نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے: الٰہی میں نے انھیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے

سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی انھوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی ،حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا احمد وامتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ اُن کے نور اُن کے آگے جولان کرتے ہوں گے ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(53) عن ابن عمر قال: كتب عمر بن الخطاب الى سعد بن ابي وقاص وهو بالقادسية ان وجه نضلة بن معاوية الى حلوان العراق فليغر على ضواحيها فوجه سعد نضلة فی ثلاثمائة فارس ، فخرجوا حتی اتوا حلوان فاغاروا على ضواحيها فاصابوا غنيمة وسبيا فاقبلوا سيوقون الغنيمة والسبی حتی اذا ارهقهم العصر وكادت الشمس ان تؤوب فألجأ نضلة الغنيمة والسبی الى سفح جبل ثم قام فاذن فقال: الله ا كبر الله ا كبر، فاذا مجيب من الجبل يجيبه: كبرت كبيرا يانضلة !قال: اشهد ان لااله الاالله، قال : كلمة الاخلاص يانضلة !قال: اشهد ان محمدرسول الله ، قال: هوالنذير وهوالذی بشرنا به عيسى ابن مريم وعلى رأس امته تقوم الساعة ، قال: حی علی الصلوة ، قال: طوبی لمن مشى اليها وواظب عليها قال: حی على الفلاح ، قال:افلح من اجاب محمدا فلما قال: الله ا كبر الله ا كبر ، لااله الاالله - قال: اخلصت الاخلاص كله يانضلة ! فحرم الله بها جسدك على النار ، فلما فرغ من اذانه قمنا فقلنا له: من انت - يرحمك الله؟ املك انت ام سا كن من الجن ام طائف من عبادالله اسمعتنا صوتك؟ فارنا صورتك فانا وفدالله ووفد رسول الله ووفد عمر بن الخطاب ، فانفلق الجبل عن هامة كالرحا ابيض الرأس واللحية ، عليه طمران من صوف ، فقال : السلام عليكم ورحمة الله ، قلنا وعليك السلام ورحمة الله ، من انت - يرحمك الله ؟ قال: انا زريب بن ثرملة وصی العبد الصالح عيسى ابن مريم اسكننی هذالجبل ودعالی بطول البقاء الى نزوله من السماء ، فيقتل الخنزير ويكسر الصليب ويتبرأ مما نحلته النصارى فاما اذا فأتنی لقاء محمد فاقروا عمر منی السلام وقولوا له :ياعمر!سدد وقارب فقد دنا الامر ، واخبروه بهذالخصال التی اخبركم بها ، ياعمر ! اذا ظهرت هذه الخصال فی امة محمد فالهرب الهرب :اذا استغنى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ،وانتسبوا من غير مناسبة وانتموا الى غير مواليهم ، ولم يرحم كبيرهم صغيرهم ،ولم يوقر صغيرهم كبيرهم ،وترك المعروف فلم يومر به،وترك المنكر فلم ينه عنه ، وتعلم عالمهم العلم فيجلب به الدنانير والدراهم ، وكان المطر قيظا والولد غيضا

وطولوا المنازل، وفضضوا المصاحف، وزخرفوا المساجد واظهر الرشا 1 وشيدوا البناء، واتبعوا الهوى، وباعوا الدين بالدنيا، واستخفوا بالدماء، وقطعت الارحام، وبيع الحكم، واكل الربوا فخرا، وصار الغنى عزا، وخرج الرجل من بيته فقام اليه من هو خير منه فسلم عليه، وركب النساء السروج- ثم غاب عنا: فكتب بذلك نضلة الى سعد، فكتب سعد الى عمر، فكتب عمر الى سعد، لله ابوك! سر انت ومن معك من المهاجرين والانصار حتى تنزل هذا الجبل، فان لقيته فاقرئه منى السلام، فان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرنا ان بعض اوصياء عيسى بن مريم نزل ذلك الجبل ناحية العراق فخرج سعد فى اربعة آلاف من المهاجرين والانصار حتى نزلوا ذلك الجبل اربعين يوما ينادى بالاذان وقت كل صلاة فلا جواب- (احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت:ص:50 / 51 /بحوالہ فتاویٰ رضویہ:ج:15 /ص:691 /بحوالہ دلائل النبوۃ ابونعیم:عالم الکتب بیروت:الجزء الاول:ص28 / 29 / دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی قصہ وصیٔ عیسےٰ ابن مریم علیہا السلام:المکتبۃ الاثریہ لاہور:5 /425/ تا427/)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو قادسیہ کے مقام پر یہ پیغام بھیجا کہ نضلہ بن عمر و انصاری کو تین سو مہاجرین و انصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لیے بھیجو، حضرت نضلہ قیدی اور غنیمتیں لیے واپس آتے تھے کہ ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی، جب کہا الله اکبر الله اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت كبيرا يانضلة تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ! جب کہا اشهد ان لا اله الا الله جواب آیا اخلصت یا نضلة اخلاصًا نضلہ! تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشهد ان محمدا رسول الله آواز آئی نبی بعث لا نبی بعده هو النذير وهو الذى بشرنا به عيسى بن مريم وعلى راس امته تقوم الساعة یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈر سنانے والے ہیں یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام نے دی تھی انھیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی، جب کہا حی علی الصلوٰة جواب آیا فريضة فرضت (طوبى لمن مشى اليها وواظب عليها) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لیے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے، جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی فلح من اتاها وواظب عليها (افلح من اجاب محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم) مراد کو پہنچا جو نماز کے لیے آیا اور اس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلوة جواب آیا البقاء لامة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى رؤسها تقوم الساعة بقا ہے امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اور انھیں

کے سروں پر قیامت ہوگی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یانضلۃ فحرم اللہ بھا جسدك علی النار اے نضلۃ! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خُوب کلام والے! ہم نے تمہاری بات سنی، تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن ، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر المومنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مو، دراز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے ، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا، اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وصی ہوں انھوں نے میرے لیے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (زاد فی الطریق الثانی (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا- اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابوبکر، وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا- کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر، کہا امیر المومنین عمر سے میرا اسلام کہو، اور کہا کہ ثبات وسداد وآسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آلگا ہے- پھر علاماتِ قُربِ قیامت اور بہت کلماتِ وعظ وحکمت کہے اور غائب ہو گئے- جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ ملیں تو انھیں میرا اسلام کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ عنہ (چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ) اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا، آخر واپس آئے۔

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابۂ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(54) عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنه : خرجت تاجرا الی الشام فی الجاهلیة ، فلما کنت بأدنی الشام لقینی رجل من اهل الکتاب فقال: هل عندکم رجل تنبأ ؟ قلنا: نعم ، قال هل تعرف صورته اذا رأیتها ؟ قلت : نعم ، فادخلنی بیتا فیه صور ، فلم أر صورة النبی صلی الله علیه وسلم ، فبینما انا کذلك اذا دخل رجل منهم علینا فقال : فیم انتم ؟ فاخبرناه ، فذهب بنا الی منزله فساعة مادخلت نظرت الی صورة النبی صلی الله علیه وسلم ، واذا رجل آخذ بعقب النبی صلی الله علیه وسلم ، قلت: من هذالرجل القائم علی عقبه ؟ قال : انه لم یکن نبی الا کان بعده نبی الا هذا فانه لانبی بعده ، وهذا

الخلیفۃ بعدہ واذا صفۃ ابی بکر ۔(احادیث ختم نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت :ص:54 /بحوالہ فتاویٰ رضویہ:ج:15 / ص:693 /بحوالہ المعجم الکبیر: حدیث 1537 / المکتبۃ الفضیلۃ بیروت:2 /125 /)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانۂ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لیے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہلِ کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پُوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں،کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا ہاں-وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں،وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی،اتنے میں ایک اور کتابی آ کر بولا :کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا،وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے،میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا :بے شک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے-اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(55)عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :بعثنی ابوبکر الی ملک الروم یدعوہ الی الاسلام ویرغبه فیه ومعی عمروبن العاص بن وائل السهمی وهشام بن العاص ابن وائل السهمی وعدی بن کعب ونعیم بن عبداللہ النحام، فخرجنا حتی قدمنا علی جبلة بن الایهم دمشق ،فادخلنا علی ملکهم بهاالرومی فاذا هو علی فرش له مع الاسقف فاجلسنا وبعث الینا رسوله وسألنا ان نکلمه ،فقلنا: لا واللہ لانکلمه برسول بیننا وبینه! فان کان له فی کلامنا حاجة فلیقربنا منه ،فامر بسلم فوضع ونزل الی فرش له فی الارض فقربنا فاذا هو علیه ثیاب سود مسوح ،فقال له هشام بن العاص بن وائل :ماهذه المسوح التی علیك ؟ قال :لبستها نأذرا ان لا انزعها حتی اخرجکم من الشام ،فقلنا : قال القاضی : وذکر کلاما خفی علی من کتابی معناه - بل نملك مجلسك وبعده ملککم الاعظم ،فوالله لنا خذنه ان شاءالله فانه قد اخبرنا بذلك نبینا صلی الله علیه وسلم الصادق البار ،قال : اذا انتم السمراء ،قال: قلنا وماالسمراء ؟ قال لستم بها ،قلنا ومن هم ؟ قال: الذین یقومون اللیل ویصومون النهار ،قال فقلنا : نحن والله هم! قال فقال: و کیف صومکم وصلاتکم وحالکم ؟ فوصفنا له امرنا ،فنظر الی اصحابه وراطنهم وقال لنا : ارتفعوا ،قال: ثم علا وجهه سواد حتی کانه قطعة مسح من شدة سوداه

وبعث معنا رسلا الى ملكهم الاعظم بالقسطنطينية فخرجنا حتى انتهينا الى مدينتهم ونحن على رواحلنا علينا العمائم والسيوف، فقال لنا الذين معنا: ان دوابكم هذه لاتدخل مدينة الملك، فان شئتم فجئناكم ببراذين وبغال، قلنا: لا والله لا ندخلها الا على رواحلنا! فبعثوا اليه يستأذنونه، فارسل اليهم ان خلوا سبيلهم، ودخلنا على رواحلنا حتى انتهينا الى غرفة مفتوحة الباب فاذا هو فيها جالس ينظر، قال: فانخنا تحتها ثم قلنا: لااله الاالله والله اكبر، فيعلم الله لانتفضت حتى كانها تصفقها الريح، فبعث الينا رسولا ان هذا ليس لكم ان تجهروا بينكم فى بلادنا، وامر بنا فادخلنا عليه فاذا هو مع بطارقته، واذا عليه ثياب حمر، فاذا فرشه وما حواليه احمر، واذا رجل فصيح بالعربية يكتب فأومأ الينا فجلسنا ناحية فقال لنا وهو يضحك: مامنعكم ان تحيونى بتحيتكم فيما بينكم؟ فقلنا: نرغب بها عنك، واما تحيتك التى لاترضى الا بها فانها لا تحل لنا ان نحييك بها، قال: وما تحيتكم فيما بينكم؟ قلنا: السلام، قال: فما كنتم تحيون به نبيكم؟ قلنا: بها، قال: فما كان تحيته هو؟ قلنا، بها، قال: فبم تحيون ملككم اليوم! قلنا: بها، قال: فبم يجيبكم؟ قلنا: بها، قال: فما كان نبيكم يرث منكم؟ قلنا: ماكان يرث الا ذا قرابة، قال: وكذلك ملككم اليوم؟ قلنا، نعم، قال: فما اعظم كلامكم عندكم؟ قلنا: لااله الاالله - قال: فيعلم الله لانتفض حتى كانه طير ذوريش من حسن ثيابه، ثم فتح عينيه فى وجوهنا، قال فقال: هذه الكلمة التى قلتموها حين نزلتم تحت غرفتى؟ قلنا نعم، قال: كذلك اذا قلتموها فى بيوتكم تنفضت لها سقوفكم؟ قلنا: والله ما رأيناها صنعت هذا قط الا عندك وما ذاك الاالامر ارادہ الله تعالىٰ، قال: ما احسن الصدق! اما والله لوددت انى خرجت من نصف ما املك وانكم لاتقولونها على شيئ الانتفض لها، قلنا: ولم ذاك؟ قال: ذاك ايسر لشانها واحرى ان لاتكون من النبوة وان تكون من حيل ولد آدم، قال: فما ذا تقولون اذا فتحتم المدائن والحصون قلنا: نقول: لااله الاالله والله اكبر قال: تقولون لااله الاالله والله اكبر - ليس غيره شيئ؟ قلنا نعم، قال: تقولون: لااله الاالله والله اكبر- من كل شىء؟ قلنا: نعم، قال: فنظر الى اصحابه فراطنهم! ثم اقبل علينا فقال: اتدرون ما قلت لهم؟ قلت: ما اشد اختلاطهم، فامر لنا بمنزل واجرى لنا نزلا، فاقمنا فى منزلنا تأتينا ألطافه غدوة وعشية - ثم بعث الينا فدخلنا عليه ليلا وحده ليس معه احد، فاستعادنا الكلام فاعدناه عليه، ثم دعا بشيئ كهيئة الرابعة 1 ضخمة مذهبة فوضعها بين يديه، ثم فتحها فاذا بها

بيوت صغار وعليها ابواب، ففتح منها بيتا فاستخرج منها خرقة حرير سوداء فنشرها فاذا فيها صورة حمراء واذا رجل ضخم العينين عظيم الأليتين لم ير مثل طول عنقه في مثل جسده اكثر الناس شعرا، فقال لنا: اتدرون من هذا قلنا: لا قال: هذا آدم صلى الله عليه وسلم، ثم اعاده ففتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير سوداء فنشرها فاذا بها صورة بيضاء واذا رجل له شعر كثير كشعر القبط - قال القاضي: اراه قال - ضخم العينين بعيد ما بين المنكبين عظيم الهامة، فقال: اتدرون من هذا؟ قلنا لا، قال: هذا نوح صلى الله عليه وسلم، ثم اعادها في موضعها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا بها صورة شديدة البياض واذا رجل حسن الوجه حسن العينين شارع الأنف سهل الخدين أشيب الرأس ابيض اللحية كانه حي يتنفس، فقال: اتدرون من هذا؟ قلنا لا: قال: هذا ابراهيم صلى الله عليه وسلم، ثم اعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة محمد صلى الله عليه وسلم فقال تدرون من هذا؟ قلنا: هذا محمد صلى الله عليه وسلم - وبكينا فقال: بدينكم انه محمد؟ قلنا: نعم بديننا انها صورته كانما ننظر اليه حيا - قال: فاستخف حتى قام على رجليه قائما ثم جليس فامسك طويلا فنظر في وجوهنا فقال: اما انه كان آخر البيوت ولكني عجلته لانظر ماعندكم، فاعاده وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة رجل جعد ابيض قطط غائر العينين حديد النظر عابس متراكب الاسنان مقلص الشفه، كانه من رجال اهل البادية، فقال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا موسى، والى جانبه صورة شبيهة به رجل مدر الرأس عريض الجبين بعينيه قبل، قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا هارون، فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضاء واذا رجل شبيه المرأة ذو عجيزة وساقين قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا قال: داؤد، فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة بيضاء فاذا رجل اوقص قصير الظهر طويل الرجلين على فرس، لكل شيئ من جناح، قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا سليمان وهذه الريح تحمله، ثم اعادها وفتح بيتا آخر فيه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضاء واذا رجل شاب حسن الوجه حسن العينين شديد سواد اللحية يشبه بعضه بعضا، فقال: اتدرون من هذا؟ قلنا لا، قال: عيسى ابن مريم، فاعادها واطبق الربعة - قال قلنا: اخبرنا عن قصة الصور ما حالها؟ فانا نعلم انها تشبه الذين صورت صورهم

فانا رأينا نبينا صلى الله عليه وسلم يشبه صورته، قال: اخبرت ان آدم سأل ربه ان يريه انبياء بنيه، فانزل عليه صورهم ، فاستخرجها ذوالقرنين من خزانة آدم في مغرب الشمس، فصورهالنا دانيال في خرق الحرير على تلك الصور ، فهي هذه بعينها - اما والله لوددت ان نفسي طابت بالخروج من ملكي فتابعتكم على دينكم وان اكون عبدا لاسوئكم ملكه: ولكن نفسي لاتطيب فاجازنا فاحسن جوائزنا، وبعث معنا من يخرجنا الى مامننا ،فانصرفنا الى رحالنا -(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت:ص،56 / تا59 /بحوالہ دلائل النبوۃ: ج ص،386 /کنزالعمال: رقم الحدیث. 35560 /جمع الجوامع لسیوطی: ج ،2 /ص،486 / تاریخ دمشق لابن عساکر، ج،4 /ص،100 /)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا، اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سورایاں بٹھائیں اور کہالاالہ الااللہ واللہ اکبر-اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کاشہ نشین ایسے ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کااعلان کرو، پھرہمیں بلایا ہم گئے وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولاتم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لیے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہالاالہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین سے اترتے کہا تھا؟ ہم نے کہاہاں،کہا: جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہوتو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہاخدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے) پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز واکرام ایک مکان میں اتارا- دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں پھر بلاوا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا،اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہہ کیا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی، مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی

لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہرقل بولا : انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ- کہا: یہ آدم ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم- پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا، اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار نوئے سر مانند موئے قبطیاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ- کہا: یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم- پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، اور دراز بینی، (کشادہ پیشانی) رخسارے سُتے ہوئے، سر پر نشانِ پیری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا: ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ- کہا: یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم- پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا ، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی، بولا : انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، وہ بولا :تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ دنیوی میں دیکھ رہے ہیں- اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انه آخر البيوت ولكني عجلته لانظر ما عندكم سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لیے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لو گے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اُٹھا بیٹھا دم بخود رہا- والله متم نوره ولو كره الكفرون 0 والحمدلله رب العلمين 0 اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تام فرمائے گا اگر چہ کافر ناپسند کریں، والحمدللہ رب العٰلمین- ہمارا مطلب تو بحمد اللہ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاعِ مسلمین کے لیے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں- پھر اس نے ایک خانہ اور کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موسخت گھونگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، ترش رو دانت، باہم چڑھے ہونٹ، سمٹا جیسے کوئی حالتِ غضب میں ہو- ہم سے کہا: انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ، پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدوّر گول)، کہا: انہیں جانتے ہو؟ یہ ہارون علیہ السلام ہیں- پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثارِ

غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی ،گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی، رخسارے ہلکے، چہرہ خوبصورت، کہا: یہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی ،صورت صورتِ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لبِ زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں- پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پرنور درخشاں اور اس میں آثارِ خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا،کہا: یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں- پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قد میانہ،تلوار حمائل کیے،مگر حدیثِ عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی ،ساق و سرین خوب گول،کہا: یہ داوٗد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں- پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی ،فربہ سرین، پاؤں میں طول ،گھوڑے پر سوار (جس کے ہر طرف پر لگے تھے گردن دبی ہوئی، پشت کوتاہ، گورا رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پَر ہیں- ہوا ہے کہ اُنہیں اٹھائے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی ،مرد جوان، داڑھی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت، (آنکھیں حسین، اعضاء متناسب)،کہا: یہ عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں ۔ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں- ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی - کہا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے حق سبحانہ تعالیٰ نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانۂ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں (انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاوٗ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا)، ہم نے آ کر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا ،صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ویسا ہی کرتا،ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں- (فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص،695 /تا698 /)

خطیب و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(56) انا احمد ومحمد والحاشر والمقفی والخاتم -(فتاویٰ رضویہ: ج 15 /ص،700 /بحوالہ تاریخ بغدادی للخطیب : ترجمہ 2501 / احمد بن محمد سیوطی، دار الکتاب العربی بیروت،5 /99 /)

ترجمہ: میں احمد ہوں اور محمد، اور تمام جہان کو حشر دینے والا، اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت ختم فرمانے والا، صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابویعلیٰ وطبرانی وشاشی وابونعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر وابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور رویانی وابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عمِ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کرکے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

(57) یاعم اقم مکانك الذی انت فیه، فان الله یختم بك الهجرة کما ختم بی النبوة ۔(ایضا: بحوالہ تہذیب تاریخ دمشق الکبیر: ذکر من اسمہ عباس، دار احیاالتراث العربی بیروت، 7/235/)

ترجمہ: اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں، صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(58) عن معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو بخیبر حمار اسود فوقف بین یدیه فقال: من انت؟ فقال: انا عمرو بن فلان کنا سبعة اخوة، کلنا رکبنا الانبیاء وانا اصغرهم و کنت لك فملکنی رجل من الیهود فکنت اذا ذکرتك کبات به فیوجعنی ضربا فقال النبی صلی الله علیه وسلم :فانت یعفور ۔(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص، 66/ بحوالہ فتاویٰ رضویہ: ج،15/ ص،703/)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا: تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی: یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کیے کلهم لا یرکبه الا نبی ان سب پر انبیاء سوار ہوا کیے وقد کنت اتوقعك ان ترکبنی، لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرك مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اسے قصداً گرادیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام یعفور رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحبِ خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد

فرماتے ہیں، جب حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنوئیں میں گر کر مر گیا۔ (فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص،703 /)

حضرت زید بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخاتِ صحابہ میں راوی: حضرت ابومنظور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(59) عن ابی منظور، قال: لما فتح رسول الله صلی الله علیه وسلم - اظنه خیبر - اصاب حمارا اسود فکلمه فتکلم، فقال: (ما اسمك) قال: یزید بن شهاب . فذکر الحدیث بطوله ، وان رسول الله صلی الله علیه وسلم سماه یعفورا ۔(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص،67 /بحوالہ الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر: ج، 7 /ص،321 /)

ترجمہ: حضرت ابومنظور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح فرمایا تو ایک درازگوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی تکلم میں آیا ارشاد ہوا تیرا نام کیا ہے عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا آپ نے اس کا نام یعفور رکھا۔ (فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص،703 /)

سعید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردویہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(60) لانبوۃ بعدی الاالمبشرات الرؤیا الصالحة - (فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص،705 /بحوالہ مسند امام احمد بن حنبل: حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دارالفکر بیروت،5 /454 /)

ترجمہ: میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔

احمد و خطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(61) لا یبقی بعدی من النبوۃ شیئ الاالمبشرات الرؤیا الصالحة یراها العبد او تری له ۔(ایضا: ج، 15 /ص،706 /بحوالہ مسند امام احمد بن حنبل: حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، دارالفکر بیروت،2 /129 / وتاریخ بغداد للخطیب: ترجمہ،5836 /عبدالغالب بن جعفر، دارالکتاب العربی بیروت،11 / 140 /)

ترجمہ: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمر ولیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(62) لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذّابا کلھم یزعم انه نبی زاد عبید قبل یوم القیٰمة ۔(ایضا: بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ: کتاب الفتن، حدیث 19411 / ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی،15 /170 /)

ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو-عبید نے اس پر" قبل یوم القیٰمۃ" کو زائد کیا۔

خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(63) انما علی مِنّی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی ۔(ایضا:ص، 707 /بحوالہ تاریخ بغداد للخطیب: ترجمہ 4023 / الحسن بن یزید، دارالکتاب العربی بیروت،7 /453 /)

ترجمہ: علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر! تمہارے اخلاق میرے اخلاقِ کریمہ سے مشابہ ہیں-

(64) عن زید بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لما آخی النبی صلی الله علیه وسلم بین اصحابه ، قال علی: لقد ذهب روحی وانقطع ظهری حین رأیتك فعلت باصحابك مافعلت غیری فان كان هذا من سخط علی فلك العتبی والكرامة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا نفسی وانت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی ، قال: وما ارث منك یارسول الله ؟ قال: ما ورثت الانبیاء من قبلی ..قال: وما ورثت الانبیاء من قبلك ؟ قال: كتاب ربهم وسنة نبیهم ، وانت معی فی قصری فی الجنة مع فاطمة بنتی وانت اخی ورفیقی ۔(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت:ص، 69 /بحوالہ کنزالعمال، رقم الحدیث 25554 /جمع الجوامع لسیوطی: ج،2 /ص،278 / فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: رقم الحدیث 1085 / السیرۃ النبوۃ واخبار الخلفاء للدارمی: ج،1 /ص، 149 /معجم الصحابۃ للبغوی: ج،2 /ص، 531 / تاریخ دمشق لابن عساکر: 21 /ص،415 / الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ: ج،1 /ص،25 /)

ترجمہ: حضرت زید بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخاتِ صحابہ میں راوی کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر کے کہ حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو-امیر المومنین نے عرض کی: مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟ فرمایا: جو اگلے انبیاء کو ملی-عرض کی: اُنہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت، اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

(65)وما انت یاعلی! فانت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انی لانبی بعدی۔(فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص، 709 /بحوالہ کنزالعمال: بحوالہ ابن عساکر عن عبداللہ بن عقیل: حدیث، 33616 / موسسۃ الرسالۃ بیروت، 11 / 739/)

ترجمہ: تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

حضرت خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے:

(66)عن خلیفة بن عبدة المنقری قال: سألت محمد بن عدی بن ربیعة بن سواءة بن جشم بن سعد: کیف سماك ابوك فی الجاهلیة محمدا ؟ قال: اما انی سألت ابی عما سألتنی عنه فقال: خرجت رابع اربعة من بنی تمیم انا احدهم وسفیان بن مجاشع ویزید بن عمرو ابن ربیعة بن حرقوص بن مازن واسامة بن مالك بن جندب بن العنبر نرید زید بن جفنة الغسانی باالشام . فلما وردنا الشام نزلنا علی غدیر علیه شجرات وقربه قائم لدیرانی فقلنا: لو اغتسلنا من هذا الماء وادهنا ولبسنا ثیابنا ثم أتینا صاحبنا فاشرف علینا الدیرانی فقال: ان هذه للغة قوم ماهی بلغة اهل هذا البلد، فقلنا : نعم نحن قوم من مضر ، قال: من ای المضائر ؟ قلنا: من خندف، فقال: اما انه سیبعث فیکم وشیکا نبی فسارعوا الیه وخذوا بحظکم منه ترشدوا فانه خاتم النبیین ؟ فقلنا ما اسمه؟ قال محمد، فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لکل واحد منا غلام فسماه محمدا لذلك -(احادیثِ ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص، 71 /بحوالہ کنزالعمال: رقم الحدیث 35427 / دلائل النبوۃ لابی نعیم: رقم الحدیث 49 / دلائل النبوۃ للبیہقی: ج،2 /ص،114 /معرفۃ

الصحابۃ الاصفہانی: رقم الحدیث 600 / تاریخ دمشق لابن عساکر: ج،40 /ص،100 /)

ترجمہ: حضرت خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمرو بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے اپنے دَیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا: اما انہ سوف یبعث منکم وشیکا نبی فسارعوا الیہ وخذوا بحظکم منہ ترشدوا فانہ خاتم النبیین ۔ سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔ ہم نے کہا: اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا۔ انتہی ۔ واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان ومومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوعِ آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اُسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے، ابن سعد وابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا مکہ معظمہ سے کوہِ حرا کو جاتے تھے انہوں نے قریش کی مخالفت کی اور ان کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی، اس پر آج اُن سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملتِ ابراہیم کا پیرو ہوا اُسی معبود کو مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولادِ عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور اُن کی تصدیق کرتا اُن کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ اُنھیں پاؤ تو میرا اسلام اُنھیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کیے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں، سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل، اُن کی آنکھوں میں ہمیشہ سُرخ ڈورے رہیں گے، اُن کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر اُن کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، اُن کی قوم انھیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے اُن کا دین ظاہر وغالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر اُن کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

(67) فانی بلغت البلاد کلھا اطلب دین ابراھیم ، وکل من اسأل من الیھود والنصاریٰ والمجوس یقول ھذا الدین وراءك وینعتونہ مثل ما نعتہ لك، ویقولون لم یبق نبی غیرہ ۔

ترجمہ: یہود ونصاریٰ، مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں۔حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد رأیتہ فی الجنۃ یسحب ذیلہ -میں نے اُسے جنت میں دامن کشاں دیکھا-(فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص،643 /بحوالہ الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن سعد وابی نعیم عن عامر بن ربیعہ، باب اخبار الاحبار الخ، دار الکتب الحدیثۃ الجمہوریۃ بعابدین 1 / 61 / 62 /)(68) امام واقدی وابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہِ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سُن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ذلیل وخاضع کر دیا، ہم نے کہا سلاطین عجم اُن کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ اُن سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار اُن کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اُس سے پوچھا: ھل بقی احد من الانبیاء، آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا: نعم وھو اٰخر الانبیاء لیس بینہ وبین عیسیٰ نبی قد امر عیسیٰ باتباعہ وھو النبی الامی العربی اسمہ احمد-

ترجمہ: ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی اُمی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم-

پھر اس نے حلیہ شریفہ ودیگر فضائل لطیفہ ذکر کیے، مغیرہ نے فرمایا: اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے، از اں جملہ کہا: یخص بما لم یخص بہ الانبیاء قبلہ، کان النبی یبعث الی قومہ وبعث الی الناس کافۃ-

ترجمہ: انھیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے-

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آ کر اسلام لایا-(فتاویٰ رضویہ: ج، 15 /ص، 644 /بحوالہ دلائل النبوۃ لابی نعیم: الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت ص، 21 / و22 /)

(69) ابونعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا

شعلہ لئے چیخ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا: ھذا کوکب احمد قد طلع ھذاالکوکب لا یطلع الا بالنبوۃ ولم یبق من الانبیاء الا احمد -(فتاویٰ رضویہ: ج، 15 /ص، 644 /بحوالہ دلائل النبوۃ لابی نعیم :الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص، 17 / الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب اخبارالاخیارالخ: دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعابدین، 1 /64 /)

ترجمہ: یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(70) امام واقدی وابونعیم حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی: قال کنا ویھود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکۃ اسمہ احمد ولم یبق من الانبیاء غیرہ وھو فی کتبنا الحدیث (ایضا: ص،645 /بحوالہ دلائل النبوۃ لابی نعیم :الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص،17 /)

ترجمہ: یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کرتے جو مکے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں-

(71) ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی: قال کان احبار یھود بنی قریظۃ والنضیر یذکرون صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انہ نبی وانہ لانبی بعدہ اسمہ احمد ومھاجرہ الیٰ یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ ونزلھا انکروا وحسدوا وبغوا (ایضا: بحوالہ الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم: باب اخبارالاخیارالخ، دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعابدین، 1 /67)

ترجمہ: یہود بنی قریظہ و بنی نضیر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انھوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد و بغاوت منکر ہوگئے-فلما جاءھم ماعرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکفرین (قرآن مجید)

ترجمہ: تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

(72) زیاد بن لبید سے راوی، میں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے: یا اھل یثرب قد ذھبت واللہ نبوۃ بنی اسرائیل، ھذا نجم قد طلع بمولد احمد وھو نبی اٰخر الانبیاء ومھاجرہ الی یثرب (ایضا: ص، 646 /بحوالہ الخصائص الکبریٰ: باب اخبارالاخیار بحوالہ ابی نعیم، دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعابدین، 1 /

(/68

ترجمہ: اے اہل مدینہ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادتِ احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(73) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا، یوشع یہودی بولا اب وقت آلگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم سے تشریف لائیں گے اُن کا حلیہ و وصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا اُن میں سے زبیر بن باطا نے کہا: قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج نبی وظھورہ ولم یبق احد الا احمد وھذہ مھاجرہ۔ (ایضا: بحوالہ الخصائص الکبریٰ: باب اخبار الاخیار بحوالہ ابی نعیم، دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعابدین، 1/65/66/)

ترجمہ: بے شک سُرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے، اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(74) ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابونعیم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرضِ تجارت رہتا جس رات حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا: احفظوا ما اقول لکم، ولد ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ الحدیث۔ (ایضا: بحوالہ الخصائص الکبریٰ: بحوالہ ابن سعد والحاکم والبیہقی وابی نعیم: باب ماظھر فی لیلۃ مولدہ الخ، دارالکتب الحدیثۃ، بعابدین، 1/123/)

ترجمہ: جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(75) عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (ابوداوٗد: ترمذی: مشکوٰۃ: ص:465/)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(76)عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختم بی الرسل ۔(بخاری : مسلم: مشکوٰۃ :ص:511/)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کردیا گیا۔

(77) عن العرباض بن ساریۃ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال انی عنداللہ مکتوب خاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طہ ۔(شرح السنۃ: مشکوٰۃ:513/)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خدائے تعالیٰ کے تئیں اس وقت خاتم النبیین لکھا گیا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے۔(یعنی ان کا پتلا تیار نہیں ہوا تھا)

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

اولیات

تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔۔ختم نبوت کے اولیں محافظ

اثر قلم: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری (مدیر اعلیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

سایۂ مصطفیٰ مایہ اصطفی
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

ہمارے پیارے نبی آخر الزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (پ 3 / عام الفیل/ 573ء۔۔۔۔۔۔۔م 13 / ھ/ 634ء) کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کا اسم گرامی عبداللہ، والد گرامی کا اسم گرامی عثمان، کنیت ابوقحافہ اور القاب صدیق و عتیق ہیں۔ آزاد مردوں میں آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نبی آخر الزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا تو سعادت مند شخصیات نے آپ کے اعلان نبوت پر فوراً لبیک کہا، عورتوں میں حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ پر ایمان لانے میں ذرا بھی تاخیر نہ فرمائی، بچوں میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فوراً لبیک کہا، غلاموں میں حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے آپ پر ایمان لانے میں پہل فرمائی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے جب اعلان نبوت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو آپ بھی فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض گزار ہوئے: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؛ کیا واقعی آپ نے نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے، نبوت کا اعلان فرمایا ہے“۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، میں نے یہ اعلان کیا ہے“۔ جواب میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض گزاری: ”حضور؛ کوئی اس دعوے کی دلیل، اس کا کوئی ثبوت ہے“ میرے پیارے آقا مخبر صادق حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”فلاں دن تجھے جو خواب آیا تھا اور فلاں راہب نے کہا تھا کہ یہ معدے کا بخار ہے، یہ شیطانی وسوسہ ہے، پھر بحیرا نے تمہیں بتایا یہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا موقع ہے اور یہ نور ان کے ظہور کی علامت اور نشانی ہے اور تو زندگی میں ان کا وزیر ہوگا، مشیر ہوگا، ان

کے وصال کے بعد ان کا خلیفہ ہوگا اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر میری نبوت برحق ہے" سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ انکشافات سن کر آپ نے فوراً " لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لیا اور سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا پٹہ ہمیشہ کے لیے اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اور پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے اسیر اور دل گرفتہ ہوئے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی اپنے پیارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کرتے ہوئے آپ کی ناموسِ اور ختم نبوت کی محافظت میں گزار دی۔ آپ نے رفیق نبوت بن کر اسلام کی تبلیغ واشاعت میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔کئی نامور صحابہ کرام آپ کی کاوشوں سے مشرف بہ اسلام ہوئے جن میں کئی عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سفر وحضر میں اپنے آقا ومولا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مثل سایہ رہے۔ روز ازل سے ہی سعادتیں آپ کے حصے میں آئیں،بچپن سے لے کر اڑتیس سال کی عمر تک اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں آنے تک آپ سے کوئی ناپسندیدہ فعل سرزد نہیں ہوا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک بار پوچھا:" آپ کو اس دن والا دن یاد ہے"۔آپ عرض گزار ہوئے:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سا دن؟"۔سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" جب رب العالمین نے ساری روحوں کو جمع کر کے فرمایا تھا کہ" الست بربکم" کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں"۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرحت جذبات سے جھوم اٹھے اور عرض کیا:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دن بھی یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ ساری روحیں خاموش تھیں سب سے پہلے آپ کی روح مبارک نے فرمایا تھا:" جی ہاں تو ہمارا رب ہے"۔سبحان اللہ،عالم ارواح سے لے کر عالم برزخ تک آج بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے پیارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خصوصی قرب حاصل ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی اپنے پیارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس اور ختم نبوت پر پہرہ دیا۔کفار مکہ جب بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ آور ہو کر آپ کو زدوکوب کرنے کی ناپاک جسارت کرتے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوڑ کر آتے اور فرماتے:" کیا تم ایک ہستی کو اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ تمہیں اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ لاالہ الا اللہ کا اقرار کرو اور بت جو بے بس ہیں مجبور محض ہیں ان کی عبادت چھوڑ دو اور اس اللہ واحد کی عبادت کرو کیا تم اس بنا پر اس ہستی کے قتل کے درپے ہو" کفار یہ سن کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو چھوڑ دیتے لیکن آپ کو پکڑ لیتے،آپ کو زدوکوب کرتے،آپ کو بالوں سے پکڑ کر اذیتیں دیتے۔آپ ہر قسم کی تکلیفیں خود برداشت کر لیتے لیکن اپنے پیارے آقا ومولا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس اور ختم نبوت پر کوئی آنچ برداشت نہ کرتے تھے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوبھی اپنے اس عاشق صادق پر ناز اور اعتماد فرمایا کرتے تھے، آپ رفیق نبوت ایسے کہ ہجرت کے وقت غار میں اور اب تا قیامت مزار میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ آپ تمام غزوات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں رہے۔

افضل الخلق بعد الرسل حضرت سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ فنا فی الرسول ہیں۔اسی لئے سارے صحابہ کرام میں زیادہ مقبول ہیں۔آپ اپنے آقا ومولا سرکار دوعالم نورمجسم محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے پر اپنا سب کچھ حاضر کردیا کرتے تھے۔ایک موقع پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا تھا:" مجھے کسی کے مال نے وہ نفع نہیں دیا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔" حضرت سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے جب زمام خلافت سنبھالی تو آپ نے اس موقع پر ایک جامع اور مفصل خطبہ ارشاد فرمایا جو ہمارے مسلمان حکمرانوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے اس تاریخی خطبہ کو ملاحظہ فرمائیے:

" لوگو! میں تمہارا امیر بنادیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرو، اگر برا کام کروں تو مجھ کو سیدھا کرو، سچائی ایک امانت ہے اور جھوٹ ایک خیانت ہے، تم میں جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے چنانچہ میں اس کا شکوہ دور کردوں گا اور تم میں جو جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے چنانچہ میں اس سے حق لوں گا جو قوم جہاد کو چھوڑ دیتی ہے اللہ اس پر ذلت کو مسلط کردیتا ہے اور جس قوم میں بری باتیں عام ہوجاتی ہیں اللہ ان پر مصیبت کو ڈال دیتا ہے جب تک میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کروں تو تم پر میری کوئی اطاعت فرض نہیں ہے، اچھا اب جاؤ، نماز پڑھو اللہ تم پر رحم فرمائے۔"

آپ نے اپنے عہد خلافت میں اٹھنے والے تمام فتنوں کا نہایت جرآت واستقامت سے مقابلہ فرمایا اور ان کا ایسا قلع قمع فرمایا کہ اب دنیا میں عبرت کے لئے ان کا صرف نام ہی رہ گیا ہے۔ان فتنوں میں جب مسیلمہ کذاب کا فتنہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک فتنۂ عظیمہ بن کر سامنے آیا تو آپ تڑپ کر رہ گئے اور ختم نبوت کے اولیں محافظ بن کر سامنے آئے۔آپ نے فرمایا:" لوگو! مدینہ میں کوئی مرد نہ رہے، اہل بدر ہوں یا اہل احد سب یمامہ کا رخ کرو۔" آپ نے اشک بار آنکھوں سے مزید فرمایا:" مدینہ میں کوئی نہ رہے حتیٰ کہ جنگل کے درندے آئیں اور ابوبکر کو گھسیٹ کرلے جائیں" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ اگر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم خلیفۂ اوّل کو نہ روکتے تو آپ خود تلوار اٹھا کر یمامہ کا رخ کر لیتے۔

مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں پہلا جہاد برپا ہوا۔سب سے پہلے لشکر اسلام کی

کمان حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کی۔آپ کی شہادت کے بعد حضرت سیدنا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کمان سنبھالی آپ بھی عقیدہ ختم نبوت پر جب قربان ہوئے تو خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیف اللہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا اور انہیں ختم نبوت کے منکرین ومرتدین کو کچلنے کے لئے بھیجا اور بھیجتے وقت فرمایا:"موت کا حریص بن، تجھے حیات ہو گی". چنانچہ حضرت سیف اللہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے محافظین ختم نبوت کی قیادت سنبھالی آپ نے ختم نبوت کے منکرین کے خلاف ایسا فیصلہ کن جہاد فرمایا کہ ختم نبوت کے منکرین ومرتدین کے چھکے چھڑا دیئے۔آپ کے ہاتھوں مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار (30000) پیروکاروں کے ساتھ واصل جہنم ہوا۔اور محافظین ختم نبوت میں سے کل بارہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔ان میں سات سو سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ایسے بھی تھے جو حافظ قرآن اور عالم تھے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

الحمدللہ علی احسانہ،خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی کثیر تعداد نے اپنی جانیں تو قربان کر دیں لیکن عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہ آنے دی۔ختم نبوت کے اس معرکے میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسی نیزے سے مسیلمہ کذاب اپنے انجام کو پہنچا جس نیزے سے اسلام لانے سے قبل آپ نے حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا آپ تحدیث نعمت کے طور پر برملا فرماتے تھے:"اگر میں نے زمانۂ جاہلیت میں اس نیزے سے ایک بہترین انسان (حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ) کو شہید کیا اور زمانۂ اسلام میں اسی نیزے سے ایک بدترین انسان (مسیلمہ کذاب) کو مارا ہے۔

"حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کا سر اپنی تلوار سے قلم کیا۔جب لوگ ان سے پوچھتے کہ مسیلمہ کذاب کا خاتمہ کس نے کیا تو حضرت عبداللہ بن انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے:"میں نے تلوار ماری اور نیزہ وحشی رضی اللہ عنہ نے مارا"۔اہل مدینہ عقیدہ ختم نبوت کی محافظت میں لڑی گئی اس جنگ کے بارے میں برملا فرماتے تھے:

"بخدا ہم نے ایسی جنگ نہ پہلے کبھی لڑی نہ بعد میں لڑی"

یوں عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف مسیلمہ کذاب کا اٹھنے والا فتنۂ عظیمہ اپنے انجام کو پہنچا اور میرے پیارے نبی آخر الزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموس کی حفاظت کا پرچم ہمیشہ کے لیے بلند رہا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اولاد امجاد نے بھی ہمیشہ ختم نبوت کے عقیدے پر نہایت استقامت سے پہرہ دیا۔ مملکت خداداد پاکستان میں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت میں 1974ء میں جب دوسری تحریک ختم نبوت چلی تو اس وقت بھی

قیادت صدیقی خانوادے کے فرد فرید حضرت علامہ مولانا حافظ قاری شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے احسن انداز میں سنبھالی اور اس تحریک کو منطقی انجام تک پہنچایا اور ختم نبوت کے منکرین کو مملکت خداداد پاکستان میں سرکاری طور پر کافر و زندیق قرار دیا گیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت پر قرآن وحدیث شاہد و ناطق ہیں۔ ایک سو اکیاسی احادیث آپ کے خصوصی فضائل میں مروی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمیں بھی عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کی حفاظت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ان اشعار پر مقالے کا اختتام کرتا ہوں:

آں امن الناس بر مولائے ما
آں کلیم اول سینا ئے ما
ہمتِ او کشت ملت را چو ابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے شہید اوّلیں ۔۔حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ

ازقلم: مولانا خلیل الرحمٰن رضوی، حسن ابدال

فتح باب نبوت پہ بے حد درود

ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

"عقیدۂ ختم نبوت" اسلام کے بنیادی عقائد میں سے سب سے اہم عقیدہ ہے، اسلام کامل اور اکمل دین ہے ۔ اسلام کے علاوہ اب کوئی نیا دین نہیں آئے گا، اللہ تعالیٰ نے اسے ابدالاباد تک مکمل ضابطہ حیات بنا کر بنی نوع انسانی کی طرف بھیجا اور یہ اعلان فرمایا:

ان الدین عنداللہ الاسلام (آل عمران،19)"

بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے"

اورفرمایا:

الیوم اکملت لکم دینکم (مائدہ،3)

" آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا"

دین اسلام کو لے کر اس امت کی طرف مبعوث ہونے والے عظیم الشان، رفیع المرتبہ نبی حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی فرمایا اور واضح اعلان فرمایا:

ما کان محمد أبا أحدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب،40)

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں"

اور عہد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وصحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے لیکر آج تک امت بڑی جانفشانی سے اس عقیدے پر پہرہ دے رہی ہے اور ان شاءاللہ تا صبح قیامت تک دیتی رہے گی ۔

"عقیدہ ختم نبوت" کا تحفظ کتنا اہم اور بڑی ذمہ داری ہے اس کا اندازہ اس بات سی لگایا جاسکتا ہے کہ خلیفہ بلافصل تاجدار صداقت یار غار ومزار امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ختم نبوت کے تحفظ میں لڑی جانے والی جنگ یمامہ کے موقع پر ارشاد فرمایا:

"مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیلئے بدری صحابہ ہوں یا غیر بدری سب نکلیں، اسے اور اسکے متبعین کو کیفر کردار تک پہنچائیں"

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ظاہری حیات کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیغام بھیجا نبوت کے معاملہ میں میں آپ کا شریک ہوں پس ہمارے اور قریش کے لئے نصف نصف حکومت ہے وہ بد بخت نبوت کو دنیاوی بادشاہت کی طرح سمجھ بیٹھا تھا کہ نصف آپ کی اور نصف میری ،امام الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا خوب صورت جواب ارشاد فرمایا:

''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا محمد رسول اللہ (ﷺ) کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام۔ بعد حمد سلام ہو اس پر جو راہ راست کی پیروی کرے۔ پھر معلوم ہو کہ ساری زمین اللہ کی ہے۔ اپنے بندوں میں سے وہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور حسن خاتمہ پرہیزگاروں کے حصے میں ہے''۔

اس حکمت سے بھرپور جواب کے بعد بھی وہ بدطینت اپنے عقیدہ خبیثہ سے تائب نہ ہوا بلکہ مزید شر انگیزی پھیلانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی جانب ایک اور خط لکھا اور یہ خط آپ نے شہید اوّل عقیدہ تحفظ ختم نبوت حضرت سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہما کو دیا حضرت سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہما ان 70 خوش نصیب افراد میں سے ہیں جنہیں بیعت عقبہ ثانیہ کا شرف حاصل ہے اور اس شرف میں آپکے والد ماجد حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ اور آپ کی والدہ محترمہ حضرت ام عمارہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بھی شریک ہیں۔ آپ ہر غزوہ میں (بدر سے لیکر تبوک تک) نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور آپ کی تلوار دشمنان اسلام پر برق کی طرح گرتی رہی حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ بطور سفیر حضرت سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خط مبارک لے کر مسیلمہ کذاب کے پاس پہنچے۔ اس نے خط پڑھا چاہیے تو یہ تھا کہ اپنے کفریہ عقیدے سے توبہ کرتے ہوئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی غلامی اختیار کرتا لیکن اس بد بخت کے دل میں یہ گھناؤنا خیال آیا کہ حضرت سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ پر رعب جما کر یا تشدد کر کے اپنی نبوت کا اقرار لے لوں گا اور اگر نہ مانے تو قتل کروا دوں گا۔

حضرت سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ سے مسیلمہ کذاب کہنے لگا: ''کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔'' اس نے کہا: ''کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''انا اصم لا اسمع ''۔'' میں بہرہ ہوں اور میں نے تیری بکواس سنی ہی نہیں۔'' یہ بات اس نے تین دفعہ پوچھی اور ہر دفعہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شیر محافظ عقیدہ ختم نبوت حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے یہی ارشاد فرمایا میرے کانوں نے تیری بکواس سنی ہی نہیں پھر اس بد بخت نے آپکو قتل کرنے کا حکم جاری کیا اور کہا کہ اس انداز سے قتل کرنا ہے کہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتے

جاتا ہے اور میرے بارے میں سوال کرتے جاتا ہے۔ وہ آپ کا ایک عضو کاٹتے اور سوال کرتے مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ آپ ہر بار یہی جواب دیتے کہ میں نے سنا ہی نہیں تم کیا بکواس کر رہے ہو۔

یہاں تک کہ سفیر رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمالیا اور قیامت تک آنے والے غلامان خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیغام دے دیا کہ جان دے کر اگر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ممکن ہو تو جان دے دینا لیکن اس عقیدے پر آنچ نہ آنے دینا۔

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تحقیقات

تاجدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
سید الاولیں، سید الآخریں
نامدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام

(سید انور حسین نفیس)

"مختار ثقفی کا دعویٰ نبوت"

از قلم: مفتی محمد داؤد رضوی عفی عنہ
خادم التدریس والافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ (فتح جنگ)

"الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ" امابعد!

اللہ رب العزت نے انسانوں کی رشد و ہدایت کیلئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ومرسلین مبعوث فرمائے ان سب سے آخر میں حضور نبی مکرم ﷺ کی تشریف آوری و بعثت مقدسہ ہوئی آپ ﷺ کی بعثت مقدسہ کے ساتھ نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا تا قیامِ قیامت نہ کوئی نبی پیدا ہوسکتا ہے اور نہ ہی نیا نبی آسکتا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی"

عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں ہر ایک مدعی نبوت ہوگا حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (سنن ابی داوٗد، عن ثوبان، کتاب الفتن، رقم الحدیث ۴۲۵۲ واللفظ لہ، صفحہ ۶۶۶، دارالکتب العلمیہ بیروت۔ سنن الترمذی، کتاب الفتن، رقم الحدیث، ۲۲۱۹، صفحہ ۵۳۴، دارالکتب العلمیہ بیروت)

ان تیس کذابوں، مدعیانِ نبوت میں سے ایک "مختار بن ابی عبید ثقفی" بھی تھا جس کے کذاب، مدعی نبوت ہونے پر کثیر احادیث طیبہ، جلیل القدر صحابہ وتابعین کرام کے آثار جلیہ اور ائمہ اعلام، محدثین کرام، علماء اسلام کی تصریحات ناطق وشاھد ہیں۔

قارئین کرام! عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین ومجمع علیہ عقیدہ ہونے کی وجہ سے جب قطعی، اجماعی، ایمانی واذعانی عقیدہ ہے تو پھر اس پر ایمان رکھنا ہر مومن ومسلمان کے لیے فرض اہم واجب اتم ہے اس سے انحراف وانکار اور آپکی بعثت مقدسہ کے بعد تا صبح قیامت دعوی نبوت یقینا کفر ہے اور اس پر علماء حق کا اجماع ہے۔

چنانچہ فخر المحدثین ملا علی قاری رحمہ الباری متوفی ۱۰۱۴ھ، رقمطراز ہیں "دعوی النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع "ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے۔ شرح فقہ اکبر۔

"حضور نبی پاک ﷺ کی مختار ثقفی کے کذاب ہونے کے متعلق پیش گوئیاں"

(۱) الحدیث الاول:

حضرت سیدہ اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں

"اما ان رسول اللہ حدثنا ان فی ثقیف کذابا و مبیراً فاما الکذاب فرایناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ"

رسول خدا ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ یقیناً قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا بہر حال کذاب تو ہم نے دیکھ لیا (یعنی مختار ثقفی) اور ظالم تو میں تیرے (حجاج بن یوسف ثقفی) کے علاوہ کسی کو نہیں سمجھتی۔

(الصحیح المسلم، باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرھا، رقم الحدیث ۲۵۴۵، صفحہ ۹۸۸، دار الکتب العلمیہ بیروت۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، رقم الحدیث ۲۸۶۸، صفحہ ۴۲۴، جلد ۶، دار الحدیث قاھرہ۔ قال الھیثمی رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح۔ مجمع الزوائد کتاب الفتن، رقم الحدیث ۱۲۰۸۶، صفحہ ۳۶۱، جلد ۷، دار الکتب العلمیہ بیروت۔ المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رقم الحدیث ۶۳۴۲، صفحہ ۶۳۸، جلد ۳، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔ مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث ۵۷۴۷، صفحہ ۵۶۱، جلد ۲، لاہور)۔

(۲) الحدیث الثانی:

"عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ فی ثقیف کذاب و مبیر قال ابو عیسی و فی الباب عن اسماء بنت ابی بکر و قال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ثقیف میں کذاب اور ظالم ہوگا۔

امام ابو عیسی ترمذی نے فرمایا کہ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی ثقیف کذاب ومبیر، رقم الحدیث ۲۲۲۰، صفحہ ۵۳۴، وایضاً فی ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب فی ثقیف و بنی حنیفۃ، رقم الحدیث ۳۹۴۶، صفحہ ۸۸۲، دار الکتب العلمیہ بیروت۔ مسند امام احمد، صفحہ ۲۶، ۹۷، ۹۱، ۹۲، جلد ۲، دار الفکر بیروت۔ مشکوۃ المصابیح، باب مناقب قریش، رقم الحدیث ۵۷۳۸، صفحہ ۵۰۶، جلد ۲، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، رقم الحدیث ۲۸۶۹، صفحہ ۴۲۵، جلد ۶، دار الحدیث قاھرہ۔

(۳) الحدیث الثالث:

"عن سلامۃ بنت ابحر قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول فی ثقیف کذاب و مبیر"

حضرت سلامہ بنت ابحر فرماتی ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ثقیف میں کذاب اور ظالم ہوگا۔

(المعجم الکبیر، رقم الحدیث ۲۳۱، صفحہ ۳۱۰، جلد ۲۴، مکتبہ ابن تیمیہ قاھرہ۔ مجمع الزوائد، کتاب الفتن، رقم الحدیث ۱۲۴۹۴، صفحہ ۴۵۵، جلد ۷، دار الکتب العلمیہ بیروت۔ کلاھما فی الجامع الصغیر لسیوطی مع شرح فیض القدیر، رقم الحدیث ۵۹۴۹، صفحہ ۴۹، جلد ۶، دار الحدیث قاھرہ۔ علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی متوفی ۱۰۳۱ھ اس حدیث کی سند کے بابت راقم ہیں (ف) "فی

المناقب) عن ابن عمر) بن الخطاب (طب عن سلامة بنت الحسن) رمز المصنف لصحته الخ" فیض القدیر، حرف الفاء، رقم الحدیث ۵۹۴۹ صفحہ ۶۹، جلد ۶، دار الحدیث قاھرہ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں کذاب اور ظالم ہوں گے. جلیل القدر ائمہ اعلام، محدثین کرام، علماء اسلام، کثرھم اللہ تعالی نے ذکر کردہ احادیث مبارکہ کی تشریح میں اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ، کذاب کا معنی ہے. بہت جھوٹا، مدعی نبوت اور اس سے مراد "مختار ثقفی" ہے اور، مبیر کا معنی ہے ظالم، فسادی، وغیرہ اور اس سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی ہے. (سیاتی تفصیلہ ان شاء اللہ تعالی)

(۴) الحدیث الرابع:

بلکہ ایک حدیث پاک میں حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے جھوٹے مدعیانِ نبوت کے ذکر میں فرمایا جھوٹے مدعیان نبوت تیس ۳۰، کذاب ہوں گے ان میں سے ایک مسیلمہ (اسود) عنسی ہے اور مختار (ثقفی) ہے۔

یہ حدیث پاک سیدی امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے مبارک کلمات طیبات سے ذکر کی جاتی ہے۔ امام فرماتے ہیں ابو یعلی مسند میں بسند حسن حضرت عبد اللہ بن زبیر سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذاباً منھم مسیلمة والعنسی والمختار" قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے۔ اخذھم اللہ تعالی.

الحمد للہ! بفضلہ تعالی یہ تینوں خبیث کُتّے شَیرانِ اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے اسود مردود خود زمانہ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق و مختار ثقفی ملعون زمانہ حضرت عبد اللہ بن زبیر میں۔ وللہ الحمد!

(الفتاوی الرضویہ صفحہ ۶۷۵، جلد ۱۵، رضا فاؤنڈیشن لاہور جدید فتاوی رضویہ شریف صفحہ ۱۲۴ جلد ۲۲ کراچی۔

لا تقوم الساعۃ الحدیث درج ذیل کتب میں مرقوم ہے:

مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن زبیر، رقم الحدیث ۶۸۱۴ صفحہ ۱۱۸۹، دار المعرفہ بیروت۔ دلائل النبوۃ باب ماجاء فی اخبارہ لمن یکون بعدہ من الکذابین، رقم الحدیث ۲۸۶۶ صفحہ ۴۳۳، جلد ۶، قاھرہ۔ مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب فیمن ذم من القبائل، رقم الحدیث ۱۶۷۳۵ صفحہ ۴۸، جلد ۱۰، دار الکتب العلمیہ بیروت۔ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ،

علامہ امام بدر الدین محمود عینی حنفی متوفی ۸۵۵، اور علامہ عبد الباقی زرقانی مالکی متوفی ۱۱۲۲ھ رحمھم اللہ تعالی نے اس حدیث پاک کی سند کو حسن قرار دیا۔" وروی ابو یعلی باسناد حسن عن عبد اللہ بن الزبیر لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون کذاباً منھم مسیلمة والعنسی والمختار"

فتح الباری، کتاب المناقب، رقم الحدیث ۳۶۰۹، صفحہ ۲۸۲، جلد ۸، دار طیبہ سعودیہ۔ عمدۃ القاری، کتاب المناقب، رقم الحدیث ۳۶۰۹، صفحہ ۱۹۶، جلد ۱۶، المکتبۃ الحقانیہ پشاور۔ شرح الزرقانی علی المواھب، الفصل الثالث فی انبائہ، صفحہ ۱۷۲، جلد ۱۰، النوریۃ الرضویہ لاہور۔

امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی شافعی متوفی ۴۵۸ھ اس حدیث کے شواہد کی بابت راقم ہیں "قلت ولحدیثه هذا فی المختار بن ابی عبید الثقفی شواهد صحیحة" دلائل النبوۃ، صفحہ ۴۲۳، جلد ۶، دار الحدیث قاھرہ۔

منقولہ بالا حدیث پاک سے بالکل واضح ہوگیا کہ جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک "مختار ثقفی" بھی تھا لہذا شرعاً اس کا وہی حکم ہوگا جو دیگر جھوٹے مدعیان نبوت مرتدین کا تھا۔

(جاری ہے)

تعاقبات

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علامہ عنایت اللہ چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور تعاقب قادیانیت

تحریر: سید طارق مسعود کاظمی

ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر میانوالی

ضلع میانوالی کا ایک معروف قصبہ چکڑالہ ہے۔ یہاں زیادہ تر اعوان قبیلے کے لوگ بستے ہیں اور یہ علاقہ اسلام اور قرآن سے محبت کرنے والے لوگوں کا ہے۔اس سرزمین سے بہت سی عظیم شخصیات نے جنم لیا۔ جن میں ایک حضرت علامہ عنایت اللہ چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تھے۔آپ کی شخصیت کی پہچان ردِمرزائیت اور فتنہ مرزائیت کے خلاف عظیم جہد و جہد سے بھرپور زندگی ہے۔اس سلسلہ میں آپ کی کوششیں انتہائی جاندار اور قابل قدر ہیں۔آپ کی صفحہ ہستی کا ایک ایک ورق فتنہ مرزائیت کے خلاف جرات و بہادری کا عظیم شاہکار اور ایثار و استقامت سے مزین ہے۔لیکن افسوس صد افسوس کہ اس عظیم شخصیت جس نے ایک پرآشوب دور میں وقت کے فرعونوں کی گود میں پلنے والے سانپوں کا پھن کچلنے کے لئے اپنی زندگی کو داؤ پر لگانے سے بھی گریز نہیں کیا اس نابغہ روزگار شخصیت کو پس پردہ ڈال دیا گیا۔

انگریز حکومت کا پھیلایا گیا فتنہ قادیانیت ہم مسلمانوں کے خلاف عظیم سازش تھی اور ان قادیانیوں کو ان کے ہر جرم پر مکمل تحفظ حاصل تھا۔اس دور میں قادیان میں اس فتنہ کے خلاف بولنا بھی سوئے دار پر چڑھنے کے مترادف تھا اس لئے کہ قادیانی اپنے مخالفین کو قتل کرنے بھی نہیں چوکتے تھے لیکن خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیری ادا کرنے والے ان دلیر و نڈر علماء کو سلام جنہوں نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دلیرانہ جدو جہد کا وہ باب رقم کیا کہ جو سنہرے الفاظ سے لکھنے کے قابل ہے۔

لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ خانقاہوں سے نکلنے والے صوفی منش علماء کی کوششوں اور کارناموں کو نہ صرف بھلا دیا گیا بلکہ آج کی نئی نسل ان سے بالکل نا آشنا ہے۔ جی ہاں میں بات کر رہا ہوں علامہ عنایت اللہ چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی جنہوں نے 8 سال کا عرصہ 12 فروری 1934 تا دسمبر 1941 مرزا غلام احمد قادیانی (13-2-1835 تا 26-5-1908) کے پھیلائے گئے فتنے کے خلاف جدو جہد کرتے کرتے قادیاں شہر میں گزار دیا اور بھولے بھالے مسلمانوں کو نہ صرف اس فتنہ مرزائیت سے آگاہ کیا بلکہ اس فتنے کے پھیلاؤ کے خلاف بند باندھ دیا۔آپ نے یہ تمام حالات اپنی کتاب مشاہدات قادیاں میں درج کئے ہیں۔

حالاتِ زندگی:

آپ کی پیدائش 1901 میں چکڑالہ شہر ضلع میانوالی میں ہوئی۔آپ کے والد ایک صوفی مشرب علماء اور صوفیا سے محبت کرنے والے حافظ نور زمان خان تھے جو کہ لعل شاہ ہمدانی دندہ شاہ بلاول رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔آپ کے والد نے آپ کو حفظ قرآن کے لئے میرا شریف ضلع اٹک کی درسگاہ کی طرف روانہ کیا(وہاں کے سجادہ نشین حضرت احمد خان ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق بھی چکڑالہ سے تھا) علم دین سیکھنے کے اس سفر میں آپ بہت دور دور کی درسگاہوں میں پہنچے اور علم حاصل کیا۔آخرکار جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور جا کر علامہ مہر محمد اچھروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (1896 تا 1954) سے تکمیل علم اور سند فضلیت حاصل کی۔یہ 1930 کا زمانہ تھا۔

عملی زندگی کا سفر:

آپ کو مزنگ لاہور میں اونچی مسجد کا خطیب مقرر کیا گیا۔یہاں سے ہی آپ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف جدوجہد کا آغاز کیا۔

مشاہدات قادیان میں آپ نے پہلی مرتبہ قادیان جانے کا واقعہ کچھ یوں درج کیا ہے۔

میرا قادیان جانا:

آپ فرماتے ہیں کہ لاہور میں میری مسجد کے سامنے ایک مرزائی ڈاکٹر کی دکان تھی۔کبھی کبھار اس سے دل لگی کی باتیں ہوجاتی تھیں اور بچ بچاؤ کے انداز میں مذہبی گفتگو بھی ہوجاتی تھی۔ماہ دسمبر میں ایک دن وہ کہنے لگا" کہ قادیان میں ہمارا جلسہ عنقریب ہونے والا ہے، آپ تنگ دل ہیں اور یہاں بیٹھ کر باتیں بناتے ہیں میں جب مانوں کہ ہمارے جلسے میں قادیان آؤ اور وہاں کے تاثر سے بچ جاؤ" میں نے کہا" ڈاکٹر صاحب! وہاں کیا رکھا ہے؟ جادۂ استقامت سے بھٹکے ہوئے منحوس چہرے ہی نظر آئیں گے میں نے ان سے کیا تاثر لینا ہے؟" ڈاکٹر نے کہا" میں زیادہ کچھ نہیں کہتا اور نہ ہی بحث کرتا ہوں۔آپ ایک بار میرے ساتھ قادیان چلیں اور وہاں کی "برکات" سے متاثر نہ ہوں تو میں ہارا اور آپ جیتے" میں نے کہا" چلو میں تمہارے ساتھ قادیان چلنے کو تیار ہوں" چنانچہ ہم لوگ قادیان پہنچ گئے۔میں نے جب اپنی رہائش گاہ دیکھ لی اور تھکان سفر بھی دور ہوئی تو مجھے جستجو ہوئی کہ کیا یہاں کی تمام کائنات مرزائی ہیں یا کہ مسلمان عنصر بھی یہاں موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ یہاں دو مساجد ایسی ہیں جو قادیانی اثر ورسوخ سے آزاد اور خالص سُنی مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ایک مسجد ارئیاں، جہاں اردگرد زیادہ تر ارائیں قوم رہتی ہے اور وہ تمام کے تمام سُنی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک خاندان بھی مرزائی نہیں۔دوسری مسجد، مسجد شیخاں کے نام سے موسوم ہے اور شیخ قوم کی اکثریت سُنی ہے۔سوائے ایک خاندان کے جو مرزائی ہوا

ہے ورنہ تمام سُنی ہیں اور مسجد شیخاں مسلمانوں کے زیرِ اثر اور قبضہ میں ہے۔ میں مرزائی ڈیرے سے اٹھ کر پوچھتا پچھا تا مسجد ارائیاں میں پہنچ گیا دیکھا تو مسجد مسلمانوں سے بھری ہوئی لیکن سب افسردہ حال بیٹھے ہیں۔ افسردگی کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے آج کے لئے ایک مولوی کو دعوت دے رکھی ہے اس کے انتظار میں ہم لوگ افسردہ بیٹھے ہیں کافی وقت گزر چکا ہے اور مولوی صاحب تشریف نہیں لائے۔ میں نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں ہی کچھ خدمت کروں۔ وہ بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کیا آپ مولوی ہیں؟ میں نے کہا کہ میں مولوی تو نہیں ہوں لیکن مولویوں کا خادم ہوں۔ چنانچہ میں نے مرزائیوں کے خلاف بڑی بے باکی سے ایک زناٹے دار تقریر کر دی۔ مجمع بڑا خوش ہوا اور میں رخصت ہو کر اپنے مرزائی ڈیرے پر آ گیا ۔ دوسرے دن جلسہ دیکھا اور پھر وہاں سے واپس لاہور (مزنگ) آ گیا۔ متاثر کیا ہونا تھا الٹا مخالفت میں شدت کا پہلو لے کر واپس آیا (حوالہ مشاہداتِ قادیان)

مولانا لال حسین اختر:

جن دنوں آپ اونچی مسجد لاہور میں خطیب تھے۔ ایک قادیانی مناظر مولانا لال حسین اختر کی ترک قادیانیت کا اعلان ایک جلسے میں کرنے کا منظر کچھ یوں بیان کیا ہے۔

مولانا لال حسین اختر دھرم کوٹ رندھاوا (ضلع گورداسپور) کے رہنے والے تھے۔ عنفوانِ شباب میں لاہوری مرزائیوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ یہ ہونہار، ذکی الفہم نوجوان تھے۔ لاہوری مرزائیوں نے غنیمت سمجھ کر عیسائیوں اور آریوں کے خلاف انہیں بڑی اعلیٰ ٹریننگ دی۔ ہندوؤں کی کتاب "وید" اور عیسائیوں کی کتاب "بائبل" میں مہارت دلوا کر ان دونوں کا فرا قوام کے خلاف انہیں تیار کیا اور ان کی ٹریننگ پر لاہوریوں نے ہزاروں روپے خرچ کر ڈالے۔ مولانا صاحب ٹریننگ سے فارغ ہوئے تو بے مثل مناظر تھے۔ بائبل اور ویدوں میں مکمل مہارت حاصل تھی، لاہوری مرزائیوں نے بحیثیت مبلغ ان کا تقرر کر کے اس علاقہ میں بھیج دیا، جہاں عیسائیوں اور آریہ (سماجی) مبلغین نے اپنا سکہ جما رکھا تھا۔ مولانا کی زبان تلوار سے بھی تیز چلتی تھی۔ مشیت ایزدی نے اس سے بجائے مرزائیوں کی تقویت کے، اسلام کی تائید و تقویت کا کام لے لیا۔ وجہ یہ تھی کہ انہوں نے جہاں عیسائیت و آریائیت کے خلاف ٹریننگ حاصل کی، وہاں انہوں نے مرزائی لٹریچر پر بھی مکمل عبور حاصل کر لیا تھا اور جوں جوں مرزائی لٹریچر میں انہیں وسعت مطالعہ اور مہارت حاصل ہوتی گئی، اُتنے ہی وہ مرزائیت سے متنفر ہوتے گئے۔ آخر کار انہوں نے ایک جلسۂ عام میں جو میری زیرِ صدارت مین بازار مزنگ، لاہور میں انعقاد پذیر ہوا تھا، اپنے ترکِ مرزائیت کا اعلان کر دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی پر وہ کاری ضربیں لگائیں کہ مرزائی خواہ وہ قادیانی تھے، خواہ لاہوری، بوکھلا گئے۔ میں ان دنوں مزنگ، لاہور میں اونچی مسجد میں خطیب تھا۔ مولانا سے میری ملاقات ہوئی میں ان کے خیالات سن کر

بہت خوش ہوا اور مولانا کو دعوت دی کہ میرے ہاں مزنگ میں آ کر ترکِ مرزائیت کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ وہ مان گئے تو مزنگ مین بازار کے چوک میں جلسۂ عام کا انتظام کیا گیا۔ بڑا مجمع تھا، میری صدارت تھی۔ مولانا نے اس زور سے مرزائیت کے خلاف تقریر کی کہ مجمع عش عش کر اٹھا۔ مجمع بڑا محظوظ ہوا۔ اس کے مولانا کا مجھ سے تاحیات رابطہ رہا۔ مولانا نے ملک کے طول و عرض میں مرزائیوں کے خلاف بیسیوں مناظرات کئے۔

اس کارنامے کے بعد آپ نے دل میں قادیان جانے کا اور وہاں جا کر تبلیغی جدوجہد کرنے کا ارادہ کر لیا۔

دوسری مرتبہ قادیان کو روانگی:

چوہدری افضل حق تاریخ احرار میں رقم طراز ہیں کہ:۔

مولانا عنایت اللہ چشتی رحمتہ اللہ علیہ

غرض خطرات کے ہجوم میں مولانا کو دفاعِ ختم نبوت کا کام سپرد کیا۔ دارالکفر میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا معمولی اوالعزمی نہیں تھی۔ افسوس مسلمانوں نے دنیا کے لئے زندہ رہنا سیکھ لیا ہے اوران کے سارے تبلیغی ولولے سرد پڑ گئے ہیں۔ اب چونکہ فتنۂ مرزائیت نے سر اٹھالیا تو انہوں نے کوئی مصلحت اختیار کی۔ باوجودیکہ مرزائی مسلمانوں کو صریح کافر کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جنازہ پڑھنے کے روادار نہ تھے لیکن لوگ انہیں انگریز کا چہیتا سمجھ کر منہ نہ آتے تھے۔ تعلیم یافتہ مسلمانوں نے تو حد کر دی تھی وہ اس خانہ برانداز قوم کا تعاون حاصل کرنے کو حصولِ ملازمت کا ضروری مرحلہ خیال کرتے تھے۔ بہت ہیں جنہوں نے دنیا حاصل کرنے کے لئے دین کو فروخت کر دیا۔

جب مرزائیت، نصرانیت کا آسرا ڈھونڈنے نکلی تو ہم نصرانیوں اور قادنیوں کے اتحاد سے ڈرے ضرور، مگر خدا کو حامی و بلا ناصر سمجھ کر اس کے تدارک میں لگ گئے۔ ڈرنا اور ہمت ہار دینا عیب ہے۔ ڈرنا اور پہلے سے زیادہ چوکنا ہو کر مقابلہ کرنا بڑی خوبی ہے۔ بساط سیاست پر نرد کو بڑھا کر اس کو تنہا چھوڑنا غلطی ہوتی ہے۔ ہم نے اول ان احباب کی فہرست تیار کر لی جو مولانا عنایت اللہ کی شہادت کے بعد یکے بعد دیگرے یہ سعادت حاصل کرنے کے لئے چوبیس گھنٹوں کے اندر قادیان پہنچ جائیں۔ کیونکہ مرزائیوں نے قادیان کو قانونی دسترس سے پرے ایک دنیا بنا رکھا تھا۔ جہاں مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں پر بلا خطا مظالم توڑے جاتے تھے۔ قتل ہوتے تھے مگر مقدمات عدالت تک نہ جا سکتے تھے۔ دوسرے ہم نے فوراً مولانا عنایت اللہ کے نام قادیان میں مکان خرید دیا تاکہ مرزائیوں اور حکام کا یہ عذر بھی جاتا رہے کہ مولانا صاحب موصوف ایک اجنبی ہے اوران کا قادیان سے کوئی تعلق نہیں (حوالہ تاریخ احرار از چوہدری افضل حق)

آپ نے قیام قادیان (12-02-1934 تا دسمبر 1941) کے دوران جان ہتھیلی پر رکھ کر فتنۂ قادیانیت کے

خلاف عظیم جدوجہد کی۔کبھی مناظروں سے قادیانیت کو شکست دی۔کہیں پر تبلیغ ونصائح کا سہارا لیا۔اپنے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں کو اس فتنہ سے متعلق جتنا باخبر رکھ سکتے تھے،کام کیا۔آپ نے اپنی جوانی کے تقریباً 8 سال حضور محمد مصطفی (ﷺ) کی ختم نبوت پر پہرا دیتے گزار دیئے۔اس عرصے میں آپ کو قادیانیوں نے ہر طریقے سے روکنا چاہا۔آپ پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا جس میں آپ بال بال بچے تھے۔لیکن یہ مجاہد ختم نبوت نہ ان کے سامنے جھکا اور نہ ان کے آگے سرنگوں ہوا اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی (ﷺ) کی عظمت کو اور بلند کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

پیش لفظ.........مشاہدات قادیان

جناب شیر محمد اعوان (مصنف محاسن کنز الایمان شریف) کے اصرار پر آپ نے قادیان میں قیام کے واقعات کو تحریری شکل دی اور فروری 1987 میں مکتبہ مجلس احرار الاسلام ملتان نے مشاہدات قادیان کے نام سے شائع کی۔اس کی دوبارہ اشاعت فروری 2021 میں ہوئی ہے۔یہ کتاب جدوجہد ردمرزائیت پر ایک مستند کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔جناب ملک شیر محمد اعوان (کالاباغ) نے اس کا پیش لفظ تحریر کیا ہے جو کہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

برصغیر میں 1857 کی جنگ آزادی اگرچہ ناکامی پر منتج ہوئی لیکن انگریزوں کو یقین ہوگیا کہ مسلمان یہ ایک ایسی قوم ہیں جن کا دین انہیں اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر سر بہ کف ہوکر جہاد کا حکم دیتا ہے۔یہ قوم جب بھی خوابِ غفلت سے بیدار ہوئی ،سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ پیدا کرکے صلیبی جنگوں کی تاریخ دہرا سکتی ہے۔

بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

اس لئے اُس نے پرستارانِ توحید کے جذبۂ جہاد کو سبوتاژ کرنے کے لئے قادیانی نبوت کا شاخسانہ کھڑا کردیا۔مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی استعمار کے اشارات پر جہاد بالسیف کی مکمل مخالفت کی۔اس نے تردید جہاد کو اپنا مقصد وحید قرار دیا اور اس موضوع پر اتنا لٹریچر شائع کیا کہ اس کے اپنے قول کے مطابق "اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں" چونکہ قادیانی نبوت فرنگیوں کی تخلیق تھی۔اس لئے انہوں نے اسے پروان چڑھانے کے لئے ہر ممکن سعی کی مگر فدائیانِ اسلام بساطِ سیاست پر باوجود انگریزوں سے شکست کھانے کے،اپنی زندگی کا ثبوت دیتے رہے۔انہوں نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے قلمی ولسانی جہاد کا آغاز کیا۔

قادیان اس فتنہ کا مرکز اول تھا۔قادیان سے باہر مرزائیت کے خلاف محاذ قائم کرنا اور بات تھی مگر قادیان کے ابلیسی قلعہ میں پہنچ کر اس فتنہ کا سر کچلنا جان جوکھوں کا کام تھا۔وہاں قادیانی اپنی اکثریت کی بناء پر اناولاغیری کا ڈنکا بجا رہے تھے۔دولت ان کے پاس تھی۔انگریزوں کی مکمل حمایت ان کو حاصل تھی۔اس لئے وہ لوگ دن دھاڑے اپنے مخالفین کو موت

کے گھاٹ اتار دیتے تھے اور چیلنج کرتے تھے کہ:

آواز دو انصاف کو، انصاف کہاں ہے؟

اور انصاف قانون کی کتابوں میں دم گھٹ کے مرجاتا تھا۔ان حالات میں قادیان میں مورچہ قائم کرنا بڑا ہی مشکل کام تھا مگر ہر دور میں ایسے فدائیان رسالت بھی موجود رہے کہ عشقِ رسول (ﷺ) کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ان ہی فدائیوں میں ایک حضرت مولانا عنایت اللہ چشتی بھی ہیں۔انہوں نے مجلس احرار اسلام کے فیصلہ پر سر سے کفن باندھ لیا اور اپنی جماعت کی زیر نگرانی وانتظام قادیان تحفظ ختم نبوت کا دفتر کھول دیا اور 8 سال تک وہاں ختم نبوت کی تبلیغ کا فریضہ بے خوف وخطر سرانجام دیتے رہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

اور یوں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ خود قلب قادیان سے بھی غلغلہ انداز ہونے لگا اور انجامِ کار اب پاکستان میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔آج لوگ تحریک تحفظ ختم نبوت کی تاریخ سے ناواقف ہیں۔وہ سب تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک قیامِ پاکستان کے بعد ہی شروع ہوئی اور قلیل عرصہ میں کامیابی سے ہمکنار ہوگئی۔کیا علم کہ آج سے 50 برس پیشتر یہ صدا قادیان سے بلند ہوئی تھی اور پاکستان میں یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔

آج کے نوجوان تاریخ کے اس بابِ دعوت وعزیمت سے بے خبر ہیں۔شمع نبوت کے جن پروانوں نے اس جہاد میں حصہ لیا تھا وہ آہستہ آہستہ اٹھتے جارہے ہیں بلکہ اٹھ گئے ہیں

اٹھ گئے ساقی جو تھے، میخانہ خالی رہ گیا
یادگارِ بزمِ دلی، ایک حالی رہ گیا

اب خطرہ پیدا ہوگیا تھا کہ کہیں امتدادِ زمانہ سے اس جنگ کے واقعات سرے سے ناپید نہ ہوجائیں۔خوش قسمتی سے اس جنگ کے مجاہد اول حضرت مولانا عنایت اللہ چشتی اس وقت تک بقیدِ حیات ہیں۔دوستوں کے پیہم اصرار پر انہوں نے اس جنگ سے متعلق یادداشتوں کو کتابی صورت میں مرتب کر دیا ہے۔یہ نہ صرف ایک مجاہد کی آپ بیتی ہی نہیں، جگ بیتی بھی ہے۔اس میں اُس دور کی اہم شخصیات کا اجمالی تعارف بھی آ گیا ہے اور مرزائیوں کی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور ان کے محلاتی رازوں سے بھی پردے اٹھا دیئے گئے ہیں اور ان کے کفریہ عقائد کا بطلان بھی ہے (حوالہ مشاہدات قادیان)

تحریک پاکستان میں شمولیت:

جب 1940ء میں قراردادِ پاکستان منظور ہوئی تو مولانا عنایت اللہ نے مجلس احرار سے مستعفی ہوکر مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرلی اور قادیان کی اقامت کو ترک کر کے اپنے آبائی ضلع میانوالی میں مسلم لیگ کو تقویت پہنچانے کے لئے دن رات ایک کردیا۔ مولانا عبدالستار خان نیازی کو میانوالی میں اس بزرگ سیاست دان کی معیت میں کام کرنے کا شرف حاصل رہا ہے۔

میرا شریف میں قیام:

1943ء میں آپ وطن واپس آئے۔ کچھ عرصہ نواب کالاباغ کے ہاں رہے لیکن ان کی کچھ باتوں سے بددل ہوکر کالاباغ چھوڑ دیا اور پھر حزب الاحناف لاہور سے وابستہ ہوکر اخبار الدعوۃ میں کام کرتے رہے۔ پھر پیر مقبول احمد میروی رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر میرا شریف تعلیم وتدریس میں مشغول ہوگئے اور آخر دم تک وہیں رہے

وصال:

آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے جس جگہ موت آئے وہیں دفن کردینا۔ آپ میرا شریف سے چکڑالہ آئے تو طبیعت خراب ہوگئی اور آخرکار 12 مارچ 1993 کو علم کا یہ سورج غروب ہوگیا۔ آپ کا مدفن چکڑالہ کے قبرستان میں ہے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میری قلبی خواہش اب بھی چٹکیاں لے رہی ہے کہ کاش میں قادیان یا ربوہ میں ہوتا اور مرتے وقت میری زبان پر یہ الفاظ ہوتے "یا اللہ تیرے محبوب (ﷺ) جو خاتم النبیین ہیں ان کے اس اہم وصف کے تحفظ کی حالت میں جان دے رہا ہوں۔ اپنے محبوب (ﷺ) کے طفیل مجھے بخش دے اور میری قبر قادیان یا ربوہ میں ہوتی اور لوگ فاتحہ پڑھ کر کہتے کہ اس نے تحفظ ختم نبوت میں جان دی اس لئے اس گناہگار کو بخش دے اور میں یہ دعا سن کر خوش ہوتا" (حوالہ مشاہداتِ قادیان)

تصنیفات:

آپ بہت خوشنویس تھے اور خوبصورت تحریریں لکھتے تھے۔ آپ نے بہت سے مضامین لکھے، پمفلٹ تحریر کئے اور کتب تحریر کیں لیکن ایک کے سوا باقی طباعت کے مرحلے تک نہ پہنچ سکیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) **برھان القران:** عقائد اہل سنت کے بارے میں ایک مختصر لیکن جامع کتاب۔

(۲) **بشریت النبی** (ﷺ) **المعروف رسالہ نور:** مولوی نور الحق کی کتاب کے جواب میں لکھی جسے حزب الاحناف کے مکتبہ سے شائع کیا گیا۔

(۳) **مشاهدات قادیان:** قادیان میں 8 سالہ قیام کے دوران پیش آنے والے واقعات کو قلم بند کیا۔ اس کتاب کے 2 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

(۴) **هفت مسائل:** شیعہ عقائد پر سیر حاصل تبصرہ۔ چھپوانے کے لئے ایک دوست کے حوالے کی تھی خدا معلوم کیا ہوا؟

(۵) **حضرت خواجه سلیمان تونسوی (علیه الرحمه):** ان کے مصاحب میاں محمد کی فارسی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ یہ کتاب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔

(۶) **دیوبندی بریلوی (مقاله):** یہ دیوبندی بریلوی عقائد کے بارے میں ایک مقالہ ہے۔

(حوالہ سرزمین اولیاء میانوالی از سید طارق مسعود کاظمی)

حواله جات:

۱۔ مشاہداتِ قادیان از حضرت مولانا عنایت اللہ چشتی

۲۔ تاریخ احرار از چوہدری افضل حق

۳۔ تحریر صاحبزادہ محمد فرخ اقبال بن حضرت مولانا عنایت اللہ چشتی ایس ایس ریٹائرڈ چکڑالہ ضلع میانوالی

۴۔ بادبان میانوالی نمبر (تحریر خالد علوی)

۵۔ سرزمین اولیاء میانوالی از سید طارق مسعود کاظمی

ختم نبوت کے تحفظ میں علمائے راجستھان کا کردار

خلیل احمد فیضانی

علمائے راجستھان کی دینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے...ان کی خدمات دینیہ شش جہات کو محیط ہیں اور ہر جہت ایک دوسرے سے بڑھ کر تابندہ و درخشندہ ہے۔دینی خدمات ہوں یا ملی علمائے راجستھان نے ہر مقام پر اپنی کارکردگی کا بہترین طور پر مظاہرہ کر کے اوراقِ تاریخ پر اپنے انمٹ نقوش ثبت فرمائے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت جو کہ ہم اہلسنت والجماعت کا قطعی اور حتمی عقیدہ ہے اس حوالے سے بھی علمائے راجستھان کی قابل ذکر وفخر خدمات ہیں۔ویسے تو راجستھان کے علماء کرام کی ایک بڑی تعداد ہے اور ہر ایک کی اپنی اپنی خدمات ہیں...مگر میں یہاں حصول سعادت کے لیے چند علماء کرام کی ان خدمات ہی کا ذکر کروں گا جو باب "تحفظ ختم نبوت" سے تعلق رکھتی ہیں۔

ہمارے ان اکابر راجستھان میں سرفہرست نام آتا ہے بابائے قوم وملت اشفاق العلماء حضرت مولانا اشفاق حسین نعیمی علیہ الرحمۃ کا جنہوں نے اہلیان راجستھان کو اس مسئلہ کی حساسیت سے آگاہ کیا...

سچ یہ ہے کہ آپ کے تشریف لانے سے پہلے راجستھان کے لوگ "عقیدۂ ختم نبوت" کو صحیح معنوں میں شاید و باید ہی جانتے ہوں الا ماشاء اللہ...

مولانا ابوبکر صاحب اشرفی باسنوی دامت برکاتہم العالیہ نے راقم السطور کو بتایا کہ جب حضور حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں مرزا غلام قادیانی کے دعوے نبوت کے رد میں "تحریک ختم نبوت" چلی تو ملک بھر کے لوگوں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اہل راجستھان کو جس ہستی نے اس تحریک کا حصہ بننے کے لیے ابھارا اور اہلیان راجستھان کے دلوں میں اہلسنت کے اس متفقہ عقیدے پر مستحکم رہنے کا جو جذبہ پیدا کیا وہ مفتی اعظم راجستھان مفتی اشفاق حسین صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ ہی کی ذات گرامی تھی...

انہوں نے اپنی تقریر وتحریر اور فتاوی کے ذریعے اس عقیدہ کی خوب طریقے سے پاس داری کی اور مرزا قادیانی کے مشن کو یہاں بالکل ہی کام یاب نہیں ہونے دیا...

آپ نے اپنے فتاویٰ میں اس عقیدے کے حوالے سے جا بجا دلائل کے انبار لگا کر ثابت کر دیا کہ دیوبندی، وہابی، قادیانی کچھ بھی ہفوات بکتے رہیں ہم سنیوں کا عقیدہ وہی ہے جو ہمارے رسول ﷺ نے بیان فرمایا...آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔یعنی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا....

آج اہل راجستھان کے اندر اگر فرقہائے باطلہ تئیں نفرت کا غیر معمولی جذبہ پایا جاتا ہے تو یہ سب حضور اشفاق العلماء کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا معین الدین اشرفی صاحب نے فقیر کو بتایا کہ آپ نے ایک فتوی لکھا تھا جو بشکل کتاب شائع بھی ہوا اس میں آپ نے ختم نبوت کے حوالے سے کافی کچھ ذکر کیا تھا-اللہ تعالی ان کے مرقد انور پر انوار وتجلیات کی برکھا برسائے۔

آپ کے شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی شیر محمد صاحب قبلہ جو کہ ایک دینی وملی شخصیت ہیں..آپ کا شمار ہندوستان کے نمایاں علماء کرام میں ہوتا ہے...

آپ کی ساری زندگی دینی خدمات سے عبارت ہے...تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے بھی آپ کی کافی خدمات ہیں۔"تحفظ ناموس رسالت" اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں گیان دینا ہو یا کوئی اور قانونی چارہ جوئی کرنی ہو آپ ہمہ وقت ان کاموں کے لیے تیار رہتے ہیں..

آپ کی ایک کتاب ہے" رحمت عالم ﷺ" اس کتاب میں حضور ختمی المرتبت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سیرت پاک کے تابندہ نقوش کو بڑے اچھوتے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

آپ نے اپنے خطابات کے ذریعے سنی عوام کو دیابنہ و وہابیہ کے مکر وفریب سے بچایا اور ان کے دلوں میں "تحفظ ناموس رسالت ﷺ" اور "عقیدہ ختم نبوت" کی پہریداری و پاسبانی کا جذبہ بیدار کیا...

تحفظ ناموس رسالت ﷺ پر صوبہ راجستھان میں جتنی بھی کانفرنسیں ہوتی ہیں ان سب کی صدارت وسرپرستی آپ ہی فرماتے ہیں...راجستھان کے کسی کونہ میں اگر کوئی شخص اپنی زبان خراب کرتا ہے تو آپ سب سے پہلے اس پر ایکشن لیتے ہیں اور اسے کیفر کردار تک پہنچاتے ہیں۔حضرت مولانا مفتی شیر محمد صاحب قبلہ کے ہم عصر ہیں۔

مفتی اعظم باسنی حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ دامت فیوضھم العالیۃ نہایت متصلب اور مسلک اعلی حضرت پر بڑی سختی کے ساتھ گامزن ہیں.رد بدمذہباں پر ہمیشہ کچھ نا کچھ لکھتے اور بولتے ہی رہتے ہیں...

آپ کی ایک درجن سے زیادہ کتابیں ہیں جن میں سے اکثر کتابیں ردفرقہائے باطلہ اور تحفظ عقائد مسلمین کے موضوع پر ہی ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے بھی آپ کی خدمات نمایاں ہیں.آپ نے لوگوں کو اپنی کتابوں میں جا بجا "عقیدۂ ختم نبوت" پر مستحکم رہنے کی تلقین کی اور بدمذہبوں کے کید ومکر کو طشت از بام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی.آپ کے "فتاوی رحمانیہ" میں عقیدۂ ختم کے تحفظ میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

"مسلمان اسے اچھی طرح جانتا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت ضروریات دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے، اب آج کے دور میں یہ کوئی نظری مسئلہ نہیں رہ گیا ہے بلکہ فتنہ قادنیت کے حالیہ ہنگامے کے بعد سواد اعظم نے اس فرقہ کو اقلیت میں شمار کر کے ان کے تابوت میں اپنی حق گوئی اور انصاف پسندی کی آخری کیل ٹھوک دی ہے۔" (فتاوی رحمانیہ، صفحہ:92)

نیز" مقالات مفتی اعظم باسنی" میں آپ نے عقیدہ ختم نبوت کو واضح کرتے ہوئے ایک طویل حدیث بھی ذکر کی اور ثابت کیا کہ یہ عقیدہ کوئی آج کا نہیں ہے بلکہ چودہ سو سال سے اسلاف کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ ہمارے آقا ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔.آپ اپنے ایک مقالہ میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

" آپ کی نبوت و رسالت کے آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد کوئی نیا ستارہ آسمان نبوت پر پھر کبھی نہیں چمک سکتا بلکہ آپ کی ختم نبوت کا عقیدہ اس قدر قطعی اور یقینی ہے کہ جو اس میں ادنی شک وشبہ کرے وہ اسلام سے خارج اور کافر ہے"۔

(مقالات مفتی اعظم باسنی، صفحہ:178)

عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے یہ تو آپ کی تصنیفی اور قلمی خدمات ہیں اس کے سوا بھی آپ کی بہت ساری خدمات ہیں۔

قادیانیت: عصرِ حاضر کا بدترین فتنہ

علامہ مبارک حسین مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

قرآن عظیم اور احادیثِ نبویہ کی تیز روشنی میں یہ واضح اور مسلم ہے کہ سب نبیوں میں آخری نبی ہمارے آقا و مولا حضور ﷺ ہیں۔ ختمِ نبوت کا منکر قرآن و حدیث کا منکر، بدترین کافر، اسلامی اور انسانی دنیا میں ہمیشہ ناقابل برداشت رہا ہے، آج بھی ہے اور تا قیامت رہے گا۔ عالم غیب پیغمبر مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے اپنے عہدِ مبارک میں باضابطہ خبر دے دی تھی کہ ہمارے عہد سے قیامت تک تیس دجّال مدعیانِ نبوت ہوں گے اور دوسری احادیث میں ستائیس جھوٹے مدعیانِ نبوت کا اعلان کیا گیا تھا، جن میں چند بدمعاش خواتین کا بھی ذکر موجود ہے، ان میں چند خواتین پیدا ہوئی ہیں۔

صحابۂ کرام سے لے کر اولیاے کرام تک ان سب کا ایک ہی عقیدہ تھا اور آج بھی جہانِ اہلِ سنت کا وہی عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی اور آخری رسول ﷺ ہیں۔ قادیان کی زمین پر پیدا ہونے والا بدترین انسان غلام احمد قادیانی دماغی طور پر بھی بدحواس تھا، بے شمار امراض کا سڑا ہوا معجونِ مرکب تھا۔ تاریخ انسانی، طبِ نبوی اور عہدِ حاضر کے ماہرین امراض کا طے شدہ ہے کہ اس قسم کے افراد کوئی بھی دعویٰ کر سکتے ہیں، دوسری اہم وجہ اسلام دشمن انگریزوں نے بھی اسے شہ دی کہ ہمارے لال تم آگے بڑھو، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام پر ہندوستان پر قابض ہونے والے انگریزوں کے خلاف پورا ملک کھڑا ہوا تھا، ان کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر کیا گیا، مگر اس ظالم اور دیگر اسی جیسے بدعقیدہ افراد نے ان کے خلاف جہاد تو بڑی بات ہے سوچنے پر بھی پابندی عائد کی اور باضابطہ دعویٰ کرتے رہے کہ یہ انگریز حکومت مسلمانوں کے لیے انتہائی اہم حکومت ہے، اس عہد میں امن و امان قائم ہے، بلکہ اس بدبخت نے تو برٹش گورنمنٹ کو "اولی الأمر منکم" میں داخل کر کے قابل صد احترام ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ یہ اور اس قسم کی تمام تحریریں اور بدترین اقوال آپ اس کی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ آج عالمی سطح پر اور خاص طور پر ہندوستان میں بڑی تیزی سے مسلم آبادیوں میں اپنا اثر و رسوخ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قادیانیت میں زناکاری اور بدکاری تو قطعاً کوئی گناہ ہی نہیں ہے۔ شراب و کباب یعنی شراب پی کر بدکاریوں میں مبتلا تو خود غلام احمد قادیانی بھی ہوتا رہا، جب کہ آج نوجوان لڑکیوں کو اسی مقصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، جدید الیکٹرانک ذرائع اور دولت کی کثرت تو باضابطہ انگریزوں کی جانب سے جاری ہے۔ اب ہم اس اجمال کی قدرے تفصیل پیش کرتے ہیں۔

اللہ عزوجل قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (سورہ احزاب، آیت:۴۰)

محمدؐ (ﷺ) تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔

قرآن عظیم کی اس مقدس آیتِ کریمہ کا ہر دور کے علما اور مشائخ نے یہی مفہوم سمجھا اور سمجھایا ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، دراصل لفظ "رَجُلٌ" بالغ مرد کو کہا جاتا ہے، بلاشبہہ آقا ﷺ کے چار فرزند ہوئے، حضرت قاسم حضرت طیب، حضرت طاہر اور حضرت ابراہیم، مگر آپ ﷺ کے یہ مبارک فرزندان بالغ ہونے سے قبل ہی وصال فرما گئے۔ "رِجَالٌ" یعنی بالغ مردوں کی منزل میں نہیں پہنچ سکے۔ اب یہ تو آپ بخوبی جانتے ہیں، قرآن عظیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے زیادہ بلیغ ترین ہے۔ آیات کے درمیان باہم ربط بھی ہوتے ہیں، جب کہ یہ آیتِ کریمہ سورہ احزاب کی چالیسویں آیت ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس میں کوئی باہم ربط اور اس کے اجزا کے درمیان کوئی تعلق نہ ہو، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے دوسرے حصے میں یہ وضاحت فرمادی کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور تمام انبیائے کرام کے آخری نبی ہیں، اب آپ کے بعد صبحِ قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا، نہ ظلی نبی، نہ بروزی نبی نہ امتی نبی اور نہ تشریعی نبی۔ یعنی اب کوئی پیغمبر ہرگز ہرگز مبعوث نہیں ہوسکتا۔

فقہ حنفی کے معروف شیخ امام اعظم ابوحنیفہ نے تو یہاں تک ارشاد فرمادیا:

"امکان نبوت پر دلیل مانگنے والے کو میں کافر سمجھتا ہوں۔"

اسی آیتِ کریمہ کی تفسیر خزائن العرفان میں ہے:

"یعنی آخر الانبیا کہ نبوّت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوّت کے بعد کسی کو نبوّت نہیں مل سکتی حتّٰی کہ جب حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوّت پہلے پا چکے ہیں مگر نُزول کے بعد شریعتِ محمّدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے، حضور کا آخر الانبیا ہونا قطعی ہے، نصِّ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث توحدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوّت کے بعد کسی اور کو نبوّت ملنا ممکن جانے، وہ ختمِ نبوّت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔" قرآن و تفسیر کی روشنی میں نصِ قطعی سے یہ ثابت ہوگیا کہ ہمارے آقا حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس کا منکر قرآن عظیم کا منکر اور

اسلام سے خارج ہے۔آپ کے عہد یا آپ کے بعد جو بد باطن نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ مکار اور کذاب ہے،ایسے بد باطن کا مذہبِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں،جیسا کہ پاکستانی حکومت نے قادیانیت کو غیر مسلم ہونے کی قرارداد منظور کی۔اس سلسلے میں بھی پاکستانی علماے اہلِ سنت کا بنیادی کردار رہا۔خیر یہ تفصیل کا موقع نہیں،ہم ذیل میں آقا ﷺ کے آخری نبی ہونے پر چند حدیثیں پیش کرتے ہیں:إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُولَ بَعْدِي وَلاَ نَبِيَّ۔

ترجمہ:رسالت ونبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا،میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔(جامع الترمذی،حدیث نمبر ۲۲۷۲)

جامع ترمذی صحاحِ ستہ کی ممتاز کتاب ہے یعنی ناقدین حدیث نے اس کے بعض منفرد پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔اس واضح ارشادِ رسول ﷺ کے بعد بھی اگر کوئی بد باطن اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ بدمذہب کافر،مکار اور کذاب تو ہوسکتا ہے مگر مسلمان کبھی بھی نہیں ہوسکتا۔جامع الترمذی کی ایک دوسری حدیث ہے،آقا ﷺ فرماتے ہیں:

"إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي."(حدیث حسن)

ترجمہ:میری اُمت میں بھی عن قریب تیس کذاب ہوں گے،جن میں ہر ایک کہے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[جامع الترمذی،ج:۲،ص:۴۵،ابواب الفتن،باب لا تقوم الساعة حتی تخرج النار،مجلس برکات،مبارک پور]

خاتم النبیین ﷺ کی ایک اور حدیث پاک ہے:

"عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلی اللّٰهُ تعالیٰ علیه وسلم قَالَ: فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعَشِرُوْنَ مِنْهُمْ ،اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَاِنِّيْ خاتم النبیین لا نبیّ بعدی."

ترجمہ:حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا:میری امت میں ستائیس بہت بڑے جھوٹے اور دجل وفریب والے ہوں گے،ان میں چار عورتیں ہوں گی اور میں تمام نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں،میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(مسند الامام احمد بن حنبل ص:۱۷۵۳،مسند الانصار،رقم الحدیث:۲۳۷۵۰،بیت الافکار،الدولیۃ للنشر)

قرآن عظیم کی متعدد آیات اور کثیر احادیثِ نبویہ کی روشنی میں نص قطعی سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہم سب کے آقا حضور ﷺ آخری نبی ہیں،آپ کی آمد کے بعد قصرِ نبوت مکمل ہوگیا،خود آقا ﷺ فرماتے ہیں:

"وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں"۔یہ حدیث حسن،صحیح اور غریب ہے۔(جامع الترمذی،ج:۲،ص:۲۰۱)

یہ عقیدہ عہدِ رسالت سے آج تک تمام بزرگانِ دین کا رہا ہے،صحابہ کرام،تابعین،ائمۂ مجتہدین اور ہر دور کے علماے ربانیین

اور اولیاے کاملین کا رہا ہے۔اور بفضلہٖ تعالیٰ آج بھی پوری دنیا کے سوادِ اعظم اہلِ سنت و جماعت کا ہے۔آقا ﷺ مزید فرماتے ہیں: مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل ابتنى دارا فأكملها وأحسنها الأ موضع لبنة فكل من دخلها فنظر اليها قال : ما أحسنها الا موضع البنة فأنا موضع اللبنةفختم بي الأنبيا.(صحیح بخاری، ج:۱،ص:۵۰۱،مطبوعہ مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)

میری اور دیگر انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوب صورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا: یہ مکان کس قدر خوب صورت ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا، مجھ پر انبیا کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔(رواہ الشیخان فی صحیحہا، والترمذی فی سننہ وابن أبي حاتم وابن مردویہ فی تفسیراتہما عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔(المبین ختم النبیین، امام احمد رضا قادری، رضا اکیڈمی ممبئی ۱۴۱۸ھ،ص:۱۱۳)

اسی بنا پر پوری امت محمدیہ نے مسئلہ ختم نبوت کو ضروریات دین سے قرار دیا اور یہ مانا کہ خاتم النبیین کا معنیٰ "آخری نبی" ہے اور اس میں کسی بھی تاویل، تخصیص اور تقلید کی گنجائش نہیں ہے، جو اس میں کسی تاویل یا تقلید کا قائل ہو یا اس کا انکار کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، ہرگز مسلمان نہیں۔

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

كذلك (يكفر) من ادعى نبوة أحد مع نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم. أو بعده ...... فهؤلاء كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لأنه صلى الله عليه وسلم أخبر عن الله تعالى أنه أرسل كافة للناس، وأجمعت الأمة على حمل هذا الكلام على ظاهره أن مفهوم المراد به دون تأويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطواف كلها قطعا اجماعا وسمعا.(کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفی، از: قاضی عیاض مالکی، ج:۲، ص:۲۴۶، ۲۴۷)

اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں یا حضور کے زمانے کے بعد کسی کے نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔(پھر کچھ کفریہ عقائد رکھنے والوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں) یہ سب کافر ہیں اور نبی ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں، کیوں کہ نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور انھیں تمام لوگوں کے لیے رسول بنایا گیا ہے، اور پوری امت کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ کلام "خاتم النبیین" اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے اور جو کچھ اس سے سمجھا جاتا ہے (یعنی آخری نبی ہونا) ہی اس سے مراد ہے، جس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ کوئی تخصیص، تو قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے مذکورہ بالا لوگوں کے کافر ہونے میں ہرگز ہرگز کوئی شک و شبہ نہیں۔

اسی طرح حجت الاسلام امام محمد غزالی "کتاب الاقتصاد" میں فرماتے ہیں:

إن الأمة فهمت من هذا اللفظ أنه أفهم عدم نبی بعده أبدا وعدم رسول بعده أبدا، وأنه ليس فيه تأويل ولا تخصيص. ومن أوله بتخصيص فكلامه من أنواع الهذيان ، لايمنع الحكم بتكفيره. مكذب لهذا النص الذي أجمعت الأمة على أنه غير مؤول ولا .ملخصاً. (کتاب الاقتصاد، امام ابو حامد محمد غزالی، المکتبۃ الادبیۃ، مصر، ص: ۱۱۴)

اس میں شک نہیں کہ پوری امت نے "خاتم النبیین" کا یہی مفہوم سمجھا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد کبھی بھی کوئی نبی نہ ہوگا، نہ رسول، اور نہ یہ کہ اس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ اگر اس میں کوئی تاویل و تخصیص کرے تو اس کی بات بکواس اور بے بنیاد ہے۔ اسے کافر کہنے سے کوئی ممانعت نہیں۔ کیوں کہ اس نے قرآن کریم کی اس نص کو جھٹلایا جس کے بارے میں پوری امت کا اجماع ہے کہ اس نہ میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ فتاوی عالم گیری ایک عالم دین کی تالیف نہیں ہے بلکہ اسے مشہور مغل بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر نے سیکڑوں ماہر اور باصلاحیت علما وفقہا کے ایک انجمن کی ذریعہ فقہ حنفی کی معتبر اور مستند کتابوں کے حوالے سے تیار کرایا ہے۔ یہ کتاب تمام علمائے احناف کے نزدیک مقبول اور معتبر ہے۔ اس میں بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہوا ہے: إذا لم يعرف الرجل أن محمدا ﷺ اخر الأنبياء فليس بمسلم.

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیا میں سب سے آخری نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، مطبوعہ پشاور، پاکستان، ج: ۲، ص: ۲۶۳)

عظیم مجدد امام احمد رضا محدث بریلوی نے قادیانیت کی تردید میں رسالہ "جزاء اللہ عدوہ ب إبائہ ختم النبوۃ" میں ایک سو بیس (۱۲۰) احادیث جمع فرمائی ہیں۔ آقا ﷺ نے جن تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت یا دوسری حدیث میں ستائیس کذاب مردوں اور چار عورتوں کا جو ذکر فرمادیا ہے۔

واضح رہے سجاح بنت حارث نے بھی نسوانی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مسیلمہ کذاب سے نکاح کیا، مگر جب مسیلمہ کذاب کو قتل کر دیا گیا تو اس خاتون کے سر سے بھی دعوائے نبوت کا خمار اتر گیا اور اس نے صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام قبول کیا۔ احادیث مبارک کی روشنی میں قیامت تک مختلف ادوار میں نبوت کا دعویٰ کرنیوالے کذاب (جھوٹے) ظاہر ہوں گے۔ لہٰذا ہر دور میں ایسے کذاب پیدا ہوئے اور فدائیان ختم نبوت نے ان کذابوں کی گردنیں اڑا کر ان کو واصل جہنم کیا۔

1۔ اسود عنسی (۱۱ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ فیروز دیلمی نے محل میں گھس کر اس کی گردن توڑ کر ہلاک کیا۔

2۔ مسیلمہ کذاب (۱۲ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ میں اس کو نیزہ مار کر ہلاک کیا۔

3۔مختار ثقفی (۲۷ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔حضرت مصعب بن زبیر رحمہ اللہ علیہ سے جنگ میں مارا گیا۔

4۔حارث کذاب دمشقی (۶۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔خلیفہ عبدالملک مروان کے حکم پر ہلاک کیا گیا۔

5۔مغیرہ عجلی (۱۱۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے دور میں امیر عراق خالد بن عبداللہ قسری نے اسے زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔

6۔بیان بن سمعان تمیمی (۱۱۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔امیر عراق خالد بن عبداللہ قسری نے اسے زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔

7۔بہافرید نیشاپوری نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا،عبداللہ بن شعبہ رحمہ اللہ علیہ نے اسے گرفتار کر کے ابومسلم خراسانی کے دربار میں پیش کیا جنہوں نے تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔

8۔اسحاق اخرس مغربی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔خلیفہ ابوجعفر منصور کی فوج سے شکست کھا کر ہلاک ہوا۔

9۔استاد سیس خراسانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔خلیفہ ابوجعفر منصور کے حکم پر خازم بن خزیمہ نے اس کی فوج کو شکست دی اور اس کو گرفتار کر کے اس کی گردن اڑا دی۔

10۔علی بن محمد خارجی (۲۰۷ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔خلیفہ معتمد کے زمانے میں موفق نے اس کی فوج کو شکست دے کر اس کا سر کاٹ کر نیزوں پر چڑھایا۔

11۔بابک بن عبداللہ (۲۲۲ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔خلیفہ معتصم کے حکم پر اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر الگ کر کے ہلاک کر دیا۔

12۔علی بن فضل یمنی (۳۰۳ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔بغداد کے لوگوں نے اُس کو زہر دے کر ہلاک کر دیا۔

13۔عبدالعزیز باسندی (۳۲۲ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔لشکر اسلامی نے محاصرہ کر کے شکست دی اور سر کاٹ کر خلیفہ المسلمین کو بھجوا دیا۔

14۔حامیم مجلسی (۳۲۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔قبیلہ معمودہ سے احواز کے مقام پر ایک لڑائی میں مارا گیا۔

15۔ابومنصور عیسی برغواطی (۳۶۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔بلکین بن زہری سے جنگ میں شکست ہوئی اور ہلاک ہوا۔

16۔اصغر تغلبی (۴۳۹ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔حاکم نصر الدولہ بن مروان نے ایک دستہ بھیج کر اس کو گرفتار کروایا اور جیل میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہوا۔

17۔احمد بن قسی (۵۶۰ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔حاکم عبدالمومن نے گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہوا۔

18۔عبدالحق مرسی (۶۶۸ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔اس نے ایک روز فصد کھلوایا۔قہر الٰہی سے خون بہتا رہا۔یہاں تک کہ

ہلاک ہوا۔

19۔عبدالعزیز طرابلسی (۷۱۷ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، حاکم طرابلس کے حکم پر ایک لشکر نے اس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

سابقہ چار صدیوں میں سلاطین اسلام کے باہمی انتشار اور دین سے دوری کی بنا پر ممالک اسلامیہ میں فرنگیوں کا تسلط بڑھ گیا۔ اس وجہ سے بایزید روشن ۹۹۰ھ بہاء اللہ نوری ۱۳۰۸ھ اور غلام احمد قادیانی ۱۳۲۶ھ وغیرہ کذاب (جھوٹے مدعی نبوت) سزائے موت سے بچے رہے البتہ قہر الٰہی سے بے نام ونشان مٹ گئے۔ یہاں ہم دیوبندی مکتبِ فکر کی کتاب "تحذیر الناس" کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔مولانا قاسم نانوتوی نے "خاتم النبیین" کا خود ساختہ معنیٰ بیان کر کے نئے نبی کے آنے کا جواز فراہم کیا،مگر وہ پروگرام بناتے ہی رہ گئے اور ہزاروں قدم آگے بڑھ کر غلام احمد قادیانی نے ہزاروں نبیوں کی آمد کا اعلان کر دیا اور اس کے بعد خود اپنے تشریعی نبی ہونے کا بھی باطل اعلان کر دیا۔ ہمیں اس وقت کہنا یہ ہے کہ آج برصغیر اور دیگر ممالک میں قاسم نانوتوی کے ماننے والے جو "ختم نبوت کانفرنسیں اور سیمینار" کر رہے ہیں، انھیں یہ جواز کہاں سے ملا، ایک طرف منکرِ ختم نبوت قاسم نانوتوی کا شیدائی ہونا اور دوسری طرف ختم نبوت کے لیے مسلسل جدو جہد کرنا، یہ کہاں کا انصاف ہے؟

بایں عقل و دانش بباید گریست نانوتوی نے "بالفرض" کی قید لگا کر نئے نبی کے آنے کا جواز پیش کیا، مگر انتہائی بدترین غلام احمد قادیانی نے باضابطہ ہزاروں نبیوں کی آمد کا اعلان کر دیا، وہ لکھتا ہے:

"انھوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے، ان کا یہ سمجھنا خداے تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے، ورنہ ایک نبی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔" (انوارِ خلافت، ص: ۶۲)

مرزا غلام احمد قادیانی نے سب سے آخر میں اپنے تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مردود قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس کے معجزات اس کے دعوؤں کا اثبات کرتے ہیں۔ ماہِ رمضان ۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۴ء میں سورج اور چاند کو گرہن لگا تھا، قادیانی نے دعویٰ کیا کہ یہ کسوف وخسوف اس کے معجزے ہیں، اس سے اس کے دعواے نبوت کی تصدیق ہوتی ہے، مزید یہ بھی اپنی کتاب میں لکھا کہ:

"آنحضرت کے لیے چاند کو گرہن لگا تھا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کو۔"

اب ہم چند باتیں کذاب غلام احمد قادیانی سے متعلق عرض کرتے ہیں۔ یہ بدنصیب قادیان ضلع گورداس پور پنجاب میں ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۹۰۸ء میں بدترین موت مرا۔ اس دجال وکذاب کے احوالِ بد تو بہت ہیں، ہم ذیل میں چند خاص باتیں نوٹ کرتے ہیں۔ یہ تو آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے راستے جو انگریز ہندوستان پر قابض ہوئے انھوں نے حکومتِ ہند کو مسلمانوں سے حاصل کیا۔ استاذِ مطلق، مجاہدِ آزادی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی قدس سرہ العزیز

نے باضابطہ دہلی کی جامع مسجد میں جہاد کا فتویٰ دیا، ہندوستان بھر کے مسلمان انگریزوں کے خلاف جہاد کر رہے تھے، مگر افسوس مولوی اسمٰعیل دہلوی، سید احمد رائے بریلوی اور غدارِ اسلام غلام احمد قادیانی انگریزوں کو اپنا محسن لکھ رہے تھے، جہاد کی مسلسل مخالفت زبانی اور قلمی طور پر کر رہے تھے۔

کذاب غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"انگریزوں کی ناشکری حرام ہے جب تک وہ مذہب میں بنیادی تبدیلی نہ کریں، کسی مومن مرد وعورت کے لیے کسی اچھے کام میں ایسے بادشاہ کی نافرمانی درست نہیں جو اس کے اہل وعیال کی حفاظت کرتا اور اس کے ناموس ومال کو بچاتا ہو، احسان پیشہ ہو، غم کو دور کرتا ہو اور حسنِ سلوک سے پیش آتا ہو۔" (غلام احمد قادیانی، التبلیغ ص: ۴۲)

قادیانیت مکمل انگریزوں کی کھڑی کی گئی تحریک ہے۔ اس کے تمام طور طریقے امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کے طے کیے ہوئے ہیں۔ اس وقت اسرائیل مسلسل فلسطینی مسلمانوں کو قتل کر رہا ہے، ان کے بچوں اور ان کی خواتین پر پیہم یلغار کر رہا ہے، قبلۂ اول بیت المقدس کو جی بھر کے نقصان پہنچا رہا ہے، مگر دوسری جانب قادیانیوں کے لیے وسیع مرکزی سینٹر بھی تعمیر کرا رہا ہے۔ ایک مسلم دشمن قوم کی قادیانیت پرستی کا کیا جواز ہے؟ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے، سچ کہا ہے کسی دیدہ ور نے "الکفر ملۃ واحدۃ"۔

غلام احمد قادیانی نے پہلے کچھ اصلاحی کام کیے، مناظرے کیے، مجدد اور محدث ہونے کا اظہار کیا، پھر مہدی، مثل مسیح، مسیحِ موعود، ظلی نبی، بروزی نبی، امتی نبی کی منزلیں طے کیں اور آخر میں تشریعی نبی ہونے کا اعلان کر دیا، دراصل ان خرافات کے مختلف اسباب تھے، یہ ظالم دائم المریض تھا، مسلسل دورے پڑنا، ہسٹیریا، سوسو دفعہ پیشاب، پٹھوں کا کھنچاؤ اور سر چکرانا، مراق، مسلسل غم، سوئے ہضم، نامردی، خونی قے، دردِ گردہ کی تکلیف، سخت بیماری سے نبض بند ہو جانا، مقعد سے خون اور سخت درد، دست ہی دست، حافظہ کی تباہی و بربادی، مائی او پیا، گرمی دانے اور جلون، دق، سل، زبان میں لکنت، چشم نیم باز، خارش، جان لیوا کھانسی، انگوٹھے اور گھٹنوں میں درد اور مرض الموت ہیضہ وغیرہ بے شمار بیماریوں کا نتیجہ تھا کہ وہ ہمیشہ متضاد بیانات دیتا، اس کے بیانات خود اس کی تحریروں کے مخالف ہوتے، اس کی تحریروں میں بے شمار تضادات موجود ہیں۔

اس وقت ہمیں بتانا یہ ہے کہ قادیانیت جدید الیکٹرانک ذرائع کا استعمال کر رہی ہے، اب اس نے قادیانیت کے فروغ کے لیے نوجوان لڑکیوں کا استعمال بھی شروع کر دیا ہے۔ یہ تو آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ایک نوجوان جب عشق ومحبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اسے اپنے محبوب کی ہر بات اچھی لگتی ہے۔ زناکاری اور بدکاری تو پہلے ہی دن سے قادیانیت میں کوئی خاص جرم نہیں ہے۔ اب انھوں نے قریب ایک سو چالیس ممالک تک اپنی باتوں کو پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ تقریباً ۱۵ر قادیانی

چینل چل رہے ہیں ۔ان میں بھی تقسیم کار ہے،نوجوانوں کے لیے الگ پروگرام،مردوں اور عورتوں کی بھی تقسیم کر دی گئی ہے ۔ اسی طرح مذہبی تعلیم یافتہ اور عصری تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے الگ الگ انداز اور دلائل ہوتے ہیں ۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں متعدد میگزین نکل رہے ہیں،اسی طرح ہر ملک میں مستقل مرکزی قادیانی سینٹر ہیں ۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کے لیے اتنی لمبی رقوم کہاں سے آتی ہیں ۔ یہ تو آپ نے جان ہی لیا کہ دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہودی،عیسائی اور ہندو مسلسل لگے ہوئے ہیں ۔ ہندو بیرونِ ہند مخالفین اسلام کی بڑی بڑی تحریکیں ہیں جہاں دولت کی بہت فراوانی ہے، مثال کے طور پر اسرائیل، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ مما لک ہیں جہاں عالمی سطح پر مسلمانوں کے خلاف سازشیں رچی جارہی ہیں اور عملی اقدامات کیے جارہے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ ان تمام معاندین اسلام کو حق سمجھنے،حق بولنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق خیر عطا فرمائے ۔آمین ۔ہم آخر میں عالم اسلام کے مسلمانوں سے گذارش کرتے ہیں کہ جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر علم حاصل کر کے شرعی تقاضوں کی تکمیل کریں،عصری تعلیم بھی اہم ہے،مگر ہر مرد و عورت پر دینی تعلیم کا حصول بھی ضروری ہے ۔ یہ دنیا چندروزہ ہے،مرنے کے بعد اصل زندگی کا آغاز ہوتا ہے ۔ہمیں دل و جان سے اس کی تیاری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے، آمین ۔

رضویات

اَنَا الْعَاقِبُ

ختم نبوت کے تحفظ میں امام احمد رضا کا نمایاں کردار

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

ہمارے پیارے نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔۔۔آپ کے بعد نبوت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہے۔۔اب جو کوئی بھی ظلی یا بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ خبیث کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔اسی پر ساری امت مسلمہ کا اجماع ہے۔۔۔عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میں شروع ہوگیا تھا۔۔

پھر عہد صدیقی میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی کثیر تعداد نے اپنی جانوں پر کھیل کر مسیلمہ کذاب کا خاتمہ کیا۔عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے یہ پہلا وہ عظیم جہاد ہے جس میں بارہ سو (1200) سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جام شہادت نوش کر کے دنیا پر اس کی اہمیت و افادیت ہمیشہ کے لیے واضح فرما دی تھی۔اسی طرح تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین نے ہر دور میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اپنا اولیں فرض سمجھا۔

برصغیر میں جب قادیان سے مرزا غلام احمد آنجہانی مسیلمہ پنجاب بن کر سامنے آیا تو اہل ایمان نے اس خبیث کا خوب خوب تعاقب کر کے ختم نبوت کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ان محافظین ختم نبوت میں مجدد دین وملت الشاہ الحافظ القاری اعلیٰ حضرت محمد امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (1340ھ/1921ء) کا کردار نہایت روشن اور نمایاں رہا، بلکہ آپ کے سارے خانوادے کو ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے ہی سے شہرت ملی۔مولانا احسن نانوتوی (م1312ھ/1894ء) نے جب حدیث اثر ابن عباس کی بنیاد پر اپنے اس عقیدے کا اعلان کیا کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ بھی ہر طبقہ زمین میں ایک ایک" خاتم النبیین" موجود ہے۔

تو اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ (م1297ھ/1880ء) نے ان کی بروقت گرفت فرمائی اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو گمراہ اور خارج اہل سنت قرار دیا۔نہ صرف بریلی بلکہ بدایوں اور رام پور کے مشاہیر علمائے کرام نے بھی آپ کے مؤقف کی حمایت میں اپنے فتاویٰ صادر فرمائے۔یوں برصغیر میں فتنۂ انکار ختم نبوت کا باضابطہ پہلا رد سرزمین بریلی شریف کے حصے میں آیا۔1315ھ/1898ء میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ

اللہ علیہ کے فرزند اکبر حجتہ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1362ھ/ 1942) نے کتاب" الصارم الربانی علی اسراف القادیانی " لکھ کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کی دنیائے ارضی پر دوبارہ تشریف آوری قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کرکے مرزا آنجہانی کے مکروفریب کا پردہ فرمایا۔

1317ھ/ 1899ھ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے" جزاء اللہ عدوہ باباہ ختم النبوۃ" لکھ کر ختم نبوت کے مطلب ایمانی ایک سوبیس اور منکرین ختم نبوت پر تیس نصوص کے تازیانے برسائے اس پر عرب وعجم کے علمائے کرام نے تصدیقات بھی فرمائیں۔

1320ھ/ 1902ء میں آپ نے" السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" لکھ کر دس وجوہ سے قادیانی آنجہانی کا کفر ظاہر و باہر کرکے فرمایا کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔

1320ھ/ 1902ء میں سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (م 1289ھ/ 1872ھ) کی عربی زبان میں لکھی گئی بلند پایہ کتاب" المعتقد المنتقد" پر نہایت ہی عالمانہ انداز میں" المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد" کے نام سے عربی میں حواشی لکھے جن کا اردو زبان میں ترجمہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان الازہری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م1439ھ/ 2018ء) کے قلم سے شائع ہو چکا ہے۔

ان حواشی میں بھی آپ نے گمراہ فرقوں اور ان کے سرغنوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی آنجہانی کے بارے میں صاف صاف فرمایا:

" یہ مرزا ان جھوٹے دجالوں میں سے ہے جن کے خروج کی خبر صادق ومصدوق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی، یہ دجال مرزا قادیانی اس زمانے میں موضع قادیان واقع پنجاب میں نکلا" 1323ھ/ 1905ء میں برادر اعلیٰ حضرت شہنشاہ سخن مولانا محمد حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1326ھ/ 1908ء) نے بریلی شریف سے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے رد قادیانیت پر پہلا باضابطہ ماہ وار رسالہ جاری کیا، اس کا تاریخی نام" قہر الدیان علی مرتد القادیانی " رکھا اس کے اجراء میں آپ کو کثیر احباب کا تعاون حاصل تھا ان میں سے پچاسی (85) معاونین کے اسمائے گرامی رسالے کے اندرون سرورق پر شائع ہوئے تھے اس کے پہلے شمارے میں قادیانیت کے رد میں آپ کا مقالہ" ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری" کا پہلا حصہ بھی شائع ہوا تھا۔۔۔

اللہ اللہ، برادر اعلی حضرت، رد قادیانیت میں کتنے متحرک تھے!! 1324ھ/ 1906ء میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک اہم قدم یہ اٹھایا کہ برصغیر کے چند گستاخوں کی کفریہ عبارات

پر علمائے حرمین شریفین کی اکثریت سے تصدیقات وفتاویٰ حاصل کئے اور پھر اسے" حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" کا تاریخی نام دیا۔اس میں مرزا آنجہانی کی کفریات وارتداد پر فتوی کفر نمایاں اور سرفہرست ہے۔

1326ھ/1908ء۔میں آپ کی مشہور کتاب" المبین ختم النبیین" سامنے آئی جس میں آپ نے ثابت فرمایا کہ مشہور آیت ختم نبوت میں" الف لام" استغراقی ہے،عہد خارجی کا لام نہیں،یعنی ہر قسم کے خاتم ہمارے آقا ومولا خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں،آپ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا امکان نہیں۔

1335ھ/1916ء۔میں آپ کے قلم فیض اثر سے" باب العقائد والکلام" المعروف" گمراہی کے جھوٹے خدا" نامی رسالہ سامنے آیا اس میں آپ نے مختلف فرقوں کے تصور توحید کو طشت از بام فرمایا اور قادیانی آنجہانی کے" جھوٹے خدا" کی بھی قلعی کھول کر رکھ دی ہے کہ قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے العیاذ باللہ۔

1337ھ/1918ء۔میں مولانا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید کے خواب وبیداری میں کلمۂ طیبہ کی جگہ اور درود شریف میں بھی ان کا نام لینے پر زبردست گرفت فرمائی اور" الجبل الثانوی علی کلیۃ التھانوی" میں ان کی خبر لی۔

1339ھ/1920ء میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ" کا قیام عمل میں لایا۔۔اس کے اغراض ومقاصد میں،پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وعظمت کا تحفظ سرفہرست تھا،جماعت نے اسلامی تشخص کے امتیاز وتحفظ اور فتنۂ ارتداد کے رد میں نہایت موثر کام کیا۔مرزائیوں کی فتنہ سامانی کا جماعت رضائے مصطفے کے مناظرین نے ڈٹ کر مقابلہ کیا،قادیانیوں کو جماعت کے مقابلے میں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔یہی نہیں بلکہ جماعت رضائے مصطفے نے نشر واشاعت کے محاذ پر قادیانیت کے رد میں قلمی معرکہ آرائیاں بھی جاری رکھیں۔اسی جماعت کے زیراہتمام رد قادیانیت میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی ان کے صاحبزادگان،خلفاء وتلامذہ اور متعلقین کی کتابیں بھی شائع ہو کر عالم ہوئیں۔

3/محرم الحرام 1340ھ کو پیلی بھیت سے شاہ میر خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمت میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر مرزائیوں کے چند اعتراضات استفتاء کی صورت میں بھیجے آپ نے علالت کے باوجود" الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی" (1340ھ) جیسے تاریخی نام سے یہ رسالہ سپرد قلم فرمایا۔جس کے نام کا اردو میں ترجمہ" قادیانی مرتد پر خدائی تلوار" ہے۔وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے۔

25 صفر المظفر 1340ھ کو عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ محافظ اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔اللہ اللہ،آپ کا آخری قلمی جہاد بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تھا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کے فرزند اصغر مفتی اعظم علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں ایک یادگار رسالہ "تصحیح یقین بر ختم نبیین" رقم فرمایا۔ آپ کے خلفاء و تلامذہ نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

صدر الشریعہ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب" بہار شریعت" کے آغاز ہی میں فتنۂ قادیانیت کی خوب نقاب کشائی فرما کر امت مسلمہ کو اس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اسی طرح آپ نے ہمارے ضلع اٹک کے معروف سنی عالم دین علامہ مولانا قاضی غلام گیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ (م1348ھ/1930ء) کی کتاب" تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی" اپنے اہتمام سے بریلی شریف سے شائع فرما کر عام کی تھی۔

اسی طرح آپ کے خلیفہ مولانا قاضی عبد الغفور شاہ پوری رحمۃ اللہ علیہ نے"عمدۃ البیان فی جواب سوالات اہل القادیان"۔

مبلغ اسلام علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (م1373ھ/1954ء) نے مرزائیوں کو ناکوں چنے چبوائے اور کتاب" مرزائی حقیقت کا اظہار" بھی لکھی۔

علامہ مفتی غلام جان ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ (م1379ھ/1959ء) نے سیف رحمانی علی راس القادیانی" لکھی۔

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (م1380ھ/1961ء) نے" اکرام الحق کی کھلی چھٹی کا جواب" کرشن قادیانی کے بیانات ہزیانی" قادیانی مسیح کی نادانی اس کے خلیفہ کی زبانی" لکھیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ نعت" حدائق بخشش" میں بھی کئی ایسے اشعار ملتے ہیں جن سے عقیدہ ختم نبوت مترشح ہے۔ بطور نمونہ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

سب سے اول سب سے آخر ابتداء ہو، انتہاء ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے
تم مؤخر مبتدا ہو

آتے رہے انبیاء كَمَا قِيْلَ لَهُمْ وَالْخَاتَمُ حَقُّكُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہو ا دفتر تنزیل تمام آخر میں ہوئی مہر کہ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

آپ کے فرزند اکبر حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ کلام ''تحائف بخشش'' سے دو شعر ملاحظہ ہوں:

ھوالاول ھوالآخر ھوالظاھر ھوالباطن
بکل شیٔ علیم لوح محفوظ خدا تم ہو

نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے ہیں دو آخر
تم اول اور آخر ابتدا تم انتہا تم ہو

اسی طرح آپ کے فرزند اصغر مفتی اعظم علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ کلام'' سامان بخشش'' میں بھی عقیدہ ختم کے تحفظ کے لئے سامان موجود ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

تم ہو فتح باب نبوت
تم سے ختم دور رسالت

ان کی پچھلی فضیلت والے صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ
تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی!!
رسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا تم ہو
تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

مملکت خداداد پاکستان میں تحریک ختم نبوت 1953ء اور تحریک ختم نبوت 1974ء میں بھی اعلیٰ حضرت بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء وتلامذہ کی اولاد امجاد کا کردار نہایت نمایاں اور ممتاز رہا۔بلکہ ان دونوں تحریکوں کی فعال قیادت بھی علمائے اہل سنت ہی تھی۔۔ان میں مجاہد ملت علامہ محمد عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ،مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ،مولانا سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ حافظ قاری شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ان کی ان تھک کاوشوں سے ہی مملکت خداداد پاکستان نے 7 /ستمبر 1974ءکو سرکاری طور پر بھی قادیانیوں اوران کے گماشتوں کو کافر قرار دیا تھا۔

اسی طرح 2017ء میں بھی جب ختم نبوت کی شق کو چھیڑا گیا تو اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے عقیدت مند علماء میدان عمل میں سامنے آئے اور کلمۂ حق بلند فرمایا،ان میں علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا قائدانہ کردار پوری دنیا نے دیکھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ہماری موجودہ قیادت کو بیداری عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین۔۔۔۔۔

نوٹ:رضا اکیڈمی ممبئی کے روح رواں اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی اس تحریک وتشویق پر یہ مقالہ قلم بند کیا ہے کہ اس بار دس شوال المکرم یوم ولادت اعلیٰ حضرت کو" یوم تحفظ ناموس رسالت کے طور پر منایا جائے اور اسی حوالے سے اہل قلم اپنی تحریریں قلم بند فرمائیں۔

دعا گو و دعا جو،گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ" خلیفہ مجاز بریلی شریف"

عقیدۂ ختم نبوت، علمِ نحو اور کلامِ اعلیٰ حضرت

از قلم: علامہ مفتی سجاد علی فیضی

امامِ اھلسنت اعلیٰ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا شمار ان چنیدہ ہستیوں میں ہوتا ہے جنہیں رب تعالیٰ نے سینکڑوں علوم وفنون عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ عقیدہ و عمل کی ایسی پختگی و شفافیت عطا فرمائی کہ عرب وعجم نے انہیں اپنا ”امام“ تسلیم کیا، فاضل بریلوی کی بے شمار خصوصیات و امتیازات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے تمام علوم وفنون کو کسی دنیوی غرض کے لیے استعمال نہیں کیا بلکہ ان سے صرف اور صرف محبوب رسالت مآب ﷺ کی خدمت لی ہے۔

دوسرا یہ کہ آپ نے نہ صرف مختلف علوم وفنون کی روشنی بصورتِ نثر دین اسلام کے عقائد و اعمال پہ سینکڑوں کتب لکھی ہیں بلکہ کمال قادر الکلامی کیساتھ نعت پاک میں ان علوم کو جاری کر کے عظمت مصطفی ﷺ کو بیان کیا، مثلاً ایک جگہ عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کرتے ہوئے علم نحو کی مشہور اصطلاحات ”مبتداء“، ”خبر“ اور ”اضمار قبل الذکر“ کا اجراء کرتے ہوئے کہتے ہیں:

سب سے اول سب سے آخر
ابتداء ہو انتہاء ہو
تھے وسیلے سب نبی تم
اصل مقصودِ ھدٰی ہو
سب تمھاری ہی خبر تھے
تم مؤخر مبتداء ہو
قبل ذکر کیا
جب رتبہ سابق آپ کا ہو

(حدائقِ بخشش)

اب ان اصطلاحات کے متعلق مختصراً معروضات پیش کی جاتی ہیں، علم نحو کی درسی کتاب ”ہدایۃ النحو“ میں ہے:

قد یتقدم الخبر علی المبتداء فی الدار زید۔ کبھی خبر مبتداء سے پہلے آتی ہے جیسے گھر میں زید ہے (ص 33)

ویجوز للمبتداء الواحد اخبار کثیرۃ زید عالم فاضل عاقل۔

اور جائز ہے کہ ایک مبتداء کی کئی خبریں ہوں جیسے زید عالم ہے فاضل ہے عاقل ہے (ایضا)

دوسری درسی کتاب ”کافیہ“ میں ہے:

وقد یتعدد الخبر مثل زید عالم عاقل

کبھی خبریں متعدد ہوتی ہیں جیسے زید عالم ہے عاقل ہے (ص 21)

فاضل بریلوی دوسرے اور تیسرے شعر میں ان قوانین واصطلاحات کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تخلیق و رتبہ کے اعتبار سے مبتداء (یعنی اول) ہیں اور بعثت کے لحاظ سے مؤخر (یعنی آخری) ہیں، اور آپ ایسے مبتداء مؤخر ہیں کہ جن کی کم وبیش ایک لاکھ تئیس ہزار نو سو ننانوے (123999) خبریں ہیں، یعنی حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک سب نبی آپ کی اخبارِ متقدمہ ہیں۔ یعنی سب آپ ہی بارے بتانے تشریف لائے تھے۔

اضمار قبل الذکر:

عموماً مرجع پہلے اور اسکی طرف لوٹنے والی ضمیر بعد میں آتی ہے جیسے "زید ھو القائم" میں ھو ضمیر زید کی طرف راجع ہے، اگر ضمیر پہلے آجائے اور اسکا مرجع بعد میں ہو تو اسے اضمار قبل الذکر کہتے ہیں جیسے: ضَرَبَ غُلَامُہٗ زَیْدًا، اپنے جیسے نحو کے مبتدی طلباء کے استفادہ کے لیے ذیل میں اس کی تفصیل عرض کی جاتی ہے، اضمار قبل الذکر کی درج ذیل پانچ صورتیں ہیں:

1- اضمار قبل الذکر لفظاً رتبۃً: وہ ضمیر کہ جسکا مرجع الفاظ اور رتبہ دونوں لحاظ سے مؤخر ہو جیسے ضَرَبَ غُلَامُہٗ زیدًا

2- اضمار قبل الذکر لفظاً یا تحقیقاً: وہ ضمیر کہ جس کا مرجع ما قبل کے الفاظ میں موجود ہو جیسے ضرب زیدٌ غلامَہ

3- اضمار قبل الذکر رتبۃً: وہ ضمیر کہ جسکا مرجع ما قبل میں رتبۃً مقدم ہو جیسے ضرب غلامَہ زیدٌ میں غلامہ کی ضمیر کا مرجع زید اگرچہ لفظوں میں بعد میں ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ رتبے کے لحاظ سے مقدم ہے کیونکہ یہ فعل کا فاعل ہے اور اس کا رتبہ فعل کے متصلا بعد میں ہوتا ہے۔

4- اضمار قبل الذکر معنًی: وہ ضمیر کہ جس کا مرجع ما قبل میں بطور معنیٰ کے مذکور ہو جیسے اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی میں ھو کا مرجع اعدلوا کا معنی یعنی عدل ہے۔

5- اضمار قبل الذکر حکماً: وہ ضمیر کہ جس کا مرجع مذکورہ صورتوں میں سے کوئی بھی نہ ہو بلکہ ذہن میں ہو جیسے قل ھو اللہ احد میں ھو کا مرجع ذات باری تعالی یا اسم جلالت جو قاری کے ذہن میں ہے ان صورتوں میں سے جمہور نحویوں کے نزدیک پہلی صورت درست نہیں باقی چاروں صورتیں درست ہیں (امام اخفش و ابن جنی کو پہلی صورت میں اختلاف ہے) (ماخوذ از حاشیہ دسوقی بر مختصر المعانی ج 1 ص 104، 105)

اضمار کی بحث اختصار کیساتھ ان ماخذ میں بھی موجود ہے:

شرح ابن عقیل ج 2 ص 105,104، شرح جامی شرح الکافیہ ص 58، محرم آفندی شرح شرح الجامی، ج 1 ص 160، سوال

باسولی حاشیہ شرح جامی ص 187،فوائد شافیہ حاشیہ زینی زادہ ترجمہ فارسی للکافیہ ص 38 حاشیہ نمبر 6، تسھیل الکافیہ شرح کافیہ ص 16 تحریر سمبنٹ شرح کافیہ ص 7، 71،غایۃ التحقیق شرح کافیہ ص 5، 57،صافیہ شرح کافیہ ص 27،درایۃ النحو شرح ہدایۃ النحو ص 83،الھامیہ شرح ہدایۃ النحو ص 97،التعریفات للجرجانی ص 24، 25،معجم النحو والصرف ص 30، 310 وغیرھا،

فاضل بریلوی اضمار قبل الذکر کی تیسری صورت کے لحاظ سے کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا حدیثِ قدسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کا رتبہ جو آپ کو تخلیق فرما کر پوشیدا رکھا گیا تھا آپکی ذاتِ والاصفات اسکا مرجع و آئینہ دار ہے۔

فاضل بریلوی اس کی منظوم شرح یوں فرماتے ہیں:

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو
عقلِ عالَم سے وراء ہو
کنزِ مکتوم ازل میں
درِّ مکنونِ خدا ہو

(حدائق بخشش)

باالفاظ دیگر:

آدم تا عیسٰی تمام انبیاء علیھم السلام میں جتنے بھی کمالات و معجزات اور محاسن تھے وہ درحقیقت آپ ہی کے نورِ مقدس کے طفیل تھے جنکی مظہر آپکی ذات ستودہ صفات ہے اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ سب انبیاء کرام علیھم السلام:

سب تمھارے در کے رستے
ایک تم راہِ خدا ہو

قصیدہ نور میں کہتے ہیں:

انبیاء اجزاء ہیں تو بلکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

(حدائق بخشش)

قصیدہ سلامیہ میں کہتے ہیں:

اصل ہر بود بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ دنیٰ ہو گم کن انا
شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام
انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمع و تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
صدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام
فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلّم
جس سمت آ گئے ہو سکّے بٹھا دیے ہیں

تفکرات

الله
رسول
محمد
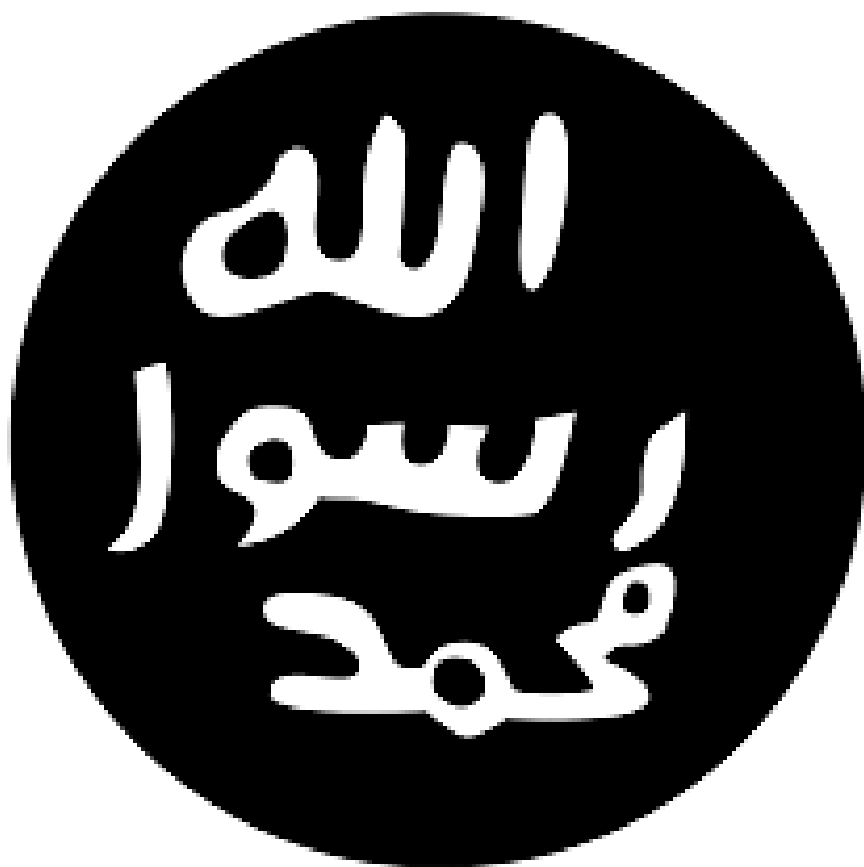
تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

از قلم: علامہ ابوالنور پیر سید نجم مصطفی بخاری

الحمدللہ علی نعمائہ والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء سیدنا محمد و ابائہ وصحبہ وآلہ اما بعد

آج ہم جس دور سے گذر رہے ہیں، وہ اعمال و عقائد میں ابتری وخرابی کا ہے۔ ہم من حیث القوم اندرونی و بیرونی خلفشار کا شکار ہیں۔ نوبت تو یہاں تک آ پہنچی کہ ختم نبوت کا ذکر چھیڑنا نا قابل معافی جرم بن چکا ہے۔ اسے دہشت گردی اور انتہا پسندی کا نام دیا جا رہا ہے۔ عالمی غیر مسلم طاقتیں اور کچھ ہمارے اپنے کلمہ گو اس مقدس مشن کو سیاسی نعرہ و منشور کا نام دیکر غیر اہم بنا رہے ہیں۔ اس حوالے سے نقلی مشائخ کی اکثریت اور علماء چند کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

تیر کھا کہ دیکھا جو کمین گاہ کی طرف

اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہوگئی

یہ بھی مان لیا کہ ہر ایک کے اپنے مقاصد ہیں لیکن ختم نبوت کی تحریکوں کے پیچھے جو بھی مقاصد ہیں یا تھے، وہ سب کے سب ہمیں میڈیا نے یا نام نہاد امن پسند مسلمانوں نے بتائے لیکن اگر اصل مقصد کی کھوج لگائی جائے تو وہ غیرت وحمیتِ دینی کو اجاگر کرنا اور مسلماتِ قرآن و حدیث (ختمِ نبوت) کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ نہ تو سیاسی عقیدہ ہے نہ ہی دہشت گردانہ بلکہ یہ عقیدہ ایمانی عقیدہ ہے۔ جیسے بہت سے لوگ اپنے غلط عقائد اور اسلام دشمنی کو آزادی اظہار سے تعبیر کرتے ہیں ویسے ہی یہ عقیدہ ظاہر کرنا آزادی اظہار ہے۔ جب بھی دنیا آزادی اظہار فرماتی ہے تو مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اسی طرح عقیدہ ختم نبوت کے بہت سے پہلو ہیں جن میں سے دو پر لکھنا زیادہ اہم سمجھ رہا ہوں۔

1۔ عقیدۂ ختم نبوت کی موجودہ صورتحال اور عملی تقاضا۔

2۔ عقیدۂ ختم نبوت کا فکری ونظریاتی تقاضا۔

1۔ عقیدۂ ختم نبوت کی موجودہ صورتحال اور عملی تقاضا:

سالہا سال کی طویل جدوجہد کے بعد اسلامیانِ پاکستان میں، ملک کے دستور میں منکرینِ ختمِ نبوت کے ایک بیہودہ گروہ قادیانیوں (احمدیوں، مرزائیوں) کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہوئے۔ پھر صدر مرحوم جنرل ضیاء الحق صاحب کے جاری کردہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی صورت میں قانون سازی کی طرف پہلی عملی پیشرفت ہوئی۔ لیکن ہمارے بہت سے مطالبات ابھی تشنۂ تکمیل ہیں جن کیلیے جدوجہد جاری ہے لیکن ان دو بنیادی امور کے تحفظ اور ان پر عملدرآمد کا مسئلہ سنجیدہ توجہ اور جدوجہد کا تقاضا کر رہا ہے۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ جتنے بھی دستوری اور قانونی اقدامات اب تک ہوئے ہیں ان

پر عملدرآمد کا معاملہ خاصہ کمزور رہے دوسری طرف قادیانی اور قادیانی نواز گروہ اور اس کی حمایتی جماعتیں اِن تمام اقدامات کو عملاً غیر مؤثر بنانے کیلیے پوری طاقت لگا رہے ہیں تاکہ یہ آئینی و قانونی اقدامات ختم کرائے جاسکیں۔۔اس حوالے سے ہماری ذمہ داریاں تین طرح کی ہیں۔

۱۔ ہم آئینی اور قانونی اقدامات جو کیے گئے ہیں ان کے تحفظ کیلیے پوری طرح مستعد رہیں اور ان قوتوں کا تعاقب کریں۔

۲۔ مشترکہ کوششوں سے ان اقدامات پر عمل درآمد کیلیے عوامی دباؤ کو قائم رکھا جائے

۳۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کیلیے باقی مطالبات کو منوانے کیلیے منظّم اور مربوط کوششیں جاری رکھی جائیں۔

2۔فکری ونظریاتی تقاضا:

معزز قارئین کرام ختمِ نبوت کا بنیادی مقصد اور فلسفہ ہی یہ ہے کہ تکمیل دین ہو چکی۔اب اصولیات ومسلمات میں کسی قسم کی تنسیخ، ردوبدل اور ترمیم کی گنجائش نہیں۔جس طرح نبوت کا جھوٹا دعوی کے ساتھ جہاد اور دیگر احکام کو منسوخ کرنے کی بات عقیدۂ ختمِ نبوت کے منافی ہے،اسی طرح اپنا ذاتی اجتہاد، یا پارلیمنٹ یا کسی بھی دوسرے عنوان سے اسلام کے منصوص احکام میں ردوبدل کا تصور بھی ختمِ نبوت کے عقیدہ کے منافی ہے۔چند مثالوں سے مدعا سمجھیں۔۔

۱۔ جہاد کا انکار یا عدم دلچسپی

۲۔ بے ہودہ عورت مارچ یا اس کی حمایت

۳۔ مشاجراتِ صحابہ میں رقیق اور گھٹیا زبان کا استعمال

۴۔ نو مولود عصمتِ حوا کو سرِ عام گولیاں مار کر شہید کرنا

۵۔ قادیانیوں کو عزت اور عہدے دینا

۶۔ انبیاء کرام کے علاوہ عوام کیلیے عصمت کا عقیدہ رکھنا وغیرہ وغیرہ

یہ سب عقیدۂ ختم نبوت کے منافی افعال ہیں۔۔المختصر ہمیں غور وفکر کرنا ہوگا، بہت سے چیزوں اور رائج غیر شرعی روایات کو بدلنا ہوگا۔شریعت کا ڈھانچہ پاکستان میں مضبوط کرنا ہوگا،عوام الناس کی اخلاقی و مذہبی تربیت کرنا ہوگی اور عقیدۂ ختم نبوت کی اصل روح کیا ہے کا مفہوم سمجھنا اور اجاگر کرنا ہوگا اٹھیں اور آگے بڑھیں۔ہمارا دست و بازو بنیں۔

ہم نے جنگل میں بھی پیچھے نہیں مڑ کے دیکھا

کیا عجب عزم بندھا اس رختِ سفر کے ہمراہ

وما علینا الا البلاغ

عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمے داریاں

از: محمد فیضان رضا علیمی، سیتامڑھی (انڈیا)

اللہ کے حبیب، دونوں عالم کے طبیب حضور خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات ستودہ صفات کئی وجوہات کی بنا پر دوسرے پیغمبروں سے ممتاز اور اعلیٰ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں کل انبیا پر اولیت کا شرف حاصل ہے وہیں خاتمیت کا عظیم سہرا بھی آپ ہی کے سرِ انور پر سجا ہے۔ آپ خاتم الانبیا والرسل ہیں۔ میں زیرِ نظر مضمون میں عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت قرآن و حدیث اور اقوال علماء سے پیش کروں گا، ساتھ ہی مدعیانِ نبوت کا انجام وحشر اور ہماری ذمے داریاں کے عناصر پر خامہ فرسائی کی جسارت کر رہا ہوں۔

عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت قرآن سے:

اللہ رب العزت نے قرآن عظیم فرقان حمید کے سورۂ احزاب آیت نمبر ۴۰ میں اپنے پیارے پیغمبر امام الانبیاء، خاتم النبیین ﷺ کا نام لے کر آپ کو آخری نبی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (الاحزاب: پ: ۲۲، آیت: ۴۰)

ترجمہ کنزالایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ میں مسئلہ عقیدۂ ختم نبوت کو صراحتاً بیان کیا گیا ہے۔ یہ آیت مقدسہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔

اول: یہ کہ کسی (بالغ (مرد کا باپ نہ ہونا اس بات کی بین اور قطعی دلیل ہے آپ سب سے آخر نبی ہیں آپ کے بعد دوسرا کوئی نبی نہ ہوگا۔

دوم: صاف اور صریح الفاظ میں آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔

پہلے حصے پر کسی کا سوال ہوسکتا ہے کہ کسی (بالغ (مرد کا باپ نہ ہونے سے آخری نبی ہونا کیسے ثابت ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی (بالغ مرد کے باپ نہیں ہیں یہ ذکر کر کے آپ کی صفت ابوت کی نفی کی گئی ہے جس کے اندر کئی ایک حکمتیں موجود ہیں۔ طوالت کے خوف سے صرف ایک کو بیان کرتا ہوں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اگر بیٹا باپ کے نقش قدم پر اور تابع فرمان ہو تو اس کے اندر ابنیت کے باعث جزئیت پیدا ہو جاتی ہے، وہ متعدد وجوہ کی بنا پر باپ کا جز ہوتا ہے جس میں باپ کے

چاہنے یا نہ چاہنے کا کوئی تعلق نہیں۔شکل وصورت ،اخلاق وعادات،شمائل وخصائل اور طبعی و روحانی خوبیوں میں وہ باپ سے مماثلت رکھتا ہے۔حیاتیاتی سائنس کے مطابق یہ خصوصیات جینز(Geneses)اور کروموسوم(Chromosomes) کے ذریعے باپ سے بیٹے میں منتقل ہوتی ہیں اور اس عمل کو کوئی چاہے بھی تو نہیں روک سکتا۔بیٹے میں جزئیت کے باعث باپ کی کئی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں بشرطے کہ وہ ان کو اپنے اخلاق وعادات کا حصہ بنائے۔اگر باپ صالح ہو تو شراکت امورِ خیر میں ہوگی۔غیر صالح ہو تو شراکت اسے برائی کی طرف لے جائے گی۔شراکت کے ساتھ وراثت بھی باپ سے بیٹے میں منتقل ہوتی ہے۔اس طرح ابنیت میں یہ تین چیزیں (جزئیت،شراکت اور وراثت (بیٹے میں منتقل ہوتی ہیں۔انبیاے کرام کا میراث نبوت کو جاری رکھنے کے لیے بیٹے کی دعا مانگنا قرآن میں مذکور ہے جیسے حضرت زکریا ﷺ نے دعا مانگی تھی۔

قرآن حکیم بیان کرتا ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ-قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً-اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ) آل عمران: پ: ۳،آیت:۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد چوں کہ کسی نبی کا آنا تھا نہیں اس بنا پر آپ کسی بالغ مرد کے باپ نہ ہوئے،کیوں کہ اگر آپ ﷺ کا کوئی صاحبزادہ زندہ ہوتا تو وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ کر نبی بن جاتا جس سے آپ ﷺ کی ختم نبوت باقی نہ رہتی۔اس کی تائید درج ذیل حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال پر آپ نے فرمایا:

"لَو عاشَ لَكانَ صديقاً نبيًا "اگر وہ (ابراہیم) زندہ رہتے (اور سن بلوغت کو پہنچ جاتے) تو سچے نبی ہوتے۔اسی حکمت کی وجہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادگان؛سیدنا قاسم،سیدنا طیب وطاہر اور سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہم بچپن میں ہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے،ان میں کسی کی بھی عمر شریف حد بلوغ کو نہیں پہنچ سکی تھی۔اسی لیے قرآن آپ کی ابوت کی نفی کی ہے۔ابوت کے لیے بالغ مرد کا باپ ہونا شرط ہے۔جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ (یوسف:پ:۱۲،آیت:۱۰۹)

ترجمہ کنزالایمان:اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے۔

ایک اور مقام پر ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ (الانبیاء:پ:۲۱،آیت:۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے۔

اور سورہ النحل کی آیت نمبر ۴۳ میں اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ان آیات سے واضح ہے کہ قرآن حکیم نے ختم نبوت کے اثبات میں آپ کے کسی مرد کا باپ ہونے کی تو نفی فرمائی لیکن کسی بچے کا باپ ہونے کی نفی نہیں فرمائی۔(مفہوماً عقیدہ ختم بنوت ص:۱۲۷-۱۲۸)

اور اگر آپ کے بچے بالغ ہو کر بھی نبی نہیں بنائے جاتے تو آپ کی عظمت پر دوسرے انبیاء اس معاملے میں فوقیت لے جاتے کہ کئی انبیائے کرام کے شہزادگان نبی ہوئے ہیں۔آیت کریمہ میں نبی رحمت ﷺ کے حقیقی باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے کہ ورنہ آپ نے تو اپنی امت پر شفقت پدری فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں متقین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے جن چیزوں کو ایمان کی شرائط ولوازمات کے طور پر بیان کیا ہے، ان میں سابقہ انبیا علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتب، نبی رحمت ﷺ اور قرآن مقدس پر ایمان لانا ہے۔اگر کسی نبی کو بعد میں بھی آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہاں پر اس کا تذکرہ ضرور فرمادیتے۔جہاں تک تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی بات ہے تو وہ بطور امتی ہی نازل ہوں گے۔چناں چہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَۚ-وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ (۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔

ان دو آیتوں کے علاوہ قرآن مقدس سیکڑوں آیات ہیں جن سے ختم نبوت پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔طوالت کے خوف سے ایک پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔حدیث سے عقیدہ ختم نبوت کا ثبوت: احادیث کی بڑی اور متواطل کتب سے لے کر چھوٹی کتابوں تک عقیدہ ختم نبوت پر سیکڑوں حدیثیں ملیں گی۔میں فتاویٰ رضویہ شریف کی چودھویں جلد کے رسالہ "المبین ختم النبیین" سے پانچ احادیث کو نقل کرتا ہوں جس سے حضور اکرم ﷺ کا خاتم الانبیا ہونا واضح ہوتا ہے۔

صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابو داؤد و جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"

بے شک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تین کذاب ہوں گے اور ہر ایک اپنے آپ کو بنی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"یکون فی امتی کذابون و دجالون سبعة وعشرون من هم اربعة نسوة و انی خاتم النبیین لا نبی بعدی"
میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالاں کہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم تفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مثلی مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فا کملها واحسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الأ موضع اللبنة فأنا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء"
میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک مکان پورا کامل اور خوب صورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا ہے مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیا ختم کر دیے گئے۔
صحیح مسلم و مسند ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مثلی ومثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا فأتممت تلك اللبنة"
میری اور سابقہ انبیا کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کیا۔
مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادہ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فأحسنها واکملها واجملها وترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه و یقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة"
پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوب صورت کامل وخوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیا میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ (المبین ختم النبیین: ص ۲۳۔ ۲۴)

ان احادیث سے صاف طور پر ظاہر ہوا کہ حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین والمرسلین ہیں۔

اقوالِ علماء سے عقیدۂ ختم نبوت کا اثبات:

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے جس میں معمولی سا شبہ بھی کفر ہے امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت (نبوت کا دعویٰ کرنے والا) سے دلیل طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

کیوں کہ دلیل طلب کر کے اُس نے اجرائے نبوت کے امکان کا عقیدہ رکھا اور یہی کفر ہے، عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد و اساس ہے جس پر مکمل ایمان رکھے بغیر کوئی شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ لہٰذا اس تعلق سے چند اجلہ علما و فقہا کے اقوال کو ذکر کیا جاتا ہے جس سے عقیدۂ ختم نبوت میں تقویت ملے گی۔

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ "تفسیر ابن عباس" میں فرماتے ہیں:

"ختم اللہ به النبیین قبله فلا یکون نبی بعدہ

"خاتم" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کریم نے سلسلہ انبیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ختم فرما دیا ہے، پس آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔" (تفسیر ابن عباس)

شفاء شریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں:

جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خبر دی کہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالی کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات و احادیث اپنے نظام پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور رسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت و بحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی

بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیبِ قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآنِ عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے نظام پر ہے یعنی عموم و استغراق بلا تاویل و تخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالی ان پر لعنت کرے۔ (تلخیصاً المبین ختم النبیین ص: ۴-۵)

امام اہل سنّت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے لکھتے ہیں:

"حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیا و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اِس کا منکر ہو یا اِس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے، کافر مرتد ملعون ہے۔" (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴)

مدعیانِ نبوت کا انجام وحشر:

مدعین نبوت کے انجام کے بارے میں علامہ ابن کثیر رقم طراز ہیں:

''اللہ عزوجل نے قرآن میں اور سیدی رسول اللہ (ﷺ) نے متواتر احادیث مبارکہ میں صاف طور پر بتادیا کہ آپ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ لوگوں پہ عیاں ہو جائے کہ آپ (ﷺ) کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والا شخص جھوٹا، افتراء پرداز، دجال، دھوکہ باز، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے اگرچہ شعبدہ بازی، جادو اور طلسمات کے ذریعے بڑے بڑے حیران کن کرتب، کمالات اور نیرنگیاں دکھائے۔ لیکن اصحابِ عقول جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ فریب اور گمراہی ہے جیسا کہ اسود عنسی نے یمن اور مسیلمہ کذاب نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا جن کے فاسد احوال اور جھوٹے اقوال سے ہر ذی فہم اور ہر ذی عقل پہ واضح ہو گیا ہے کہ وہ جھوٹے اور گمراہ ہیں۔ ان پر اللہ پاک کی لعنت ہو قیامت تک ہر مدعی نبوت کا یہی حال ہوگا۔) ابن کثیر زیر آیت ۴۰ سورہ احزاب)

زمانہ رسالت مآب ﷺ سے اب تک تقریباً بیس سے زائد ملعون و مردود شخصوں نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور سب کے سب دنیا میں ہی ذلیل و خار ہو کر مرے ہیں۔ اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، مختار ثقفی، حارث کذاب دمشقی اور بابک بن عبداللہ کا حشر اس قدر رہا کہ

رہتی دنیا تک اس کو یاد کیا جائے گا۔

ہماری ذمے داریاں:

قارئین! ہم سب کہ یہ بہت بڑی اور مشترکہ خوش بختی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اپنا سب سے پیارا رسول اور نبی عطا فرمایا اور ان کے بعد نبوت و رسالت کا دورازہ بند فرما کر جہاں ہمارے سرکار رحمت دو عالم ﷺ کو اعزاز عطا کیا وہیں ہماری برتری کا اعلان فرما کہ ہمارے آخری پیغمبر کی امت سب سے افضل ہے۔لہذا ہماری پہلی ذمے داری یہ ہے ہم نبی رحمت ﷺ کے فرامین و احکام پر سختی سے عمل کریں اور آپ کی ناموس و عزت کی پہرہ داری میں ہمہ وقت مصروف رہیں۔ نبی پاک ﷺ کی ذات ستودہ صفات جس طرح آخری ہے اسی طرح آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مقدس، آپ کا دین دین اسلام، آپ کی شریعت سب آخری ہیں۔یعنی جس طرح اب کسی نبی کی نبوت کا ظہور نہیں ہوسکتا ہے اسی طرح اب کوئی دوسری آسمانی کتاب اور شریعت نہیں ہوسکتی ہے۔لہذا ہماری ذمے داری ہے کہ ہم قرآنِ عظیم کی محافظت کریں، اس میں تحریف و ترمیم کرنے والوں کی شرارت سے اپنے آپ کو بچائیں، شریعت اسلامی اور احکام دینی کو فروغ دیں اور جو اس میں تبدیلی اور ردو بدل کی باتیں کرتا ہے اس سے بچ کر دین پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

مذہب مہذب اسلام کی تعلیمات پوری اسی وقت ہوگئیں جب ہمارے سرکار ﷺ کو رب کعبہ نے" الیوم اکملت ۔۔۔۔والی آیت سے مخاطب فرمایا اور بتایا کہ اے محبوب میں نے آپ کا دین مکمل کر دیا۔اب اگر اس دین میں اپنی عقل کا گھوڑا دوڑائے اور کہے کہ یہ ایسے نہیں ایسے ہوگا تو اس کی خباثت سے ہمیں بچنا ہماری دینی فریضہ اور اہم ذمے داری ہے۔ ہماری ایک اور ذمے داری بنتی ہے جو سب سے اہم اور عظیم ہے وہ یہ کہ ہم پہلی فرصت میں خود کو اسلامی تعلیمات سے مزین کریں اور اپنے بچوں کو بھی عمدہ اور اعلی دینی تعلیم دلوائیں کہ جب دینی تعلیم ہوگی تو ہمارا ایمان وعقیدہ مضبوط ہوگا اور ہمارے نبی اکرم ﷺ سے ہماری عقیدت ومحبت مزید قوی ہوگی اور جب یہ ہو جائے گا تو پھر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے کہ کوئی ہمارے سامنے نبی ہونے کا دعویٰ کردے۔

قارئین گرامی! مذکور آیات قرآنی، احادیث رسول گرامی اور اقوال علما سے بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ ختم نبوت پر عقیدہ ہماری ایمانی تقاضا ہے۔لہذا ہم سے اپنے ایمان وعقیدہ کو محفوظ رکھے اور اپنی ذمے داریوں کو بحسن وخوبی انجام دیں۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا فرمان علی رضوی، اٹک

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرما کے نسل انسانی کا آغاز فرمایا۔ان کے سرانور پر تاج علم ونبوت سجا کر انھیں مسجود ملائکہ بنایا پھر ہر دور میں اپنے انبیاء ورسل کو بھیج کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ حق دکھایا۔سب سے آخر میں امام الانبیاء خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر سلسلہ نبوت ورسالت کو ختم فرمایا نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری سے پیغام الٰہی کی تکمیل ہوگئی۔اقوام عالم کو ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب عطا ہوا جس میں زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی موجود ہے قیامت تک اسی دین کی حکمرانی ہوگی اسی نبی کا چرچا ہوگا کسی نئے نبی کی ضرورت ہے نہ کسی نئے دین کی اسی نظریے کو اہل اسلام عقیدہ ختم نبوت سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ اسلام کا بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے جس کا اس پر ایمان نہیں وہ مسلمان ہی نہیں۔چونکہ اسلام کے دامن میں پیغام امن،ظلم و بربریت کا خاتمہ،امارت وغربت میں مساوات جیسے خصائص تھے اس لئے اسے بہت جلد عوامی پذیرائی حاصل ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی کرنیں اطراف عالم میں پھیل گئیں لیکن دوسری طرف جو لوگ اس دنیا میں اپنی بادشاہت کا سکہ قائم رکھنا چاہتے تھے ان کو سخت تکلیف ہوئی تو وہ مذہب حق کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے۔

اسلام کے دو بنیادی عقائد (عقیدہ توحید ورسالت) کو متزلزل کرنے کی کوششیں کی گئیں،دور اول میں ہی مسیلمہ کذاب جیسے لوگ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے لیکن جنھوں نے نگاہ نبوت سے فیض پا کر دنیا وآخرت کے اسرار ورموز کو حاصل کیا ہو،رخ زیبا کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو خیرہ کیا ہو،مہتاب عالم کے حسن وجمال سے اپنے قلوب واذہان کے بند دریچوں کو کھولا ہو،دست کرم وعنایت سے عرفان خداوندی کا جام نوش کیا ہو وہ کیسے کسی سازش کو کامیاب ہونے دیتے یہی وجہ تھی کہ خلیفہ اول نے مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے لشکر جرار بھیجا اور سینکڑوں جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔بعد کے ادوار میں جب اسلام دور دراز علاقوں میں پھیلا تو اس کے دشمن بھی اتنی تیزی سے پیدا ہوئے جنھوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کیں لیکن مسلمان ہر باطل قوت کے سامنے سینہ تان کر کھڑے رہے اور مذہب وعقائد کا دفاع کر کے دشمن کے ہر وار کو ناکام بنا دیا۔

1857ء میں برصغیر پاک وہند سے جب مغلیہ خاندان کی حکمرانی کا سورج غروب ہوا تو انگریز نے یہاں اپنے پنجے مضبوطی سے جما لیے اس نے جب دیکھا کہ مسلمان مذہبی معاملات میں کسی قسم کے سمجھوتے کو روا نہیں رکھتے تو اس نے اہل اسلام کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے لیے کئی لوگ خریدنے کا منصوبہ بنایا افسوس کہ اس کو میر جعفر صادق جیسے لوگ بہت

جلدی مل گئے۔انہیں زرخرید غلاموں میں ایک نام مرزا قادیانی کا ہے۔جس نے انگریز کی ایماء پر اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کے دل چھلنی کیے۔ہر دور کی طرح اب بھی اہلیان اسلام مرزا کے خلاف کھڑے ہو گئے۔علماء ومشائخ نے اس کے دعووں کا قرآن وحدیث کی روشنی میں رد بلیغ کر کے لوگوں کے ایمان کا تحفظ کیا اور مرزائی سازشوں کو ناکام بنایا۔مرزائیت کے خلاف علماء وعوام اہل سنت کا ایک ایک قدم تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔بظاہر اس وقت یہ فتنہ ترقی نہ کر سکا مگر درحقیقت اس نے اپنی زمین دوز کاروائیاں جاری رکھیں اور مرزا قادیانی کی نبوت کو منوانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ اب بھی وہ پہلے سے زیادہ منظم ہو کر تخریب کاریوں میں مصروف ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح ابتداء میں مرزائیت کے سد باب کے لئے کام ہوا اس سے کئی گنا مزید محنت سے اس فتنے کے سامنے بند باندھنے کے لئے کام کیا جائے۔ امت کا ہر فرد اپنی اپنی ذمہ داری نبھائے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں اس جال سے محفوظ رہ سکیں۔

ذیل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات کی خدمت میں چند گذارشات پیش کی جاتی ہیں تاکہ ان پر عمل کر کے مرزائیت کے خلاف عملی وعلمی جہاد کو باقی رکھا جا سکے۔اسلامی ممالک کے سربراہان کی ذمہ داریاں:۔اسلامی ممالک کے سربراہوں کو حسب ذیل امور اختیار کرنا از حد ضروری ہیں۔

1:۔ عالمی سطح پر ہر سال" عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس" کا اہتمام کیا جائے جس میں تمام اسلامی ممالک کے سربراہان،وزراء اعظم،وزراء خارجہ اور دیگر مسلم مندوبین شرکت کریں اور عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مشترکہ حکمت عملی تشکیل دیں۔

2:۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک ادارہ تشکیل دیں جو پوری دنیا میں مرزائیت کے اثرات کا جائزہ لے اور مسلمانان عالم کی آگاہی کے لئے مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی نشر واشاعت کرے۔

3:۔ پوری دنیا بالخصوص یورپ میں اسلام تیزی سے ترقی کر رہا ہے لہٰذا اشد ضرورت ہے کہ اسلام کی طرف راغب لوگوں کو فتنہ مرزائیت کے روپ میں انگریزوں کے بنائے ہوئے branded islam سے بچایا جائے۔

4:۔ جن علاقوں میں مرزائیت کی تردید کے لیے تبلیغ کی ضرورت ہے وہاں وقتاً فوقتاً عوام المسلمین کی تربیت کے لئے تبلیغی وفود بھیجے جائیں۔

5:۔ دنیا بھر میں خاص طور پر افریقی ممالک میں جہاں غربت اور مفلسی حد درجے بڑھ چکی ہے اور وہاں جماعت احمدیہ فلاحی کاموں کا جال بچھا کر اپنے پنجے گاڑھنے اور مسلمانوں کا ایمان برباد کرنے میں مصروف ہے وہاں تمام اسلامی ممالک کے قائم کردہ فنڈ سے فلاحی ورفاہی سرگرمیوں کے ذریعے اس فتنہ کی سرکوبی کی جائے۔

6:۔ دور حاضر میں رائے عامہ کی تشکیل میں میڈیا کا کردار بہت نمایاں اہمیت اختیار کر چکا ہے لہذا تمام اسلامی ممالک کے سربراہان اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسلامی ممالک میں چلنے والا کوئی ٹی۔وی چینل مرزائیوں کا آلہ کار نہ بنے اور جماعت احمدیہ سے رقم بٹور کر مرزائیت کے حق میں پروگرام نشر کر کے سواد اعظم امت مسلمہ کو قلبی اضطراب میں مبتلا نہ کرے۔ (ردقادنیت اورسنی صحافت جلدسوم صفحہ 17.16)

علماء کرام کی ذمہ داریاں:

علم ایک ایسا نور ہے جس کے ذریعے انسان جہالت کی دلدل سے نکل کر معرفت وعرفان کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔بقول شیخ سعدی: علم کے ذریعے ہی انسان کو معرفت خداوندی نصیب ہوتی ہے۔نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے" ان العلماء ورثۃ الانبیاء " فرما کر علماء کو علوم نبویہ کا وارث اور امین قرار دیا۔جب بھی قوم نور سے دور ہو کر ظلمت کی وادیوں میں ڈگمگاتی ہے تو اہل علم ہی ہیں جو انہیں سہارا دے کر تاریک راہوں سے ہٹانے کا سبب بنتے ہیں اس لیے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھی علماء کرام کی بہت سی ذمہ داریاں ہیں جن میں سے چند کو ذکر کیا جاتا ہے۔

1:۔ وہ اہل علم جو قلم سے وابستہ ہیں وہ مرزائیت کے خلاف قلمی جہاد کریں۔

2:۔ مرزائیت کے رد میں لکھی جانے والی کتابوں کو یکجا کریں۔

3:۔ علماء کرام کا جو تحریری مواد غیر مطبوعہ یا نایاب ہے اس کی طباعت کا بندوست کریں۔

4:۔ علماء کرام کی ملکی سطح پر ایک جماعت تیار کی جائے جو مختلف اضلاع کا دورہ کر کے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لے۔جن جگہوں پر ان کا زور ہے وہاں ختم نبوت کے عنوان سے محافل کا انعقاد کر کے ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی جائے۔

5:۔ ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو نصابی انداز میں ختم نبوت کے حوالے سے مواد جمع کرے پھر اسے مدارس،سکولز اور کالجز میں نصاب کا درجہ دلوایا جائے۔

مدرسین وواعظین کی ذمہ داریاں:۔

با کردار معاشرے میں معلم اور واعظ کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انما بعثت معلما ''،معلم اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔نسل نو کی جس نہج پر تربیت کرنا چاہے کر سکتا ہے۔لہذا معلمین (خواہ سکول وکالج کے ہوں یا کسی مدرسہ کے) کو چاہیے کہ پہلے خود اس حوالے سے اپنے مطالعہ کو وسعت دیں پھر طلباء میں اس عنوان پر مطالعہ کا شوق اجاگر کریں۔ہر درس گاہ میں لائبریری کا قیام کر کے خاص اس موضوع پر کتب جمع کی جائیں۔

وقتاً فوقتاً طلباء کے درمیان مقالہ نویسی اور تقاریر کے مقابلے کروائے جائیں اور کامیاب ہونے والوں کی انعام کی صورت میں حوالہ افزائی کی جائے اس سے طلباء میں اس موضوع پر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا نیز اپنے طلباء کو اسلاف کے کارناموں سے واقفیت حاصل کروائی جائے تاکہ یہ لوگ عملی زندگی میں نکل کر جائیں تو عقائد کے باب میں خود بھی پختہ ہوں اور دیگر افراد معاشرہ کی اسلامی طرز پر اصلاح بھی کرسکیں۔

تبلیغ اسلام کے لئے وعظ ایک مؤثر ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:" ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة " مواعظ حسنہ کے ذریعے اسلام کا پیغام مختصر وقت میں لوگوں تک پہنچایا جاسکتا۔اس لئے ہر واعظ، مقرر اور خطیب لازمی طور پر اپنے بیانات میں لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور حساسیت سے آگاہ فرمائے۔قادیانیت کے چہرے کو بے نقاب کر کے لوگوں کے سامنے رکھے اپنے ہر بیان میں سے کم از کم دس منٹ اس موضوع کے لئے مختص کرے تاکہ عوام کو اس بنیادی اور اہم موضوع سے آگاہی ہو اور ان کا ایمان محفوظ ہو سکے۔

پیران عظام اور مشائخ کرام کی ذمہ داریاں:۔

"نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری"

اسلامی ماحول میں خانقاہ اور خانقاہی نظام کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ یہاں اسلامی دستور کی عملی تصویر نظر آتی ہے۔ہزاروں متلاشیان حق نے صوفیاء کرام کی نظر عنایت سے فیض پایا لیکن افسوس کہ آج مادیت پرستی کے زور وشور نے جہاں معاشرے کے دیگر افراد پر اثر ڈالا ہے یہ ماحول بھی اس اثر سے محفوظ نہ رہ سکا۔انسان کسی کتاب میں اہل اللہ کے حالات وواقعات پڑھے اور موجودہ خانقاہوں کو دیکھے تو واضح تضاد نظر آتا ہے،اس کی وجہ سوائے سستی شہرت اور آرام طلبی کے اور کیا ہوسکتی ہے؟ آج احساس زیاں ختم ہو چکا ہے اپنے متعلقہ پروگراموں کی تشہیر کے لیے لاکھوں روپے صرف کرنے کو خدمت دین سمجھا جارہا ہے۔بڑے بڑے سائن بورڈوں پر تصویروں سے آراستہ پینا فلیکس آویزاں کیے جاتے ہیں۔جب کہ شریعت مطہرہ میں تصویر کی حرمت پر واضح نصوص موجود ہیں۔محافل میں مراثیوں کے مشابہ لوگ نعت خواں بن کر آتے ہیں جن پر لاکھوں روپے لوٹائے جاتے ہیں۔کیا یہی اسلام کی تعلیمات ہیں؟کسی پر تنقید کرنا مقصد نہیں لیکن قلم کا تقدس برقرار رکھنا ضروری ہے۔کیا ہمارے اسلاف کے ہاں اس قسم کی فضولیات کا کوئی ثبوت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔تو خدارا انصاف کیجئے،وقت کی نزاکت کو سمجھیے،اسلام کی غربت کا احساس کیجیے،اہل حق اہل سنت ہی اس کسم پرسی کا کچھ خیال فرمائیں،اتنی خطیر رقم جو تشہیری مہم پر خرچ کی جاتی ہے اس کو بہتر مصرف میں لگائیں۔پیران عظام اور مشائخ کرام کی خدمت عالیہ میں دست بستہ گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر خصوصی توجہ فرمائیں۔

1:۔ ہر خانقاہ میں تعلیم و تعلم کے لیے درسگاہ کا قیام عمل میں لایا جائے۔

2:۔ جن علماء کرام کا ختم نبوت پر تحریری کام منتظر اشاعت ہے اس کی اشاعت کا بہتر انتظام فرمائیں۔

3:۔ اپنی خانقاہوں میں عظیم الشان لائبریریاں اور ریسرچ سنٹرز قائم فرمائیں۔

4:۔ حلقہ ختم نبوت قائم فرما کر لوگوں کو اس عقیدے کی اہمیت کا احساس دلائیں۔

5:۔ ہر ماہ ہونے والی محافل میں اس موضوع پر ایک بیان ضرور کروائیں۔

6:۔ اپنی نگرانی میں علماء کی ایک ٹیم تیار کر کے اپنے متعلقہ علاقوں میں دورے کے لئے بھیجیں جو وہاں جا کر لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ کریں، قادیانیت کا چہرہ بے نقاب کریں اور ان کا راستہ روکنے کے لئے عوامی شعور بیدار کریں۔

مذکورہ بالا سطور اسلامی جذبے کے تحت لکھی گئی ہیں کسی صاحب منصب کی تحقیر ہرگز ہرگز مقصد نہیں ہے۔ ورنہ بہت سی خانقاہیں اب بھی ایسی ہیں جہاں تزکیہ نفس، شریعت کی پاسداری، اعمال صالحہ کی ترغیب، عوام کی تعلیم و تربیت جیسے اہم امور پر توجہ دی جا رہی ہے۔ اگر کسی جگہ امور مذکورہ مفقود ہیں تو ان احباب کی خدمت میں ادبا گزارش ہے کہ اصلاح معاشرہ، تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کو اپنی مذہبی و منصبی ذمہ داری سمجھ کر اپنا حق ادا کریں تاکہ اسلام کی نورانی کرنوں سے جہالت کی تاریک وادیاں روشن ہو جائیں اور امت مسلمہ کو کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل ہو سکے۔

صحافی حضرات کی ذمہ داریاں:۔

صحیفہ، مصحف، صحافت اور صحافی کا مادہ اشتقاق ایک ہی ہے یہ سب پیغام حق لوگوں تک پہنچانے کے ذرائع ہیں۔ اگر صحافی اپنی نوک قلم کو لغزش سے محفوظ رکھتے ہوئے پیشے کے تقدس کا خیال رکھے تو وہ بھی اسلامی پیغام مثبت انداز میں آنے والی نسلوں تک منتقل کر سکتا ہے مگر تاریخ شاہد ہے کہ بہت سے اہل قلم دنیاوی لالچ اور ہوائے نفس کا شکار ہو کر اپنی منصبی ذمہ داری صحیح طور پر نہیں نبھا سکے۔ راقم کی نظر میں صحافت کا لفظ ایک وسیع مفہوم کا حامل ہے موجودہ دور میں انٹرنیٹ کی ایجاد نے اس میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس شعبے سے منسلک افراد اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ ٹی۔ وی چینل پر بیٹھنے والے جہاں ڈینگی اور کرونا وائرس کو روکنے کے پروگرام کر کے لوگوں کی صحت کی حفاظت کرتے ہیں وہاں قادیانی وائرس کے نام سے پروگرام کر کے ایمان کی حفاظت کا بھی اہتمام کریں گو کہ موجودہ حالات میں وطن عزیز پاکستان میں اس پر عمل کرنا مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر یہ حضرات یہ سوچ اور نظریہ ذہن میں رکھیں کہ ہم مسلمان ہیں اور بحیثیت مسلمان ہمارا بھی معاشرے میں کوئی کردار ہونا چاہیے، آخر ہم نے بھی مرنا ہے، قبر میں جانا ہے، حشر کے دن اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے سامنے حاضر ہونا ہے تو امید واثق ہے کہ اس فکر کے ہوتے ہوئے ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ اخبارات و رسائل میں جہاں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے متعلق مسائل کو زیر بحث لایا جاتا ہے وہاں ہر شخص اپنے او پر لازم کرے کہ روزانہ کی بنیاد پر یا کم از کم ہفتہ وار ایک کالم اس موضوع کے لئے ضرور خاص کرے، جو لوگ ماہانہ و سہ ماہی رسائل کا اجراء کرتے ہیں ان میں سے کچھ تو ایسے مجاہد ہیں جن کا موضوع ہی فقط ختم نبوت ہے اس کے علاوہ جو باقی ہیں وہ ہر ماہنامے یا سہ ماہی شمارے میں ایک مضمون ضرور اس موضوع پر شامل فرمائیں۔ کچھ لوگ فیس بک کی دنیا میں مختلف گروپس کے ذریعے تبلیغ کا کام بڑی خوبی سے سرانجام دے رہے ہیں ان کو بھی چاہیے کہ موضوع کی حساسیت کا احساس کرتے ہوئے اپنے گروپ کے شرکاء کو قادیانیت کے جراثیم اور اس سے بچاؤ کی تدابیر سے آگاہ فرمائیں نیز اس موضوع پر علماء کرام کی کتب کو انٹرنیٹ پر عام کریں تاکہ جو نوجوان اس فتنے سے بے خبر ہیں ان کی اصلاح ممکن ہو سکے۔

طلباء کرام کی ذمہ داریاں:۔

علم کی طلب ہر انسان کو ہونی چاہیے اور مسلمان کو بالخصوص ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم کی تڑپ رکھنی چاہیے۔ تاریخ کے جھونکوں میں نگاہ دوڑائیں تو بے شمار ایسے واقعات ملیں گے جہاں علم حاصل کرنے والوں کی قربانیوں اور مشقتوں کے تذکرے ہوں گے۔ قرون اولیٰ کا تصور کریں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک ایک حدیث کا علم حاصل کرنے کے لیے سینکڑوں میل کا سفر کرتے تھے۔ ہر دور میں طلباء کو حصول علم میں بے انتہاء مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آج کل تو علم حاصل کرنا قدرے آسان ہو گیا ہے جگہ جگہ سکول، کالج، یونیورسٹیاں اور مدارس قائم ہو چکے ہیں، ان آسانیوں نے جہاں علم کا حصول آسان کیا ہے وہاں طلباء کو سہل پسند بھی بنا دیا ہے۔ علم کے اتنی فراوانی کے باوجود افراد معاشرہ میں سدھار نظر نہیں آتا آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اگر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ حصول علم کے مقاصد بدل گئے ہیں بات اگر چہ طول پکڑ جائے گی مگر ایک مثال دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ پہلے زمانے میں سکول کے نصاب میں ایک کہانی " اتفاق میں برکت ہے" کے عنوان سے ہوا کرتی تھی جب استاذ پڑھاتا تو ساتھ یہ بھی بتاتا تھا کہ عزیز طلباء اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر تم عملی زندگی میں اتفاق سے رہو گے تو کامیاب و کامران رہو گے مگر آج کا معلم یہ درس دیتا ہے کہ اس کو خوب یاد کر لو پیپر میں اس کے دس نمبر ہوں گے جس کے نمبر اچھے ہوئے اس کو نوکری اچھی ملے گی تو نتیجہ کیا نکلا کہ اعلیٰ تعلیم کے بعد منزل مقصود نوکری و غلامی ہے۔ میرا قاری محسوس کر رہا ہو گا کہ شاید میں موضوع سے ہٹ گیا ہوں مگر یہاں طلباء کو ختم نبوت کا مجاھد بنانا ہے لیکن جس طرح کا طرز تعلیم رائج ہے اس نظام میں یہ بات ناپید نظر آتی ہے، سوچ اور فکر کے زاویے یکسر بدل گئے ہیں۔ اگر آج تعلیم جیسے بنیادی پہلو پر توجہ دی جائے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے نوجوان ملک و ملت اور مذہب کے لئے بہترین سرمایہ بن سکتے ہیں۔ اس لیے طلباء کرام سے

زیادہ انکی تربیت کے لیے والدین اور اساتذہ کا کردار انتہائی اہم ہے یہاں صرف چند باتیں ان کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

1:۔ طلباء کو چاہیے کہ عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر اپنے مطالعہ کو وسعت دیں۔

2:۔ اپنی لائبریری میں جہاں سینکڑوں اور کتب کا ذخیرہ کر رکھا ہے وہاں ہر ماہ ایک کتاب ختم نبوت کے متعلق ضرور خریدیں۔

3:۔کسی قریبی عالم دین سے اس موضوع پر کتابیں سبقاً پڑھنے کا اہتمام کریں۔

4:۔ فیس بک کے ان گروپس میں شریک ہوں جہاں اس موضوع پر معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

5:۔ خود معلومات حاصل کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو بھی قادیانیت کے جراثیم سے آگاہ فرمائیں۔

تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے تقاضے

ازقلم: مولانا بلال احمد شاہ ھاشمی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:40)

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

دوسرے مقام پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۔

ترجمہ! تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (سورۃ الاعراف ۱۵۸)

اس فرمان الٰہی سے بھی معلوم ہوا کہ مدینے کے تاجدار نبی مختار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری انسانیت کی طرف علی وجہ الکمال نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ جیسا کہ آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کہیں، لفظ ''الناس'' استغراق کو شامل ہے لہذا ''الناس'' میں ہر وہ چیز داخل ہوگی جس پر لفظ ''انسان'' کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ شفیع امت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا فرمان رحمت نشان بھی اس پر شاھد ہے کہ ''مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ (مسلم، کتاب المساجد)

معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به یعجبون له یقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین''

ترجمہ: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیا علیھم السلام کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے گھر بنایا اس نے اسے نہایت حسین و جمیل بنایا۔ علاوہ ایک اینٹ کی جگہ کے جو کونے میں ہے لوگ اسکے ارد گرد گھومتے ہیں (دیکھنے کے لیے) اور تعجب کرتے ہیں کہ یہاں (جو جگہ خالی ہے) اینٹ کیوں نہیں لگائی؟ تو (فرمایا) میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

ہمیں ہے جان سے پیارا نشان ختم نبوت کا	اٹھو گھر گھر میں پہنچا دو بیان ختم نبوت کا
مٹا دو زور بازو سے کفر ہر قادیانی کا	یمامہ سے اٹھا لو ہر سناں ختم نبوت کا
دیا ختم نبوت پہ رضا کے علم نے پہرہ	بنا انکا قلم بھی ترجماں ختم نبوت کا

دبانے کو زمانے میں گلا ہر قادیانی کا　　　لگائے نعرہ ہر پیر وجواں ختم نبوت کا

عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟ ہمارے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لفظی ومعنوی دونوں اعتبار سے خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں یعنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔آپ خاتم النبیین بھی ہیں اور خاتم المرسلین بھی ہیں۔آپ کے زمانہ یا بعد میں کسی بھی نوعیت کا نیا نبی نہیں آسکتا ظلی ،امتی نبی ،تشریعی ،غیر تشریعی نبی کوئی بھی نہیں آسکتا۔جو کسی بھی اعتبار سے نبوت کا دعوی کرے وہ جھوٹا، مکار، کذاب تو ہے مگر نبوت و رسالت جیسے عظیم منصب کا مستحق نہیں۔عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی فکری اور اساسی عقیدہ ہے۔اسی عقیدہ پر مذہب اسلام کی بقا ہے۔اگر اسی بنیاد پر آنچ آگئی تو کچھ باقی رہنے کا استحقاق نہیں رکھتا۔

"عقیدہ ختم نبوت" اور ہماری ذمہ داریاں:

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ" لن شکرتم لازیدنکم"

ترجمہ: اگر تم شکر کروگے میں ضرور تمہیں زیادہ دونگا۔(سورہ ابراھیم ،آیت ۷)

صدر الافاضل ،فخر الاماثل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

"اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے"شکر کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے احسان ونعمت کی وجہ سے زبان، دل یا اَعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کرنا"حضور اکرم ،امام الانبیا، سید عالم ،نبی رحمت ،ھادی امت ،محبوب خدا یعنی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہمارے نبی وآقا ہیں۔یہ ہماری خوش قسمتی وسعادت مندی ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات والا برکات بطور نعمت عطا ہوئی ،حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہمارے آقا ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے یعنی کہ حضور کی ذات ہمارے لیے بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ کے فرمان کے مطابق اگر نعمت کا شکر ادا کیا جائے تو خداوند کریم مزید عطا فرماتا ہے۔اب حضور سے بڑھ کر اور مزید کیا ہوگا؟ جو اس نعمت عظمی کا شکر بجالائے گا اسے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص توجہ حاصل ہوگی۔

اب مذکورہ تمہید سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کی ایک نعمت عظمیٰ ہیں اور اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔اب پھر ہم پر لازم ہے کہ ہم نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا دفاع کریں ،آپ کے عظمت کے گن گائیں یہ بات بھی نہایت واضح ہے کہ شکر زبان ،دل اور اعضاء (تینوں) سے ادا کیا جاسکتا ہے۔

زبان سے شکر:۔زبان سے شکر یہ ہے کہ اپنے بیانات ،مواعظ کے ذریعے آقا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعریف کی جائے اور ختم نبوت کے پیغام کو عام کیا جائے۔

دل سے شکر:۔دل سے شکر یہ ہے کہ دل میں رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت جاگزیں ہو۔

اعضاء سے شکر:۔اعضاء سے شکر یہ کہ عملی طور پر دفاع ختم نبوت و پیغام ختم نبوت کو عام کیا جائے کہ اپنی تحریروں کے ذریعے سے

معاندین کا رد کیا جائے اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نافذ کر کے عدو کو غم پہنچایا جائے۔ اور میدان لگا کر دشمن کی ہر سازش و چال کو ناکام بنا کر علم اسلام بلند کیا جائے۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ جہاں بھی توہین رسول کرنے والے آتے رہے وہیں غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان گستاخوں کا تعاقب کر کے انہیں واصل جہنم کرتے رہے۔ تحفظ عقیدہ ختم نبوت ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔ دور صدیقی سے لے کر آج تک جس نے بھی اس مقدس مشن سے بغاوت کی وہ کچل دیا گیا۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم چونکہ ایک جمہوری اسلامی ملک کے باشندے ہیں تو قانونی طور پر بھی اس قانون کو مکمل طور پر نافذ العمل رکھا جائے۔ کئی دہائیوں کی محنت ,ہزاروں قربانیوں کے بعد جا کر کہیں ہم کامیاب ہوئے تھے کہ قانونی طور پر عقیدہ ختم نبوت کے غداروں کو سرکاری طور پر کافر و مرتد قرار دیا گیا تھا۔ اور انکی تبلیغ و مراکز پر پابندی لگائی گئی۔ لیکن اس آئینی ترمیم پر عمل درآمد کمزور نظر آتا ہے۔ اولاً تو من حیث الامت جمیع امت اور بالخصوص اکابرین وقائدین کو چاہیے کہ وہ اس معاملہ میں فعال ومتحرک رہیں۔ اور اس مقدس مشن کی تقدیس پہ ہونے والے ہر وار کا توڑ کریں، ہر شیطانی قوت کو ناکام کریں۔ یہاں وہ لوگ بدرجہ اولی مخاطب ہیں جو کہتے کہ اسلام کی ابتدا ہمارے کرہ ارض سے ہوئی لیکن درحقیقت دور حاضر میں انکی طرف سے اسلام کی اساس کے تحفظ کی خاطر کوئی پیش قدمی و لائحہ عمل نہیں ہے۔ جو اپنے آپ کو مرکز اسلام سمجھتے ہیں انہیں اس متعلق ضرور توجہ مبذول کرنی ہوگی۔ اور پھر پاکستان میں اس قانون اور اس مشن کے تحفظ کی خاطر ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے آباء نے کتنی قربانیاں دی ہیں۔ وہ لاکھوں مسلمانوں کا قربان ہونا, وہ ماؤں کا اپنے بچوں کو قربان کر دینا, وہ بہنوں کا اپنی عصمت بچاتے ہوئے قربان ہو جانا فقط اس لیے تھا کہ اس ارض مقدس پر نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ وفا کی جائے گی۔ اس کے بعد پھر بھی متعدد مشکلات و رکاوٹوں کا سامنا ہر دور میں رہا ہے۔ خدا غریق رحمت کرے۔ مجاہد ملت بطل حریت علامہ محمد عبد الستار خان نیازی, حق وصداقت کی نشانی علامہ حافظ قاری شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی اور مبلغ اسلام علامہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمہ اللہ علیھم سمیت دیگر ان اکابر علماء کرام کا جنہوں نے اس عظیم مشن کی کامیابی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ ان علماء کرام اور دیگر غیور اھل اسلام نے جہد مسلسل سے ختم نبوت کے غداروں کو کافر قرار دینے والی آئینی ترمیم منظور کروائی تھی۔ لیکن آہ! ہم اپنے محسنین کو بھول گئے اور جو نعمت اس صورت میں ہمیں عطا ہوئی تھی اس کا تحفظ کر کے اور اس پر کڑی نظر رکھ کے, اس کو من کل الوجوہ نافذ العمل کر کے ہم اس نعمت کا شکر ادا کرتے لیکن ہم ناشکرے لوگ نکلے۔

(1) اس لیے آج بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کافی محنت کی ضرورت ہے اور پختہ و دائمی لائحہ عمل وضع کر کے اسے عالمی طور پر منوایا جائے۔

(2) اس مشن کو مٹانے اور ناموس رسالت قانون کے خاتمہ کے لیے جو قوتیں مل بیٹھی ہیں ان کا منظم ہو کر مضبوط پلیٹ فارم سے بڑی ہوشیاری کے ساتھ تعاقب کیا جانا چاہیے۔

(3) مشترکہ و متحدہ محاذ کے ذریعے اپنی حاوی و غالب پوزیشن کو برقرار رکھا جائے۔

(4) مستقبل میں اس مشن کی تقدیس کے لیے ابھی سے منظم و مربوط طریقے سے چلنا چاہیے۔

(5) ہمیں اپنے اجسام و ابدان کو خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ سے ایسے مزین رکھنا چاہیے کہ معلوم ہو یہ افراد امت مصطفیٰ ﷺ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ساتھ میں اپنے افراد و معاشرے کو نور مصطفیٰ ﷺ کی جھلک و تڑپ کا روگ دینا چاہیے۔

(6) ہر اعتبار سے عملی میدان میں موجود رہنا چاہیے اور بالخصوص "تحفظ عقیدہ ختم نبوت" کے لیے لمحہ لمحہ مساعی میں مصروف رہنا چاہیے۔

(7) مسلم امہ کو اس عقیدے کی حساسیت و اہمیت سے آگاہ کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً مختصر کورس وورکشاپ کا انعقاد خوش آئند رہے گا۔ ایسے ادارے و مواد کی حاجت ہے کہ جن کے ذریعے اس راہ کے راہی سیراب ہوتے چلے جائیں۔

(8) سیاسی سطح پر اپنی قوت اتنی مضبوط کی جائے کہ جب کبھی ایسی صورت حال پیدا ہو (جیسا کہ گزشتہ چند سالوں سے حالات ناخوشگوار ہیں اس معاملہ میں اور پھر امت مصطفیٰ ﷺ کے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔) تو اسے کنٹرول کرنے کے لیے مشکلات پیدا نہ ہوں۔

(9) ہم دیکھ رہے ہیں کہ امت تقسیم در تقسیم ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام کے اصول اور اساس کے تحفظ کی خاطر اور عالمی دشمنوں کے مقابلے کے لیے سب کو متحد ہونا پڑے گا۔ (جیسا کہ علامہ شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی فراست و حکمت بھری نگاہ سے اقدام اٹھائے تھے انکی آج پھر ضرورت ہے)

(10) "عقیدہ ختم نبوت کے مستقل تحفظ" کے لیے سنت صدیقی پر عمل کرتے ہوئے اپنی تمام تر ترجیحات، مصروفیات، لوازمات وغیرھم پر اس مشن کو مقدم سمجھنا ہوگا اور فقط سمجھنا نہیں بلکہ عملاً ثابت بھی کرنا ہوگا۔

تلک عشرہ کاملہ فتدبر

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہنا چوروں کی رکھوالی ہے

تعارفیات

حسبنا الله ونعم الوكيل

”قادیانیت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور“

ردقادیانیت میں ایک نہایت ہی عمدہ مقالہ

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

الحمدللہ علی احسانہ!! ہم مسلمان ہیں اور عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد اور اساس ہے۔اس کی حفاظت ہر اہل ایمان پر فرض اولیں ہے۔ہمارے پیارے پیغمبر آخرالزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس ہی میں جب کذابوں نے ”عقیدہ ختم نبوت“ پر حملہ کرنے کی ناپاک جسارت کی تو خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سیف اللہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں کذابوں کے سرغنہ مسیلمہ کذاب کو اس کے لاؤلشکر سمیت شکست فاش سے دوچار کیا۔عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے حوالے سے یہ پہلا معرکہ تھا جس میں بارہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔اس معرکہ سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت دوچند ہو جاتی ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بعد تابعین، پھر تبع تابعین اور پھر علماء ومشائخ نے ہر دور میں عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کی حفاظت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔برصغیر میں جب مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے سر اٹھایا تو ہمارے علماء ومشائخ کا طبقہ حرکت میں آیا۔اس کے خلاف ہر ممکن قدم اٹھایا،اس کی ہرزہ سرائیوں اور دشنام طرازیوں کا تعاقب فرمایا،اس کا علمی وتحقیقی محاسبہ فرمایا۔اسے عدالتی مقدموں میں الجھایا۔

المختصر اسے ذلت ورسوائی کا نمونہ بنایا لیکن پھر بھی یہ فتنہ ختم ہونے کو نہ آیا۔یوں تو ان محافظین ختم نبوت کی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے اسے اور اس کی ذریت کو ناکوں چنے چبوائے تھے۔لیکن ان میں شیر اسلام مولانا غلام دستگیر محدث قصوری رحمۃ اللہ علیہ، (م 1315ھ/ 1897ء) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1340ھ/ 1921ء) اور قبلہ عالم سلطان العلماء پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1356ھ/ 1937ھ) کا کردار نہایت نمایاں طور پر سامنے آیا ہے۔اسی طرح ان کے خلفاء وتلامذہ،متوسلین اور معاصرین نے بھی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں ہمیشہ قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔

مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع اٹک کے علاقہ چھچھ کے ایک گاؤں شمس آباد میں ایک قاضی خاندان ہے جس کے ایک فرد فرید حضرت علامہ مولانا قاضی غلام جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (م 1348ھ/ 1930ھ) ہیں۔ جنہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد الاول جون پوری رحمۃ اللہ علیہ نے" چودھویں صدی کا محی الدین" قرار دیا ہے۔ آپ نے پاک وہند کا طویل سفر کیا اور اسلام اور سنیت کی تبلیغ و اشاعت فرماتے ہوئے اسلام کا پرچم بلند کئے رکھا آپ نے مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں میں بیسیوں کتابیں لکھ کر شائع فرمائیں۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کا تحفظ آپ کا خاص موضوع رہا ہے۔ اس پر آپ کی کئی تصانیف شاھد و ناطق ہیں۔۔ بنگال میں قیام کے دوران جب ایک معروف قادیانی عبد الواحد کی کارستانی عروج پر پہنچی تو آپ نے اسے میدان مناظرہ میں للکارا اور اسے چاروں شانوں چت کر ڈالا۔

آپ نے اس مناظرے کی روداد کو صفحہ قرطاس پر لایا اور" جواب حقانی دررد بنگالی قادیانی" کے عنوان سے اردو اور بنگالی زبان میں شائع فرمایا۔ واللہ! قادیانیت کے رد میں آج تک ایسا مناظرہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ مرزا قادیانی آنجہانی کی یاوہ گوئیوں کے رد میں آپ نے پھر قلم اٹھایا اور 1330ھ میں" تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی" کے نام سے معرکۃ الآرا جواب سامنے آیا، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مصنف" بہار شریعت" صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی رحمتہ اللہ علیہ (م 1367ھ/ 1948ء) کے اہتمام سے مطبع اہل سنت و جماعت بریلی شریف سے جب رد قادیانیت میں یہ عظیم کتاب شائع ہو کر سامنے آئی تو قادیانی ذریت میں کھلبلی مچ گئی اور انہوں نے آپ کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔

ملک محمد امین شمس آبادی مرحوم سابق رکن قومی اسمبلی پاکستان اس وقت اعزازی مجسٹریٹ تھے، ان کی کوشش سے یہ مقدمہ خارج ہوا اور مرزائیوں کو ذلیل ورسوا ہونا پڑا۔ آپ نے اس بے مثال کتاب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رد قادیانیت میں لکھی گئی تصنیفات سے بھر پور استفادہ کیا ہے اس کا اظہار آپ نے اسی کتاب مطبوعہ بریلی شریف کے صفحہ نمبر 4 کے حاشیہ میں اس پیرائے میں فرمایا ہے:" ناقلا عن بعض تصنیفات عالم اھل السنۃ والجماعۃ مجدد المائۃ الحاضرہ مولانا البریلوی الشیخ احمد رضا خان رضی عنہ الرب السبحان" اسی طرح اسی کتاب کے صفحہ نمبر 27 پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی رد قادیانیت میں لکھی گئی کتاب قہر الدیان علی مرتد بقادیان کا حوالہ دیتے ہوئے آپ کا اسم گرامی کچھ اس انداز میں لکھتے ہیں:" المخدومی واستاذی ومرشدی الشیخ احمد رضا خان الفاضل البریلوی مجدد المائۃ الحاضرہ عم فیضہ" گویا آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارناموں کی بنا پر انہیں ان کی زندگی ہی میں مجدد تسلیم کر لیا تھا۔ اسی طرح آپ نے ایک تیسری کتاب" بیان مقبول دررد قادیانی مجہول بطریق المنطق والمعقول" میں بھی مرزا قادیانی آنجہانی کی علمیت کی اصل حقیقت طشت از بام فرما دی۔ آپ نے رد بدعات و منکرات کے حوالے سے تین سو علماء کرام

کی مہریں اپنی ایک کتاب" مجموعہ مواہیر"۔میں ان کے دستخطوں کے ساتھ پیش فرمائی ہیں فتنۂ قادیانیت کے کفر پر بھی یہ مہریں لگائی گئی ہیں۔علاقہ چھچھ میں جب ایک شخص فتنۂ قادیانیت کے دام تزویر میں پھنسا تو آپ نے اس کا ناطقہ بند فرمادیا اور اسے یہاں سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔الحمدللہ،آج تک علاقہ چھچھ فتنۂ قادیانیت سے محفوظ ہے۔

آپ کے دوسرے بھائی حضرت علامہ مولانا غلام ربانی رحمۃ اللہ علیہ(م1365ھ/1946ء)بھی آپ کے دست راست تھے،انہوں نے بھی عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔آپ نے اپنے برادر اکبر کی کتاب" تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی" پر نہایت زوردار ضمیمہ رقم فرمایا جسے اس کتاب کی تلخیص کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔۔اسی طرح فتنۂ قادیانیت کے رد میں عربی زبان میں ایک فصیح وبلیغ رسالہ" رد قادیانی" لکھا۔۔۔اسی طرح آپ کا ایک تیسرا رسالہ" مرزا کی غلطیاں" بھی ہے جس میں آپ نے مرزا کی عربی زبان میں قابلیت کوطشت از بام فرمادیا ہے۔

اسی طرح آپ کے تیسرے بھائی حضرت علامہ مولانا غلام سبحانی رحمۃ اللہ علیہ۔(م1375ھ/1956ء)بھی اسی راہ ورسم منزل ہا کے راہی تھے۔انہوں نے بھی اپنے برادر اکبر کی کئی کتابوں پر اپنی تقاریظ لکھی ہیں۔

رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی یوں تو ساری اولاد ہی علم وعمل سے وابستہ تھی لیکن حضرت علامہ مولانا قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ(1402ھ/1981ء)آسمان علم وعرفاں پر آفتاب کی مانند چمکے۔اوران کی علمی وروحانی روشنی دور دور تک پہنچی۔عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کا تحفظ تو آپ کو ورثے میں ملا تھا۔ایک دفعہ ایک مشہور وکیل فاطمی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور آپ کے پاس آیا کہ علماء میرا ساتھ دیں اور ساتھ ہی اپنے مہدی ہونے کی دلیل پیش کی کہ آج تک" الم" الف،لام،میم کا ترجمہ پوشیدہ تھا،اللہ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ پورا قرآن مجھے مخاطب ہے کہ" المھدی". یہ سن کر آپ مسکرا پڑے اور فرمایا: فاطمی صاحب! یہ تو بتائیے کہ الف،لام،میم کو" الم" کیوں نہیں پڑھتے، اس لیے کہ یہ حروف مقطعات ہیں،انہیں علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھنا چاہیے،آپ نے ان حروف کو متصل کر دیا ہے،یہ وحی جبرائیل نہیں لائے،شیطانی وساوس ہیں،آپ کسی سایئکاٹرسٹ سے اپنا علاج کرائیں،میں آپ کی زندگی کے کن کن واقعات کا ذکر کروں کہ

جا اینجا است: کہ ہر گوشہ دل کھینچ کر کہتا ہے۔

آپ نے جب سورۃ الفاتحہ کی تفسیر" انوار القرآن" کے نام سے لکھی تو اس میں بھی عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے تفسیری نکات سامنے لائے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اٹک کی علمی وادبی اور تحقیقی کاموں کے روح رواں حضرت نذر صابری رحمۃ اللہ علیہ نے جب"محفل شعروادب اٹک کا قیام عمل میں لایا تو اس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت حضرت علامہ مولانا قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی۔اس کا

پہلا اجلاس 5 / اکتوبر 1957ء کو جامع مسجد حنفیہ اٹک میں ہوا۔اس کے بعد آپ نے محفل شعر وادب اٹک کے اجلاسوں میں بھر پور شرکت کی۔ 14 / اپریل 1974ء بروز اتوار محفل شعر وادب اٹک کے زیر اہتمام گورنمنٹ کالج اٹک کی لائبریری میں" سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے موضوع پر اجلاس ہوا۔صدارت مولانا عبدالرحمن طاہر سورتی نے کی ۔مولانا غلام جیلانی برق رحمۃ اللہ علیہ نے دور جدید پر اسلامی تہذیب کے اثرات پر تقریر کی۔اس موقع پر مولانا قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ نے"مسئلہ ختم نبوت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔آپ نے فرمایا:

" رسول کی حیثیت سے تسلیم کر لینے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس لفظ کو بھی اسی مضمون میں استعمال کیا جائے، سوچا اور سمجھا جائے جس مضمون میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو استعمال کیا ہے۔ایک شخص اگر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول مانتا ہے مگر ان کی ختم نبوت کا قائل نہیں تو وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

"محفل شعر وادب کے اس اجلاس جس میں آپ نے ختم نبوت کے حوالے سے نہایت مدلل اور مستند تقریر فرمائی تھی۔اس کے چند ماہ بعد ہی مملکت خداداد پاکستان میں نہایت زوردار انداز میں تحریک ختم نبوت چلی اور پورے ملک میں پھیل گئی۔ اس تحریک میں بھی علماء ومشائخ اہل سنت کا کردار آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ بالخصوص قائد اہل سنت علامہ حافظ قاری شاہ احمد نورانی رحمتہ اللہ علیہ،مولانا عبدالمصطفی الازھری رحمۃ اللہ علیہ،مولانا سید محمد علی رضوی رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہ کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں۔چنانچہ علماء ومشائخ کی کاوشیں رنگ لائیں اور 7 /ستمبر 1974ء کو دنیا کے سارے اسلامی ممالک میں یہ قابل فخر اعزاز صرف مملکت خداداد پاکستان کے حصے میں آیا کہ اس کی پارلیمنٹ نے انکار ختم نبوت کی بنیاد پر مرزائیوں کو قانونی اور سیاسی طور پر بھی کافر قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔الحمدللہ۔

علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ نے قلمی طور پر ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی جاری وساری رکھی۔آپ کے ذخیرۂ کتب سے راقم کو آپ کے قلم سے ایک مختصر مگر جامع مقالہ" آیت ختم نبوت،ایک محققانہ جائزہ" فردوس نظر ہوا جسے ماہنامہ الحقیقہ کے تحفظ ختم نبوت نمبر جلد اول کے پہلے باب کی زینت بنایا گیا ہے۔اسی طرح آپ کے قلم فیض رقم سے ایک نہایت ہی مفصل مقالہ" خاتم النبیین کی محققانہ توضیح" بھی علامہ پیر سید محمد امیر شاہ گیلانی المعروف مولوی جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ادارت میں پندرہ روزہ" الحسن" پشاور میں چار قسطوں میں شائع ہو کر سامنے آیا۔پہلی قسط 15 / مارچ 1974ء اور آخری قسط یکم تا 15 /مئی 1974ء کو شائع ہوئی تھی۔

علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اولاد امجاد کی تعلیم وتربیت بھی ایسی نہج پر کی ہے کہ آپ کی ساری اولاد جذبۂ حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہے اور ہر باطل فرقے کے ساتھ برسرپیکار ہے۔ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کا تحفظ آپ

کے خانوادے کی پہچان ہے۔

آپ کے صاحبزادے پروفیسر قاضی محمد سلیم صاحب زیدمجدہ (پ1950ء) عربی میں عالم فاضل ہیں اور صاحب قلم ہیں اور اپنے والد گرامی کے مشن کے امین ہیں۔ آپ کے قلم سے بھی ختم نبوت کے حوالے سے ایک اہم کتاب "ختم نبوت، قرآن اور قادیانیت" شائع ہو کر سامنے آئی ہے اور ارباب علم وفضل سے داد وتحسین حاصل کی ہے۔

آپ کے دوسرے صاحبزادے ڈاکٹر قاضی امجد حسین کاظمی سیفی اویسی صاحب زیدمجدہ بھی عالم فاضل ہیں اور قلم و قرطاس سے گہرا شغف رکھتے ہیں۔ اپنے اجداد کے روحانی ورثے کے امین ہیں۔ اپنے اجداد کی ان تمام قلمی کاوشوں کو نہایت مربوط اور جدید انداز میں شائع فرما رہے ہیں جو عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے حوالے سے لکھی گئی ہیں۔ الحمدللہ علی احسانہ، آپ نے خود بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا اور آپ کے رہوار قلم نے اس میدان میں بھی خوب جولانیاں اور روانیاں دکھائی ہیں۔ آپ کے مقالے کا عنوان" قادیانیت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور!" ہے۔ ماشاءاللہ، آپ کا قلم اس موضوع پر ایسے سرپٹ دوڑا کہ موضوع کو سمیٹنا مشکل ہو گیا۔ مقالے کی ترتیب وتہذیب بہت خوب ہے۔ مقالہ چودہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اور ہر باب ہی اپنی جگہ ایک مستقل مضمون کی حیثیت رکھتا ہے۔ طرز تحریر اور اسلوب بیان اتنا دلچسپ ہے کہ قاری جب پڑھنا شروع کرتا ہے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ آپ نے نہایت احسن انداز میں اس مقالے میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت اور وضاحت پیش فرما دی ہے۔ امت میں جھوٹے مدعیان نبوت کے آنے کے مقاصد اور ان کی تاویلات کو بھی طشت از بام فرما دیا ہے۔ سچے نبی اور جھوٹے نبی کا تقابلی جائزہ پیش فرما کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا ہے۔ مرزا قادیانی آنجہانی کے دعویٰ نبوت کی وجوہات، اس کے عقائد ونظریات، تضادات اور اس کی گستاخیوں اور دشنام طرازیوں سے بھی پردہ اٹھا دیا ہے۔ قادیانی ذریت سے نرم گوشہ رکھنے والوں کی بھی گوشمالی فرما دی ہے۔ مسلمانوں کو دعوت فکر دی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ بھی دے دیا ہے۔ اور آخر میں ختم نبوت کے حوالے سے فاضل مقالہ نگار نے اپنا منظوم کلام بھی قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش فرما دیا ہے۔ مقالہ عام فہم، آسان اور نہایت ہی سادہ انداز میں احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ المختصر ختم نبوت کے حوالے سے یہ مقالہ نہایت انوکھے اور البیلے انداز میں لکھا گیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ضرورت ہے کہ یہ مقالہ ہر مسلمان کے گھر اور لائبریری میں پہنچنا چاہیے تا کہ ہمارے سادہ لوح مسلمان عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کر کے اپنا ایمان قادیانی گماشتوں سے بچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میرے ممدوح ڈاکٹر قاضی امجد حسین کاظمی سیفی اویسی زیدمجدہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے شہرت عام اور بقائے دوام بخشے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

علامہ قاضی غلام گیلانی اور "تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی"

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری (مدیر اعلیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

آتے رہے انبیاء کَمَا قِیْلَ لَھُمْ وَالْخَاتَمُ حَقُّکُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام آخر میں ہوئی مہر کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت قرآن واحادیث سے ظاہر وباہر ہے۔مثلاً قرآنی آیت: ما کان محمد ابا احد

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا -

(الاحزاب:40)

"محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے"

(کنزالایمان)

دوسری آیت: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً

(المائدہ:3)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا"

(کنزالایمان)

احادیث مقدسہ میں سے مشہور حدیث مبارکہ: انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔" میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں" سے عقیدہ ختم نبوت کی عظمت و رفعت اور اہمیت وافادیت اظہر من الشمس ہے، عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی عمارت کی خشت اول ہے۔اس عقیدہ میں ذرا سی بھی لچک سے ہمارے ایمان کی عمارت قائم و دائم نہیں رہ سکتی۔جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی بالکل اسی طرح ایمان بھی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر سلامت نہیں رہ سکتا۔زمین اوپر جا سکتی ہے، آسمان نیچے آسکتا ہے لیکن ہمارے نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ظلی یا بروزی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہ ہمارا ایمان ہے، بلکہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی جان ہے۔ ہر دور میں جب بھی عقیدہ ختم نبوت کی مخالفت میں کوئی بدبخت دریدہ دہن سامنے آیا تو عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "محافظین ختم نبوت" بن کر سامنے آگئے اور کذابوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

برصغیر کے خطۂ قادیان (گورداس پور) میں 1250ھ/ 1835ء میں پیدا ہونے والے ازلی بدبخت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے نہایت فاسد خیالات اس کی کتاب "براہین احمدیہ" کے ذریعے سب سے پہلے سامنے آئے، پھر مجدد، مہدی، مسیح کے دعوے کرتے کرتے بالآخر ظلی اور بروزی نبی بن بیٹھا تو علماء ومشائخ نے ہر محاذ پر اس خبیث شخص کی ہر زہ سراہیوں کا تعاقب کرکے اس کا ناطقہ بند کیا۔

جہاد بالقلم کے محاذ پر اس کے خلاف برسر پیکار رہنے والوں میں علامہ مولانا قاضی غلام گیلانی شمس آبادی رحمتہ اللہ علیہ (پ:1285ھ/ 1868ء۔۔۔۔۔م:1348ھ/ 1930ء) کا نام نہایت روشن اور نمایاں ہے۔ آپ اپنے عہد کی ایک نابغۂ روزگار ہستی تھی، آپ کی ولادت شمس آباد (ضلع اٹک، پاکستان) میں ہوئی اور یہاں ہی وفات ہوئی اور شمس آباد قبرستان میں محو استراحت ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والد گرامی علامہ قاضی نادر الدین شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی، مقامی اساتذہ کرام میں سے جلالیہ کے مولانا سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ، اور ویسہ کے مولانا سید رسول رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اکتساب فیض کیا، پھر ہندوستان میں مدرسہ عالیہ رامپور میں چلے گئے اور وہاں کے نامور اساتذہ کرام سے اکتساب فیض کیا اور یہاں سے سند فراغت لے کر اسی مدرسہ عالیہ میں تدریسی خدمات سرانجام دینے لگے، یہاں مولانا عبد الاول جون پوری رحمۃ اللہ علیہ آئے اور آپ کی تقریر سن کر بہت متاثر ہوئے، اور آپ کو بنگال میں جا کر باطل قوتوں کے خلاف جہاد بالقلم اور جہاد بالسیف کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ بنگال میں چلے گئے اور وہاں باطل فرقوں کے خلاف تقریباً تیس سال برسر پیکار رہے اور فتوحات احناف کے جھنڈے گاڑھے۔۔آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خانقاہ عالیہ نقشبندیہ احمدیہ سعدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے، 1321ھ/ 1904ء میں آپ حج بیت اللہ اور حاضری روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

اسی سفر سعادت میں شیخ الدلائل مولانا عبد الحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو الحزب الاعظم اور دیگر اوراد و وظائف کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ آپ مصنف تصانیف کثیرہ تھے مختلف موضوعات پر آپ نے اردو، فارسی، عربی اور بنگالی زبان میں پچاس سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ آپ" راہ ورسم منزل ہا" کے راہی تھے۔ احقاق حق اور ابطال باطل میں آپ کا کردار نمایاں رہا ہے۔ اس پر آپ کی تصنیفات وتالیفات شاہد وناطق ہیں۔ حیرت ہے کہ کچھ لوگ جان بوجھ کر آپ کے عقیدہ ومسلک کو دھندلا کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں حالانکہ آپ کی کئی تصانیف کے نام ہی ایسے ہیں جن سے آپ کا عقیدہ و مسلک ظاہر وباہر ہے۔ آپ کی ایک کتاب کا نام" الفیض التام فی تقبیل الابہام" ہے۔ اس میں آپ نے سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے کے دلائل رقم فرمائے ہیں۔ اسی

طرح آپ کی ایک کتاب" بحر الکلام فی استحباب المیلا د والقیام" ہے۔اس کتاب کا ذکر آپ نے خود اپنے برادر مولانا غلام ربانی شمس آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ (م:1365ھ/1946ء) کی شہرہ آفاق کتاب" جامع الکلام فی بیان المیلا د والقیام" کے"تکملہ" میں یوں فرمایا ہے:" الغرض قیام کے استحباب میں بہت دلائل میرے رسالہ" بحر الکلام فی استحباب المیلا د والقیام" میں موجود ہیں۔"....جس کتاب پر آپ کا"تکملہ" موجود ہے اس میں آپ کے برادر مولانا غلام ربانی شمس آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تین مزید رسائل" فوز المرام فی بیان لحادی عشر لغوث الانام" (غوث اعظم کی گیارہویں کے بیان میں مقصد کی کامیابی)" الدلیل المبین فی اعراس الصالحین والعابدین" (صالحین اور عابدین کے اعراس کی واضح دلیل) اور" البیان فی اخذ الاجرۃ علی الاذکار و تلاوت القرآن" (اذکار اور تلاوتِ قرآن پر اجرت لینے کے بیان میں) بھی شامل ہیں۔ان تمام رسائل کے ناموں سے عقیدہ و مسلک اظہر من الشمس ہے۔

مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:1340ھ/1921ء) سے آپ کی محبت وعقیدت شہرہ آفاق ہے۔مولانا محفوظ الرحمن رضوی رحمتہ اللہ علیہ (م:1441ھ/2021ء) سابق خطیب جامع مسجد فاروقیہ اٹک شہر کچھ عرصہ شیخ الجامعہ استاذ العلماء علامہ محب النبی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ (م:1396ھ/1976ء) کے حلقۂ درس میں رہے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

" اسی طرح ہمارے چھچھ کے مشہور عالم دین حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی غلام جیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ایمان افروز واقعہ بھی حضرت شیخ الجامعہ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے سننے کو ملا:" حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی غلام جیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ چند مسائل کی تحقیق وراہ نمائی کے لئے مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بریلی شریف حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کتب خانے کی چابی عطا فرما کر مطالعہ کتب اور چند روز قیام کے لیے فرمایا۔ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علامہ مولانا قاضی غلام جیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے تحقیق وراہ نمائی سے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سب مسائل حل ہو گئے ہیں اور امید سے بڑھ کر فیض ملا۔۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے تبلیغ دین سے متعلق پوچھا تو حضرت قاضی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے، افریقہ آتا جاتا ہوں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا، افریقہ میں آپ خود جاتے ہیں یا وہ لوگ آپ کو بلاتے ہیں، آپ نے جواب دیا، کہ اکثر میں خود ہی جاتا ہوں۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اب وہاں خود نہ جانا وہ لوگ آپ کو بلایا کریں گے اور ساتھ ہی اعلیٰ حضرت نے آپ کو ایک خاص وظیفہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔تو حضرت علامہ مفتی قاضی غلام جیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے دیئے گئے وظیفہ کو میں نے معمول بنالیا۔چنانچہ گھر پہنچتے ہی افریقہ سے دعوت ناموں

کاایک سیلاب امنڈ آیااور پھر فیضانِ اعلیٰ حضرت کی برکت سے باوقار طریقے سے افریقہ آتا جاتا رہا"..اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا رابطہ باضابطہ رہا۔

مستفتی کی حیثیت سے فتاویٰ رضویہ میں آپ کا نام نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے کیسے اعلیٰ وارفع القابات وخطابات سے یاد فرماتے ہیں۔چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

(1) بحضور لامع النور موفور السرور قامع الشرور والفسق والفجور حضرت عالم اہل السنّۃ والجماعۃ مجدد مائۃ حاضرہ زید مجدہم بعد نیاز بے آغاز حضور نے فرمایا تھا"

(2) بجناب مستطاب حضرت عالم اہل سنت وجماعت مجدد مائۃ حاضرہ زید فضلہم بعد نیاز مندی عقیدت مندانہ"

(3) الاستفتاء فی حضرت مجدد المائۃ حاضرہ الفاضل البریلوی غوث الانام مجمع العالم الحلم والاحترام امام العلماء ومقدام الفضلاء لازال بالافادۃ والعزوالاکرام"۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے،اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے آپ کو جن القابات وخطابات سے نوازا گیااس کی دو مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

(1)" بملاحظہ مولینا المکرم ذالمجد والکرم والفضل الاتم مولینا مولوی قاضی غلام گیلانی صاحب اکرمہ اللہ تعالیٰ وبکرم"

(2)" بملاحظہ شریفہ مولینا المجل ذی المجد والفضل والکرم مولانا قاضی غلام گیلانی صاحب دامت معالیہ".

دونوں کے درمیان جو مراسلت رہی ہے اس سے بھی دونوں کے آپس میں نہایت گہرے تعلقات ظاہر و باہر ہیں۔یہی نہیں آپ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کے بعد بھی بریلی شریف حاضر ہوئے اور آپ کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کیااور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعائیہ کلمات بھی رقم فرمائے۔

مولانا محمد شہاب الدین رضوی نے" تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ" لکھی جسے اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب نے 1416ھ/1995ء میں رضا اکیڈمی بمبئی کے زیر اہتمام شائع فرما کر عام کیا۔اس کتاب کے آخر میں فاضل مصنف مولانا محمد شہاب الدین رضوی نے روداد جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی کے سال دوم 1921ء اور سال چہارم 1923ء سے جماعت کے بارے میں علماء ومشائخ کے تاثرات بھی دیئے ہیں۔اس کے صفحہ 423 پر" مولانا قاضی غلام گیلانی نقشبندی شمس آبادی" کے نام سے آپ کے تاثرات بھی نمایاں طور پر موجود ہیں۔جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف کے دفتر میں بیٹھ کر آپ نے درج ذیل تاثرات رقم فرمائے ہیں:

" جماعت رضائے مصطفیٰ حضرت حبیب خدا عزوعلا جناب محمد سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ہندوستان شہر بانس بریلی

محلہ سوداگران میں منعقد ہوئی ہے دیکھ کرنہایت مسرت ہوئی بوجہ اس کے کہ اس کے اغراض ومقاصد مضامین ایسے ہیں کہ جن کے باعث گم گشتگان بادیۂ ضلالت کو ہدایت اور واقفین علی شفا جرف ہار کو نجات ہو گی۔فقیر نے بفرمائش حضرت سیادت پناہ نجابت ونقابت پائگاہ سیدی محمد ایوب علی صاحب مدظلہ العالی کے دفتر کو دیکھا اور اس کی خدمات کے طرق ووجوہ کے لحاظ سے محظوظ ہوا اور بلا تامل تہ قلب سے دعا نکلی۔ باری تعالیٰ اس جماعت کو بساطت وامتداد روز افزوں عطا فرمائے اور اس کے بانیوں اور منتظموں ومعاونوں وخدام وراضی رہنے والوں کو عموماً اور بالخصوص اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ امام اہل سنت وجماعت مرحوم ومغفور کو اس کے ثواب اور صواب سے بہرہ اندوز فرمائے۔آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ نبیک الامن الامین الی یوم الدین۔"

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ پر آپ بھرپور اعتماد فرماتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب "حق الایضاح فی شرطیہ الکفو للنکاح" کے آخر میں اپنے مؤقف کی تائید وحمایت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل رسالہ" اجلی الاعلام" بھی شامل فرمایا ہے۔

عالم جلیل فاضل نبیل حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت حضرت علامہ قاضی غلام گیلانی شمس آبادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے، یوں تو آپ نے اسلام اور مسلمین کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کا تعاقب فرمایا ہے لیکن عقیدہ ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والے فتنۂ قادیانیت اور اس کی ذریت کو آپ نے خاص نشانہ پر رکھا۔آپ نے اس فتنۂ خبیثہ کی سرکوبی کے لیے تین کتابیں لکھی ہیں ان میں پہلی کتاب "تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی، دوسری" جواب حقانی در رد بنگالی قادیانی" اور تیسری" بیان مقبول ورد قادیانی مجہول" ہے۔اول الذکر کتاب "تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی" کا پہلا ایڈیشن 1330ھ/ 1911ء میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مصنف بہار شریعت، صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی رحمتہ اللہ علیہ(م:1367ھ/ 1948ء) کے اہتمام سے مطبع اہل سنت وجماعت بریلی شریف سے شائع ہو کر سامنے آیا۔اس کا دوسرا ایڈیشن 1430ھ/ 2009ء میں علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کتاب "عقیدہ ختم نبوت" کی جلد ہفتم میں شامل ہو کر ادارہ تحفظ عقائد الاسلامیہ کراچی کے زیر اہتمام شائع ہو کر سامنے آیا۔حسن اتفاق اسی سال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام دیوبندی مکتب فکر کے مولانا اللہ وسایا کی جانب سے مرتبہ کتاب" احتساب قادیانیت" کی جلد نمبر 28 میں بھی اس کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوا۔دیوبندی عالم مولانا اللہ وسایا نے صفحہ 4 پر" عرض مرتب" میں اس کتاب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کا اعتراف کچھ ان الفاظ میں کیا ہے:

"اس کتاب میں جگہ جگہ مولانا احمد رضا خان کا بہت احترام سے نام لکھتے ہیں، اس زمانے میں دیوبندی، بریلی تنازعہ

نے موجودہ صورت اختیار نہ کی تھی، علمی اختلاف تھا اور بس"۔

خدا جانے کہ مولانا اللہ وسایا کو کیا سوجھی کہ انہوں نے اس کتاب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہایت صفائی سے حذف کر دیا ہے۔ ع

ترے دل میں کس سے بخار ہے

اللہ کی قدرت کہ ایک مقام پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ان سے حذف ہونے سے رہ گیا ہے۔

علامہ قاضی غلام گیلانی رحمتہ اللہ علیہ پہلے مرزا آنجہانی کی ہرزہ سرائی نقل فرماتے ہیں پھر" اقول" لکھ کر اس کا تعاقب اور تبصرہ فرماتے ہیں۔ نمبر شمار 46 کے تحت آپ مرزا آنجہانی کا حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی شان اقدس میں ایک نہایت گستاخانہ شعر

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے غلام احمد ہے

نقل فرما کر" انتہی بلفظہ الخبیث"۔ لکھ کر" اقول" کے تحت اس پر تبصرہ یوں فرماتے ہیں:

" اس بیت خبیث کے سبب سے فاضل بریلوی مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے مرزا پر اپنی کتاب مستطاب حسام الحرمین میں حکم کفر و ارتداد فرمایا جس کی حقیقت کی وجہ سے علمائے مکہ و مدینہ زادہما شرفا و کرامۃ وغیرہ نام نامی بزرگانِ دین نے اس مرزا کے کفر پر مہریں کر دیں جن حضرات کی تعداد چالیس تک ہے"....(احتساب قادیانیت جلد 28 .ص27).

ماشاءاللہ، مقام بھی کیا خاص حذف ہونے سے بچا جس میں" حسام الحرمین" کا ذکر خیر بھی ہے اور اسے کتاب مستطاب بھی قرار دیا گیا ہے۔۔ثابت ہوا کہ علامہ قاضی غلام گیلانی رحمتہ اللہ علیہ دیوبندی، بریلی تنازعہ سے بخوبی آگاہ تھے۔اہل علم اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ حسام الحرمین میں مرزا آنجہانی کی تکفیر کے علاوہ کن کن مولویوں کی تکفیر کی گئی ہے۔

تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی کے پہلے اڈیشن کے صفحہ 19 پر نمبر شمار 40 کے تحت حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے بارے میں مرزا کے کفریات گنوائے اور آخر میں لکھا:

" قہر الدیان از مولانا فاضل بریلوی مدفیضہ"۔

نمبر شمار 40 کے آخر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ یوں دیا گیا ہے:

" قہر الدیان علی مرتد بقادیان للفاضل البریلوی الشیخ احمد رضا خان مجدد المائۃ حاضرۃ"۔

نمبر شمار 78 کے تحت آخر میں لکھا:

"ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، قہر الدیان علی مرتد بقادیان، لمخدومی واستاذی ومرشدی الشیخ احمد رضا خان الفاضل البریلوی مجدد المائۃ الحاضرہ عم فیضہ"۔

احتساب قادیانیت جلد 28 میں صرف حسام الحرمین والامقام محفوظ ہے باقی تینوں مقامات پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ اور ان کا نام حذف کر دیا گیا ہے۔

آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے!!!...

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں "تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی" ایک لاجواب اور بے مثال کتاب ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "قہر الدیان علی مرتد بقادیان" سے بھرپور استفادہ فرمایا ہے اور مرزا آنجہانی کی کتابوں کی بھی خوب خانہ تلاشی لی ہے۔ اس کتاب میں آپ پہلے مرزا آنجہانی کی ہرزہ سرائی نقل کرتے ہیں پھر "اقول" کے تحت اس کی خبر لیتے ہیں اور تبصرہ فرماتے ہیں۔ بعض مقامات پر آپ کا تبصرہ انتہائی دل چسپ صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً مرزا کی یاوہ گوئی ہے:

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا، تیری محبت دلوں میں ڈالوں گا۔ ازالہ اوہام۔"

اب اس پر تیغ غلام گیلانی کی کاٹ ملاحظہ فرمائیے:

"فقیر کہتا ہے کہ یہ الہام تو مرزا کا برعکس ہوا، جا بجا لوگ برا ہی کہتے ہیں، جہاں تک کوئی نام مرزا کا سنتا ہے، سوائے گالی اور برے کے ذکر خیر کوئی مسلمان نہیں کرتا"۔۔

کتاب کے آخر میں آپ نے احوال قیامت اور اس کی نشانیاں اور پھر بڑی بڑی نشانیاں بھی لکھ دی ہیں۔ کتاب کا اختتام ان دعائیہ کلمات پر فرماتے ہیں:

"یا اللہ! اس فقیر حقیر ہیچ مدان قاضی غلام گیلانی اور اس کے والدین وغیرہ، خویش واقارب اور پیروں اور استادوں اور دوستوں اور جملہ اہل سنت وجماعت کو خاتمہ بالایمان روزی فرما اور صغیرہ وکبیرہ کل گناہ بخش دے ساتھ برکت اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ قاضی غلام گیلانی پنجابی حنفی نقشبندی، سیاح بنگال بقلم 1330ھ ہجری۔۔۔"

آخر میں آپ کے برادر مولانا غلام ربانی چشتی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مختصر مگر جامع رسالہ "رد قادیانی" بھی شامل ہے۔

آپ کے فرزند جلیل علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ (م: 1402ھ/ 1981ء) کے صاحبزادے ڈاکٹر امجد حسین

کاظمی صاحب زیدمجدہ اپنے اسلاف کرام کی تمام کتابوں کی از سرنو طباعت فرمانے میں مصروف ہیں،" تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی " کے چوتھے ایڈیشن کا اہتمام بھی آپ ہی کے مرہون منت ہے۔اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام عربی اور فارسی عبارات کا آسان اور عام فہم اردو ترجمہ بھی کرادیا گیا ہے۔مترجم کے فرائض ہمارے مہربان مولانا محمد ایوب خان چشتی صاحب زیدمجدہ نے سرانجام دئیے ہیں،حروف چینی کے فرائض شاہین صفت نوجوان محبی عزیزی ظفرمحمود قریشی صاحب زیدمجدہ نے نہایت احسن انداز میں سرانجام دیئے ہیں نیز کتاب کی از سرنو ترتیب وتہذیب کر کے کتاب کے حسن کو بھی دوبالا فرمادیا ہے۔

ہمارے لئے مقام مسرت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت میں لکھی گئی اس گراں قدر کتاب کی اشاعت ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان کے حصے میں آئی ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس کتاب کی اشاعت میں دل چسپی لینے والوں،حروف چینی اور ترجمہ کرنے والوں بلکہ تمام معاونین اور قارئین کے علم وقلم اور عمل میں مزید جولانیاں اور روانیاں عطا فرمائے،ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

محمد بدیع الزمان بھٹی اور "شعور تحفظ ختم نبوۃ"

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۔

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی سے نکلا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ اور کروڑہا کروڑ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرما کر اپنے آخری نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ہونے کا شرف بخشا اور دولت ایمان سے سرفراز فرمایا۔ خوش قسمت ہیں وہ خاندان جن کے افراد نے اپنے آقا و مولا خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔

ان خاندانوں میں ایک "راجپوت بھٹی خاندان" ہے جو تقریباً چوبیس نسل قبل سورج بنسی مذہب رکھتا تھا اور کسی دور میں یہ شاد یکے بھٹی کے نام سے معروف تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ راجہ دھیر ہے جو معروف صوفی بزرگ حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (مدفون چنیوٹ) کی کرامت دیکھ کر 665 بکرمی میں رمضان المبارک میں جمعۃ المبارک کے روز سعید سورج بنسی مذہب سے تائب ہو کر ان کے ہاتھوں حلقۂ بگوش اسلام ہوئے۔

رحمت حق بہانہ می جوید

اس کے بعد آپ کی ساری ذریت صراط مستقیم پر گامزن رہی اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں منہمک رہی۔

ان کی نسل سے منیر احمد پہلی وہ شخصیت ہے جو حافظ قرآن اور عالم باعمل ہوئے۔ مولانا حافظ منیر احمد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد میں سے ان کا بڑا بیٹا غلام یسین رحمۃ اللہ علیہ بھی حافظ قرآن اور عالم ذیشان تھے، مبدائے فیاض نے آپ کی اولاد امجاد میں سے آج تک حفاظ، علماء، حکماء پیدا فرمائے ہیں۔

مولانا حافظ غلام یسین رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی میاں بلاقی خاں رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ان کے ساتھ مل کر دین اکبری کے خلاف جہاد کیا تو اکبر ملحد نے انہیں سخت اذیتیں پہنچائیں، انہیں برف کے بلاکوں پر لٹایا لیکن ان کا جذبہ صادق ذرا بھی ٹھنڈا نہ ہوا اور دعوت وعزیمت کی داستان رقم کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

مولانا حافظ غلام یسین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے حضرت علامہ مولانا مفتی احمد علی قادری چشتی نظامی محدث بہلوپوری رحمۃ اللہ علیہ (مدفون کھوئی میانی قبرستان بہلوپور بھٹیاں تحصیل پنڈی بھٹیاں) آسمان علم وعرفاں کے آفتاب بن کر سامنے آئے۔آپ نے اہل سنت کی معروف درس گاہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے حضرت علامہ مولانا مفتی پیر سید دیدار علی شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کی۔جب کہ دہلی شریف میں دوسال رہ کر دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ آپ نے عربی زبان میں ایک کتاب" زبدۃ الاسلام" بھی لکھی ہے۔آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں امیر حزب اللہ حضرت پیر سید فضل حیدر شاہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت تھے۔

علامہ مفتی احمد علی قادری چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کے تایا جان حضرت پیر غلام حسن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (آستانہ عالیہ نقشبندیہ بھٹی چک، حافظ آباد) بھٹی راجپوت خاندان کی ایک شاخت اور پہچان تھے۔آپ حضرت خواجہ خان عالم باؤلی شریف کے خلیفۂ مجاز تھے۔

ان کے نواسے حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں،ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں آپ کی شہرۂ آفاق کتاب" الکاویہ علی الغاویہ" ہے۔

ولی کامل حضرت خواجہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ (بیربل شریف،سرگودھا) اور شیخ الحدیث علامہ محمد نواز نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ بھکی شریف (مدفون جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ) اسی بھٹی راجپوت خاندان کے داماد تھے۔

المختصر اس خاندان میں گیارہ نسلوں سے علماء ومشائخ متواتر آرہے ہیں۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

علامہ مفتی احمد علی قادری چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک فرزند جلیل علامہ مولانا بشیر احمد بھٹی قادری چشتی نوری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ماشاءاللہ آپ عالم فاضل ہیں،آپ نے شیخ الحدیث علامہ پیر ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں سے درس نظامی کی تکمیل فرمائی، دورۂ قرآن شیخ القرآن علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے وزیرآباد میں، دورۂ حدیث شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی فیصل آبادی سے فیصل آباد میں کیا اور پھر

درس وتدریس سے ایسے وابستہ ہوئے کہ تاحال دارالعلوم برکاتیہ چشتیہ رضویہ مڑھ بلوچاں میں پدرفرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ نوریہ میں فخر السادات حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ (آستانہ عالیہ چک سادہ شریف، گجرات) کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔شیخ الحدیث علامہ بشیر احمد بھٹی قادری نوری چشتی دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے 5 / ربیع الآخر 1398ھ/ 15 / مارچ 1978ء کو ایک ایسے فرزندارجمند کی نعمت سے نوازا جس کا نام "محمد بدیع الزمان بھٹی" تجویز ہوا۔ بدیع ایک نادر اور نوایجاد شے کو کہا جاتا ہے۔ پھر" بدیع" ایک ایسا علم ہے جس میں کلام کی لفظی اور معنوی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔ پھر پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم پاک "محمد" کی برکات بھی ان کے نام کے حصہ میں آئی ہیں۔اور واقعی آگے چل کر آپ اسم بامسمی ثابت ہوئے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے گھر میں ہوئی،بسم اللہ خوانی کے بعد قرآن کریم ناظرہ پڑھا، دینی کتب پڑھیں، گورنمنٹ ہائی سکول مڑھ بلوچاں سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور لاہور بورڈ سے پرائیویٹ طور پر ایف اے کاامتحان پاس کیا، گورنمنٹ کالج سانگلہ ہل سے بی اے کیا، قائد اعظم لاء کالج (پنجاب یونیورسٹی) سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا اور سرگودھا یونیورسٹی سے علوم اسلامیہ میں ایم اے کیا۔

زمانہ طالب علمی ہی سے آپ نہایت ذہین اور زیرک تھے،انجمن طلباء اسلام میں آپ کا بھرپور کردار رہے،الجہاد امدادی کمیٹی جموں وکشمیر میں ضلع حافظ آباد میں چیف آرگنائزر کے عہدے پر فائز رہے۔الفرید ویلفیئر سوسائٹی سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد میں جنرل سیکرٹری کے عہدے پر فائز رہے۔

اسی طرح تحریک منہاج القرآن میں کچھ عرصہ کام کیا لیکن نظریاتی اختلاف کی بنیاد پر الگ ہو گئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی میں بھی کچھ عرصہ کام کیا لیکن جلد ہی الگ ہو گئے۔ایل ایل بی کے دوران قائد اعظم لاء کالج لاہور میں فتنۂ قادیانیت کی نہایت خطرناک سرگرمیوں سے آگاہی ہوئی اور ایسا "شعور ختم نبوۃ" ملا کہ آپ نے اپنی ساری زندگی ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد کے لئے وقف کرنے کا اعلان کر دیا۔

1424ھ/ 2003ء میں آپ نے تحریک تحفظ ختم نبوت میں باقاعدہ کام شروع کیا۔ 1426ھ/ 2005ء میں آپ نے مقامی سطح پر اسلامک ویلفیئر سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا اور اس کے تحت ختم نبوت کا کام بھی جاری رکھا۔اسی دوران مفکر اسلام علامہ پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی ملاقات ہوئی تو ان کے زیر سایہ ان کی تحریک شیران اسلام پاکستان میں کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔اور ایک سال تک شیران اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ کے عہدے پر فائز

رہے۔

شجاعت علی مجاھد صاحب نے آپ کو ورلڈ ختم نبوۃ یوتھ فورس پاکستان کا مرکزی صدر بنایا اور اس کے تحت آپ نے پورے پاکستان میں ختم نبوت کے حوالے سے پروگرام میں حصہ لیا۔

1438ھ/2016ء میں آپ نے مڑھ بلوچاں میں ادارہ تعلیمات ختم نبوۃ پاکستان کا قیام عمل میں لایا، اس کے تحت ختم نبوت کے حوالے سے کتب و رسائل چھاپ کر تقسیم فرماتے رہے اور عوام میں "شعور ختم نبوۃ" اجاگر فرماتے رہے۔ آپ کی کاوشوں سے کئی قادیانی تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

15/ ذوالحجہ 1435ھ/10/ اکتوبر 2014ء میں علامہ پیر ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی، علامہ پیر محمد نور المجتبیٰ چشتی زید مجدہ (شیخ الجامعہ دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں شریف) کی دختر نیک اختر سے آپ کا عقد مسنون ہوا اور ازدواجی زندگی کا آغاز ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین فرزندان محمد نور المقتدی بھٹی، محمد ارتضیٰ علی بھٹی اور محمد فاروق الحسنین بھٹی سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس گلشن کو ہمیشہ شاد و آباد اور بامراد رکھے اور ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

1416ھ/1996ء میں فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں ایک محفل نعت میں آپ کا عمرہ کا ٹکٹ بذریعہ قرعہ اندازی نکلا۔ آپ اپنے شیخ طریقت بدر المشائخ حضرت پیر سید محمد حسین قادری گیلانی نوری رحمۃ اللہ علیہ (آستانہ عالیہ چک سادہ شریف، گجرات) کے ساتھ عمرہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے اور مدینہ منورہ میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری سے مشرف ہوئے۔

1426ھ/2005ء میں آپ شعبۂ وکالت سے منسلک ہوئے لیکن آپ ہمیشہ "وکیل ختم نبوت" بن کر میدان عمل میں رہے۔ آپ خطابت کے بے تاج بادشاہ ہیں آپ نے چوتھی جماعت سے تقریر کا آغاز کیا۔ آپ جب بھی قادیانی ذریت اور ان کے گماشتوں کو للکارتے ہیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مرزائیت کے خرمن میں آگ لگا دی گئی ہو، آپ جب بولتے ہیں تو در و بام گونجتے ہیں۔ ماہ نامہ مجلہ الحقیقہ کے تحفظ ختم نبوت نمبر کی پہلی جلد کی جب اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں تقریب رونمائی انعقاد پذیر ہوئی تو اس میں آپ بھی مدعو تھے آپ نے جب مسیلمۂ پنجاب کی خانہ اور جامہ تلاشی لی تو ایسے لگا جیسے فتنۂ قادیانیت کے بخئے ادھیڑ دیئے گئے ہوں۔ خطابت میں "شعور ختم نبوۃ" کو ہی اجاگر کرنا آپ پر ختم ہے۔ جہاد بالقلم کے محاذ پر بھی آپ کی فتوحات نہایت تیزی سے جاری و ساری ہیں۔

2008ء میں ردقادیانیت میں آپ کی پہلی کتاب" قادیانیت سوز" چھپ کر سامنے آئی ۔ یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر پراثر اور مفید تر ہے۔

دوسری کتاب"شعور تحفظ ختم نبوۃ" ہے اس کا پہلا ایڈیشن 2011ء، دوسرا 2013ء، تیسرا 2018ء میں شائع ہو کر عام ہوا۔ اب 1443ھ/2022ء میں اس کا چوتھا ایڈیشن کئی مفید اضافات کے ساتھ نہایت آب و تاب سے شائع ہو کر قارئین کے ذوقِ مطالعہ کے لئے حاضر کیا جارہا ہے۔

الحمدللہ علی احسانہ، محمد بدیع الزمان بھٹی ایڈووکیٹ نے"شعور تحفظ ختم نبوۃ" میں پیش لفظ میں کتاب لکھنے کی غرض و غایت سے پردہ اٹھایا ہے اور پھر نہایت ہی عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں سب سے پہلے تحفظ ختم نبوت کی فضیلت و اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ پھر مسلمانوں کے بارے میں مرزائیوں کی ہرزہ سراہیوں کو پیش کیا ہے۔ اسی طرح مرزا کی گستاخیاں، تضادات، کذبات اور بکواسات کو طشت از بام کیا ہے۔ آپ نے شعور تحفظ ختم نبوۃ کو اجاگر کرتے ہوئے فرمان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حیات حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، ظہور حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام جیسے موضوعات پر بھی سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

آپ نے مرزا آنجہانی کا دوہرا اور منافقانہ کردار بھی قارئین کے سامنے رکھا ہے۔ آپ نے دلائل و براہین سے اس حقیقت کو طشت از بام کیا ہے کہ مرزا قادیانی آنجہانی انگریز ہی کا ایک خودکاشتہ پودا ہے۔ آپ نے آئین اور قانون کی نظر میں بھی قادیانیت کی اصلیت کو واضح فرمادیا ہے۔ منکرین ختم نبوۃ سے مباحثہ کے رہنما اصول بھی پیش فرمادیئے ہیں اور کتاب کے آخر میں چند مختصر مناظرے بھی قارئین کی دلچسپی کے لئے دے دیئے گئے ہیں۔ ماشاءاللہ، آپ کا رہوار قلم اپنے اہداف میں نہایت رواں دواں ہے، پھر زبان بھی نہایت ہی شستہ، عام فہم اور آسان ہے۔ آپ کے قلم کی جولانی اور روانی قابل رشک اور قابل تحسین و آفرین ہے۔ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں پیش نظر کتاب"شعور تحفظ ختم نبوۃ" سے آپ کا ذوقِ مطالعہ وتحقیق اور وسعت مطالعہ شاہد و ناطق ہے۔ شعورِ تحفظ ختم نبوۃ کو عوام و خواص میں اجاگر کرنے کے لئے آپ کی تگ و تاز اور جوش و جذبہ کو فقیر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ اللھم زدفزد۔

ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں آپ کے کئی مضامین و مقالات رسائل کی صورت میں بھی شائع ہو رہے ہیں ان میں سے چند کے نام ملاحظہ فرمائیے:

(1) مرزائیوں سے بائیکاٹ کی شرعی حیثیت (2) مرزا قادیانی کون؟ (3) تحفظ ختم نبوت کی فضیلت و اہمیت
(4) مسلمانوں کے بارے مرزائیوں کا عقیدہ (5) ختم نبوۃ پر مرزا کا متضاد موقف
(6) مشاہیر پاکستان کی نظر میں مرزائیت (7)" جتھے کوئی لگا اے لگا رہن دیو" کا علمی محاسبہ

(8)مرزا قادیانی کیا تھا (9)تحریک ختم نبوت اور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(10)منکرین ختم نبوۃ سے مباحثہ کے راہنما اصول (11)تاریخی ایام

ان کے علاوہ آپ کی درج ذیل کتابیں زیر طبع ہیں:

(1)وکیل ختم نبوۃ (2)وکیل اہل بیت اطہار (3)وکیل صحابہ

(4)مشاہیر ختم نبوۃ کے تذکرے (5)تاریخی مناظرے اور مباہلے (6)قادیانیت کا تعاقب

(7)مرزائیت کی حقیقت (8)حضرت مفتی احمد علی قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات

(9) تذکرہ سادات گیلانیہ چک سادہ شریف

ماشاءاللہ آپ کا رہوار قلم جہاد بالقلم کے محاذ پر مختلف سمتوں میں اور مختلف موضوعات پر نہایت برق رفتاری سے رواں دواں ہے اور اپنے اہداف کے احاطہ کرنے میں بھی نہایت کامیاب وکامران نظر آتا ہے۔زندہ باد بدیع الزمان بھٹی زندہ باد۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کے علم وقلم میں مزید جولانیاں، روانیاں، فراوانیاں اور تابانیاں عطا فرمائے اور آپ کی علمی وتحقیقی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں شہرت عام اور بقائے دوام بخشے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

کتابی دنیا میں ''تاریخ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ایک معرکۃ الآرا کارنامہ

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

انقلاب نبوت پہ بے حد درود
کامیاب نبوت پہ بے حد درود
آفتاب نبوت پہ بے حد درود
فتح باب نبوت پہ حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالیٰ عزوجل نے ہمارے پیارے آخری نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور آپ پر آخری آسمانی کتاب قرآن کریم نازل فرما کر ہمیشہ کے لیے نبوت کا باب بند فرما دیا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کی جان، پہچان اور شان ہے۔ اس پر قرآن کریم کی آیات، احادیث نبوت کی سوغات اور علمائے امت مسلمہ کی کتابیات شاہد و ناطق ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت سے ذرا سا انحراف ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلا سنگین حملہ تصور کیا جاتا ہے اور ایسی ناپاک جسارت کرنے والا کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل کہلائے گا اور ان سے ذرا سی بھی محبت وعقیدت رکھنے والا بھی دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔ یہاں کسی قسم کی تاویل بھی نہ سنی جائے گی۔ اسی پر ساری امت مسلمہ کا اجماع اور عمل روز روشن کی طرح واضح ہے۔

ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہرزہ سرائی کرنے والوں کی مذمّت میں قرآن کریم کی کئی آیات، متعدد احادیث نبوت کی تجلیات، اہل بیت وصحابہ رضوان اللہ علیہم کے بے شمار واقعات اور اکابرین امت کے فرمودات اظہر من الشمس ہیں۔ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موضوع جہاں حساسیت اور نزاکت کا حامل ہے وہاں اس کی اہمیت اور افادیت بھی مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں امت مسلمہ میں قلم وقرطاس سے تعلق رکھنے والے ایسے بے شمار سعادت مندوں کو توفیق رفیق عطا فرمائی ہے کہ جنہوں نے اس موضوع پر خصوصی طور پر قلم اٹھایا اور ختم نبوت اور ناموسِ

رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ کے تمام درخشاں پہلوؤں کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا ہے۔

جب بھی دنیا کے کسی خطہ میں بھی ابلیسی قوتوں نے انگڑائی لی اور سرکار دو عالم نور مجسم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ہرزہ سرائی کی ناپاک جسارت کرنے کی کوشش کی تو محافظین ناموسِ رسالت اور ختم نبوت ان کی سرکوبی کے لیے فوراً میدان عمل میں آئے اور ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافظت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جس طرح تحریک ختم نبوت و ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاری و ساری ہے اسی طرح اہل علم وقلم اس تحریک کی تاریخ بھی صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے اسے ہمیشہ کے لئے محفوظ کرتے آئے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ تا صبح قیامت جاری و ساری رہے گا۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے اہم موضوعات پر عصر حاضر میں تحریری کام کرنے والوں میں ایک نام مقصود احمد اصلاحی صاحب زید مجدہ کا بھی ہے۔ آپ مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر" مریدکے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے خانوادے کے ایک فرد فرید صاحب صاحب زادہ حضرت پیر سلطان فیاض الحسن قادری سروری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے مرید صادق ہیں۔ آپ ایک دردمند اور درویش صفت قلم کار ہیں۔ کچھ عرصہ قبل آپ ایک ضخیم کتاب "عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھ کر ارباب بصیرت سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

یہ اپنے موضوع پر نہایت ہی منفرد کتاب ہے۔ اس کے ہر صفحے کی ہر ہر سطر سے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوتے پھوٹتے ہوئے نظر آتے ہیں اور قاری جب اسے پڑھنا شروع کرتا ہے تو اس کے قلب و جگر کو ایسی ایمانی حلاوت اور تازگی ملتی ہے کہ اس کے مشام جاں خوشبوئے حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مہک اٹھتے ہیں۔

مقصود احمد اصلاحی اب اپنی ایک دوسری کتاب" تاریخ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لے کر سامنے آئے ہیں۔ آپ نے یہ کتاب بھی حسب روایت نہایت محنت و تحقیق سے ترتیب دی ہے اور موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ آپ نے اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے لئے کئی سفر کئے اور ارباب علم و دانش سے ملاقاتیں کیں، ان کے انٹرویوز لئے، کئی لائبریریوں میں گئے اور کتابوں کی ورق گردانی کی۔ یہی نہیں تحریک ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے کئی احتجاجی مظاہروں میں نہ صرف خود شرکت کی بلکہ اپنے صاحب زادہ کو بھی ان احتجاجی مظاہروں میں بھیجا اپنے حاصل مطالعہ اور اپنے مشاہدات کو نہایت طریقے سلیقے سے سلک مروارید کی طرح پیش نظر کتاب میں جمع کر کے قارئین کے ذوقِ مطالعہ اور ضیافت طبع کے لئے

پیش فرمادیا ہے۔آپ کی یہ عظیم وضخیم کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ہر باب اپنی جگہ الگ الگ مقالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

پہلا باب" عقیدۂ ختم نبوت قرآن و احادیث کی روشنی میں" ہے یہ باب 54 عنوانات کے تحت زیر بحث لایا گیا ہے۔

دوسرا باب" ناموسِ رسالت اور آداب وتعظیم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا عنوان لئے ہوئے ہے۔اس باب کے 13 عنوانات ہیں۔

تیسرا باب" اسلام میں گستاخانِ رسول، مرتد، کافر، مشرک اور منافق کا انجام" جیسا عنوان لئے حاضر ہے۔یہ باب اپنے دامن میں 32 عنوان لئے ہے۔

چوتھا باب" سابق قوموں کی انبیاء کرام سے گستاخیاں اور انجام" کے عنوان سے منسوب ہے۔اس کے 177 عنوانات ہیں۔

پانچواں باب کا نام" تاریخ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں" ہے لیکن اس میں تاریخ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماضی قریب تک پیش فرمادی گئی ہے اور شہیدان وغازیان ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جرأت واستقامت اور دعوت وتبلیغ کو قاری کے سامنے رکھ دیا ہے۔یہ ایک ضخیم باب ہے جسے 177 عنوانات میں سمیٹا گیا ہے۔

چھٹا باب" یورپی ممالک میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت اور ملت اسلامیہ کا ردعمل" ہے۔یہ بھی ایک وسیع وعریض باب ہے جس میں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یورپی ممالک کی ہرزہ سرائیاں اور شہیدان وغازیان ناموسِ رسالت کی معرکہ آرائیاں زیر بحث لائی گئی ہیں بالخصوص غازی عبدالرحمن چیمہ رحمۃ اللہ علیہ اور غازی ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی داستان جرأت واستقامت اور سرفرازی کو نہایت تفصیل سے احاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے۔

اسی باب میں تحریک لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حدی خواں امیر المجاھدین علامہ حافظ خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی داستان مہر ووفا بھی نہایت تفصیل سے رقم کی گئی ہے۔اس سلسلے میں راقم کا مرتبہ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹر نیشنل کا" امیر المجاھدین نمبر" نہایت ہی کارآمد اور لائق مطالعہ ہے۔

ساتواں باب" خاک ہو جائیں یہ خاک کے بنانے والے" ہے یہ کتاب کا آخری باب ہے جو 14 عنوانات میں منقسم ہے۔اس میں شاتمان نبوت کا عبرتناک انجام بھی دیا گیا ہے۔

فاضل مصنف نے کتاب کے آخر میں" مآخذ ومراجع" کی فہرست بھی دے دی ہے۔اس سے کتاب کی حوالہ جاتی

حیثیت بھی عیاں ہو جاتی ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مصنف نے ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریک کو منزل بہ منزل قاری کے سامنے رکھ دیا ہے۔ قاری جب اس کا مطالعہ شروع کرتا ہے تو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر عصر حاضر تک تحریک ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے ایمان افروز مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

فاضل مصنف کا انداز تحریر نہایت محققانہ لیکن محبانہ ہے۔ ناچیز ہیچ مدان کو اس کتاب پر نظر ثانی کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور اس میں محبی مولانا حافظ فرمان علی صاحب زید مجدہ نے بھی میرا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے کام کرنے والے محققین کے لئے یہ کتاب مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے اور اپنے موضوع پر ایک بے مثال اور لازوال کتاب ہے۔ اپنے موضوع پر ایسی بلند پایہ کتاب منصہ شہود پر لانے پر فقیر اپنے مہربان اور قدردان مقصود احمد اصلاحی صاحب زید مجدہ کی خدمت میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہت خوب۔ اللھم زد فزد۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے شہرت عام اور بقائے دوام بخشے۔ اس کی اشاعت اور ترتیب وتدوین میں معاونت کرنے والوں بلکہ اس کے تمام قارئین کو دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے اور اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کبری سے ہم کنار فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

”تاریخ مباحثۂ لاہور“ تحفظ ختم نبوت کی ایک تاریخی دستاویز

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مسیلمۂ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے چیلنج اور لاف زنی کے جواب میں اگست 1900ء میں تاریخی بادشاہی مسجد لاہور میں ایک فیصلہ کن مباحثہ طے ہوا جس میں اہل اسلام کی جانب سے مرزا آنجہانی سے مباحثہ کے لئے سلطان العلماء قبلۂ عالم حضرت اعلیٰ پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ علماء و مشائخ کے جھرمٹ میں حاضر ہوئے۔

اس تاریخی مباحثہ کے حوالے سے کئی صاحبانِ علم وفضل نے قلم اٹھایا ہے۔ ان میں علامہ مفتی فیض احمد فیض رحمتہ اللہ علیہ نے ”مہر منیر“، علامہ شاہ حسین گردیزی نے ”مہر جہاں تاب“، ”تجلیات مہر انور“، حاجی نواب الدین چشتی گولڑوی نے ”آفتاب گولڑہ اور فتنۂ مرزائیت“، مولانا محمد صدیق ہزاروی نے ”حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت“ مولانا غلام یسین گولڑوی نے ”عقیدہ ختم نبوت و پاسبان ختم نبوت“، میجر غضنفر عباس قیصر فاروقی نے فتح مبین در اثبات ختم نبوت“، غلام دستگیر فاروقی نے ”تاجدارِ گولڑہ اور جہاد ختم نبوت“ میں اس تاریخی مباحثہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

اسی طرح ماہ نامہ ”تبیان“ کراچی کے ”مجدد گولڑوی نمبر“، ماہ نامہ ”ضیائے حرم“ کے ”ختم نبوت نمبر“، ماہ نامہ ”لانبی بعدی“ لاہور کے ”مجاہدین ختم نبوت نمبر“، ماہ نامہ ”مہر منیر“ اسلام آباد کے ”خاتم النبیین نمبر“ اور ماہ نامہ ”الحقیقہ“ شکر گڑھ کے ”تحفظ ختم نبوت نمبر“ میں بھی اس تاریخی مباحثہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل صادق علی زاھد نے ”سیف مہریہ بر فتنۂ مرزائیہ“ میں اس مباحثے پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

لیکن اہل سنت کے شاہین صفت نوجوان محمد ثاقب رضا قادری ایڈووکیٹ زید مجدہ اب ایک ایسی عظیم وضخیم اور معرکۃ الآراء کتاب ”تاریخ مباحثۂ لاہور“ لے کر سامنے آئے ہیں۔ آپ نے حسب سابق اس کتاب میں بھی تحقیق انیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ آپ نہایت متانت اور سنجیدگی سے اس تاریخی مباحثہ لاہور کے تفصیلی و تحقیقی احوال کو صفحۂ قرطاس پر لے کر آئے ہیں۔ یہ کتاب جہاں ”مہریات“ کے حوالے سے اب تک شائع ہونے والی کتابوں میں سے اپنی موضوع پر انتہائی وقیع اور بے مثال و لاجواب کتاب ہے۔ وہاں رد قادیانیت میں بھی تاریخی مباحثہ لاہور میں اب تک شائع ہونے والی کتابوں میں بھی اس کی

مثال ملنا محال ہے۔آپ نے نہایت محققانہ اور مؤرخانہ انداز میں اس تاریخی مباحثہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا ہے۔کتاب کے "مآخذ ومراجع" پرنظر ڈالیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فاضل محقق نے 1900ء میں اس مباحثہ کے حوالے سے اس وقت کے ان تمام اخبارات ورسائل کونہایت باریک بینی سے مطالعہ کیا ہے جن میں اس مباحثہ کوکسی نہ کسی طرح زیر بحث لایا گیا تھا۔

اس عہد کا شاید ہی کوئی ایسا اخبار یا رسالہ ہو جو میرے ممدوح ڈاکٹر محمد ثاقب رضا قادری صاحب کی عقابی نگاہ کے سامنے نہ آیا ہو۔آپ نے قادیانی اخبارات ورسائل کوبھی کھنگالا اورانہیں اس تاریخی مباحثہ کے حوالے سے آئینہ دکھایا ہے اور اس مباحثہ کے حوالے سے ان کی جانب سے پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا نہایت ہی احسن انداز میں ازالہ کیا ہے۔

آپ کی اس معرکۃ الآراء کتاب سے یہ حقیقت بھی طشت از بام ہو جاتی ہے کہ 1900ء میں بادشاہی مسجد لاہور میں مسیلمۂ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف برپا ہونے والا مباحثہ فتنۂ قادیانیت میں آخری کیل ثابت ہوا ہے۔

ماشاءاللہ، فاضل محقق کا راہوار قلم اس بار بھی خوب چلا ہے،کتاب میں مناسب مواقع پرعنوانات، پیرا بندی اور حواشی سے کتاب کی تحقیقی وتنقیدی حیثیت عیاں ہو جاتی ہے۔فاضل محقق فتنۂ قادیانیت کے حوالے سے نئے نئے زاویوں سے سے سوچتے ہیں اور پھر ان سوچوں کوعملی جامہ پہنانے کے لیے اپنے اہداف کا تعین کرتے ہیں اور مطلوبہ مواد کو نہایت ہی سلک مروارید کی طرح کتابی صورت میں لے آتے ہیں۔اب تک آپ کئی معرکے سر کر کے علمی وتحقیقی میدان میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔"تاریخ مباحثۂ لاہور" بھی آپ کا ایک ایسا زندہ وجاوید کارنامہ ہے جسے شہرت عام اور بقائے دوام حاصل رہے گا۔زندہ باد ثاقب رضا زندہ باد۔

ناچیز ہیچ مدان اپنے ممدوح ڈاکٹر محمد ثاقب رضا قادری کو تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے یہ تاریخی دستاویز منصہ شہود پر لانے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔۔بہت خوب اللھم زد فزد۔

ختم نبوت کے حوالے سے یہ نہایت یادگار تاریخی دستاویز کو منظر عام پر لانے کا سہرا محمد کامران مقصود کے سر جاتا ہے جنہوں نے نہایت آب وتاب سے اسے اپنے ادارہ ورلڈ ویو پبلشرز لاہور کے زیر اہتمام شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل فاضل محقق،اس کے ناشر کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے بلکہ اس کے تمام قارئین کو دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

سہ ماہی ”سنی پیغام نیپال“ کے ”ردقادیانیت نمبر“ کا ایک تعارفی جائزہ

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

قادیانیت ہے فتنہ عصر حاضر کا قبیح کارفرما پشت پر ہے جس کی ابلیس شریر بانی اس فتنہ کا تھا کذاب و دجال لعین اہل حق پر طعن کرنا اس کا تھا شغل کبیر ہندوستان کے ضلع گورداس پور کے خطۂ قادیان میں 1839ء میں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی پیدا ہوا، اس نے اپنی زندگی سراپا شرمندگی میں کئی گل کھلائے، گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے اور بالآخر ہمارے ایمان کی بنیاد عقیدۂ ختم نبوت پر حملہ آور ہوا اور خود ہی ”نبی“ بن بیٹھا مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کے لئے اس نے چالاکی وعیاری سے کئی کتابیں لکھیں، اس کے طوفان بدتمیزی کے سامنے کئی کلمہ گو ٹھہر نہ سکے اور اس کی چکنی چپڑی باتوں میں ایسے آئے کہ اسی ملعون کے ہمنوا بن گئے اور مرتد ہو گئے۔ العیاذ باللہ شومئ قسمت کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے ارد گرد مرتدین کا ایک گروہ جمع ہو گیا اور یوں یہ ملعون مسیلمۂ پنجاب کی شکل میں نمایاں ہوا اور پھر ”فتنۂ قادیانیت“ پنپنے لگا۔ یہ بدبخت خود تو 1908ء میں واصل جہنم ہو گیا لیکن اپنے پیچھے قادیانیت کا ایک فتنۂ عظیمہ چھوڑ گیا۔

برصغیر میں اگرچہ مرزا قادیانی آنجہانی کی زندگی سراپا شرمندگی میں اہل اسلام نے اس کا بھرپور تعاقب کیا، علماء ومشائخ اہل سنت نے اس کے تعاقب میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ہر محاذ پر اس طائفہ کا ردبلیغ کیا گیا، اس کی لغویات اور ہفوات کا تحریری جوابات لکھے گئے، بے شمار کتب و رسائل سامنے آئے، اس کے خلاف باقاعدہ فتاویٰ صادر ہوئے جن میں اسے اور اس کے متبعین کو دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا، اسے اور اس کے چیلوں کو عدالتوں میں گھسیٹا گیا، مناظرے اور مباہلے ہوئے، لیکن یہود ونصاریٰ کی پشت پناہی کی وجہ سے اس فتنۂ عظیمہ کا مکمل قلع قمع نہ ہو سکا۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ فتنہ یورپی ممالک میں گہری جڑیں کر چکا ہے اور دنیا بھر کے سادہ لوح مسلمانوں کو زن، زر اور زمین کا لالچ دے کر رات دن ورغلانے میں مصروف ہے۔ اگرچہ دنیا بھر میں قادیانی ذریت کو کافر قرار دیا جا چکا ہے لیکن ہمارے مسلم ممالک کے اکثر لبرل اور سیکولر سربراہان کی سرد مہری سے اس فتنۂ عظیمہ کو ہلہ شیری مل رہی ہے۔ اس کے باوجود ہمارے علماء ومشائخ اپنی استطاعت کے مطابق عقیدۂ ختم کے تحفظ کے لئے فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف عمل ہیں۔ جہاں بھی اس کی فتنہ سامانیاں سامنے آئیں تو مسلمانوں میں سے محافظین ختم نبوت بھی ان کی سرکوبی کے لیے ہمہ وقت تیار نظر آئے۔ الحمدللہ ملک نیپال میں اب فتنۂ قادیانیت نے اپنے پر پرزے نکالنے شروع کئے تو شرعی بورڈ آف نیپال فوراً حرکت میں آیا، حالات وواقعات کی نزاکتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بورڈ

کے زیر اہتمام نیپال میں علماء ومشائخ اہل سنت نے ہنگامی طور پر اجتماعات اور تبلیغی دورے کئے تاکہ مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کی جاسکے۔

شرعی بورڈ آف نیپال نے اس حوالے سے ایک نہایت اہم قدم یہ اٹھایا کہ فتنۂ قادیانیت کے حوالے سے مفتیانِ کرام کی جانب سے نہایت ہی یہ اہم فتاویٰ" فتاویٰ علمائے ربانی برعقائد قادیانی "المعروف" قادیانی مسلمان نہیں" کے عنوان سے شرعی بورڈ آف نیپال کے زیر اہتمام 1443ھ/ 2022ء میں اشاعت پذیر ہوئے۔اس کتاب کی ترتیب وتدوین اور تزئین وآرائش مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی صاحب زید مجدہ کے حصے میں آئی۔

اس کتاب پر جن علماء ومشائخ کی تقریظات ہیں ان کے اسمائے گرامی پر ایک نظر ڈالتے جائیں:

علامہ فتح احمد عیش بستوی مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی فیضانِ المصطفیٰ مصباحی گھوسی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمد رضا عزیزی مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

ڈاکٹر یونس قادری جلالی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمد اشرف رضا قادری مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمود اختر القادری مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمد محبوب رضا مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

اس کتاب میں جن مفتیانِ کرام کے فتاویٰ شامل ہیں،ان کے اسمائے گرامی بھی ملاحظہ فرمالیں:

مفتی محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمود اختر القادری مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمد اظہارِ النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمد امجد علی امجدی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمد محبوب رضا مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی شہزاد عالم مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

مفتی غلام مرتضیٰ مرکزی دامت برکاتہم العالیہ

ان فتاویٰ میں خاتم النبیین کی تفسیر، ختم نبوت کے حوالے سے قرآن و احادیث اور آثارِ صحابہ، عقیدۂ ختم نبوت اور ضروریات دین، مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد ونظریات، دیگر مدعیان نبوت، قادیانیوں کے بارے میں شرعی احکام، فتنۂ قادیانیت کے رد میں امام اہل سنت اور ان کے خانوادے کی خدمات جیسے موضوعات نہایت اختصاریت مگر جامعیت سے شامل ہیں۔

ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت میں" فتاویٰ علمائے ربانی برعقائد قادیانی" المعروف" قادیانی مسلمان نہیں" شرعی بورڈ آف نیپال کی پہلی علمی وتحقیقی اورفقہی کاوش ہے۔ نیپال میں فتنۂ قادیانیت کے رد میں دوسرااہم تحریری کام یہ ہوا ہے کہ ہمارے مہربان اور قدردان دان مولانا مفتی محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے" فتاویٰ علمائے ربانی درحیات قادیانی" معروف بہ" حیات قادیانی میں تکفیر قادیانی" کے عنوان سے مرزا قادیانی آنجہانی کی زندگی سراپا شرمندگی میں اس پر کفر کا فتویٰ دینے والے پاک وہند اور حرمین شریفین کے ان تمام سنی مفتیانِ کرام کی تفصیل جمع کر دی ہے جو ایک ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے ایک تاریخی اور فقہی دستاویز ہے۔

آپ نے اس کتاب کو دو ابواب میں منقسم کیا ہے۔ پہلا باب" فتاویٰ حرمین شریفین" ہے۔ دوسرا باب" فتاویٰ ہند و پاک" ہے۔آپ نے ہر دو باب میں پہلے ہر مفتی کے مختصر حالات دیئے ہیں اور پھر تکفیر قادیانی کی نشاندھی فرما کر آپ نے تحقیق و دقیق کا حق ادا فرما دیا ہے۔آپ کی یہ کتاب مستطاب بھی شرعی بورڈ آف نیپال کے زیر اہتمام شائع ہو کر سامنے آئی ہے۔

ملک نیپال میں ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں تیسرا نہایت اہم کام یہ سامنے آیا کہ ملک نیپال میں سواداعظم اہل سنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک ترجمان سہ ماہی" سنی پیغام" نیپال کا" ردقادیانیت نمبر" ہے جو نہایت ہی آب وتاب سے مطلع صحافت پر طلوع ہوا ہے۔

سہ ماہی" سنی پیغام" نیپال کا پہلا شمارہ محرم الحرام تا ربیع الاول 1439ھ/ اکتوبر تا دسمبر 2017ء کو مطلع صحافت پر طلوع ہوا، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیض سے اور مولانا مفتی محمد اسرائیل رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی اور جانشین حضور فخر نیپال مولانا محمد فضل یزدانی امجدی دامت برکاتہم العالیہ کی نگرانی میں یہ جاری ہوا۔فقیہ ملت مفتی عبدالمنان کلیمی دامت برکاتہم العالیہ اس کی مجلسِ مشاورت کے نگران ہیں۔مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی دامت برکاتہم العالیہ اس کے مدیر اعلیٰ اور مولانا عبدالرحیم ثمر مصباحی اس کے مدیر ہیں۔سہ ماہی" سنی پیغام" نیپال ایک نظریاتی اور اعتقادی مجلہ ہے یوں تو اس کا ہر شمارہ ہی اہم ہے لیکن اس کی چند خصوصی اشاعتیں نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ ان اشاعتوں میں نیپال مسلم مسائل، فروغ رضویات اور علمائے نیپال، کورونا وائرس نمبر، حکیم ملت نمبر اور حضور قاضی القضاۃ نمبر

نہایت نمایاں ہیں۔

”ردقادیانیت نمبر“ سہ ماہی ”سنی پیغام“ نیپال کا چھٹا خصوصی نمبر ہے۔ ”ردقادیانیت نمبر“ جمادی الآخر تا ذی قعدہ 1443ھ/ جنوری تا جون 2022ء پر مشتمل ہے۔ اس کا سرورق نہایت جاذب نظر، دل کش اور ایمان افروز ہے۔ اس کی پیشانی پر بھی حسب روایت ”ملک نیپال میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کا بے باک ترجمان“ کے الفاظ درج ہیں۔ ختم نبوت کے حوالے سے معروف حدیث مبارکہ ”انا خاتم النبیین لا نبی بعدی“ (میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔) نمایاں طور پر سرورق کی زینت بنی ہوئی ہے۔ گنبدِ خضریٰ اور مسجد نبوی کے مینار سرورق پر رحمت و برکت کے آثار بنے ہوئے ہیں۔ کلمہ طیبہ اور فداک ابی و امی یا رسول اللہ کے کلمات طیبات سے بھی سرورق مزین ہے۔ ”فخر ملت فاؤنڈیشن نیپال 2016ء کا مونو گرام کعبۃ اللہ اور روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکس سے مزین ہو کر سرورق کی زیب وزینت بنا ہوا ہے۔ اور نیچے مدیر اعلیٰ ”محمد عطاء النبی حسینی مصباحی“ کا اسم گرامی نمایاں ہے۔ اندرونی سرورق پر نظر ڈالیں تو بفیض روحانی کے تحت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، زیر سرپرستی کے تحت علامہ مفتی محمد اسرائیل رضوی دامت برکاتہم العالیہ، زیر نگرانی کے تحت جانشین حضور فخر نیپال مولانا محمد فضل یزدانی امجدی دامت برکاتہم العالیہ اور نگران مجلسِ مشاورت کے تحت فقیہ ملت علامہ مفتی عبد المنان کلیمی دامت برکاتہم العالیہ کے اسمائے گرامی ہمارے قلب ونظر کو تر وتازہ کئے ہوئے ہیں۔

شرف انتساب میں تیرہ نامور علماء ومشائخ کرام کے اسمائے گرامی دیئے گئے ہیں مجلسِ ادارت میں نو ارباب علم وقلم اور مجلسِ مشاورت میں چھبیس مشاہیر علماء، فضلاء اور ادباء کے اسمائے گرامی دیئے گئے ہیں۔

مدیر اعلیٰ کے طور پر مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی، مدیر کے طور پر مولانا عبد الرحیم ثمر مصباحی اور منیجر کے طور پر مولانا محمد احمد حسین نوری کے اسمائے گرامی موجود ہیں۔ یہ وضاحت بھی ہے کہ یہ جلد نمبر 5 کا شمارہ نمبر 18 اور 19 ہے۔

مراسلت وترسیل زر کا پتا کچھ یوں دیا گیا ہے: سہ ماہی ”سنی پیغام“ نزد جامعہ حنفیہ برکاتیہ جانکی نگر 7، جنک پور دھام نیپال۔“

آخر میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ یہ ”ردقادیانیت نمبر“ آل نیپال سنی جمعیۃ العلماء اور فخر ملت فاؤنڈیشن کے اہتمام سے طباعت سے آراستہ ہوا ہے۔

فہرست مضامین پر نظر ڈالیں تو اس میں شامل مضامین ومقالات اور منظومات کے عنوانات قوس قزح کی طرح جگمگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اب اس نمبر کے عنوانات وموضوعات پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

(1) ”ردقادیانیت نمبر منزل بہ منزل“ کے عنوان سے مدیر اعلیٰ مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی کے قلم سے اداریہ

ہے جس میں اس نمبر کی سرگزشت دی گئی ہے اور پس منظر پیش کیا گیا ہے، نمبر کے عنوانات، مشمولات اور مندرجات کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(3،2) اس کے بعد قاضی نیپال مفتی محمد اظہار النبی حسینی مصباحی دامت برکاتہم العالیہ کے دو مقالات شامل ہیں جن میں آپ نے نہایت مفسرانہ اور محدثانہ انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کو قرآن مقدس اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں پیش فرمایا ہے۔ ان دونوں مقالات میں آپ نے قرآن و احادیث کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کے معنی ومطلب، اہمیت و افادیت کو ظاہر و باہر فرمادیا ہے۔ معنی الحدیث، تخریج الحدیث اور مفردات الحدیث کے ذریعے عقیدۂ ختم کا مفہوم نہایت آسان اور عام فہم انداز میں صفحۂ قرطاس پر منتقل فرمایا ہے۔

(4) مولانا ابو ہلال محمد ابو العلائی دامت برکاتہم العالیہ نے" بانی مذہب قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات" میں مرزا آنجہانی کی کتاب زیست کا ہر صفحہ قاری کے سامنے رکھ دیا ہے جنہیں دیکھنے سے اس کی اصل حقیقت اور مذموم عزائم اظہر من الشمس ہو جاتے ہیں۔

(5) مولانا مفتی توفیق احسن برکاتی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مقالے" قادیانی مذہب کے آغاز و ارتقاء کی مختصر تاریخ" میں مرزا آنجہانی کی ساری زندگی کا نقشہ اس کی اپنی ہی کتابوں سے کچھ اس انداز میں کھینچا ہے کہ اس کی ساری زندگی سراپا شرمندگی قاری کے سامنے آجاتی ہے۔

(6) مولانا ابو بلال محمد مصباحی زید مجدہ نے مرزا آنجہانی کی کتابوں کی خانہ تلاشی لی اور اس کے باطل عقائد ونظریات ایک مقالے کی صورت میں سامنے لے آئے۔

(7) علامہ مفتی محمد حسینی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مقالے میں مرزا آنجہانی کے باطل عقائد ونظریات کا رد بلیغ فرمایا ہے۔

(8) علامہ عبد الرحیم ثمر مصباحی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مقالہ میں نہایت متانت اور سنجیدگی سے مرزا آنجہانی کی جھوٹی پیش گوئیوں،" الہامات" اور خرافات کا جائزہ لیا ہے انہیں پڑھنے کے بعد قاری کی زبان سے بے ساختہ یہ قرآنی آیت جاری ہو جاتی ہے: لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

(9) قاضی نیپال مفتی محمد اظہار النبی حسینی دامت برکاتہم نے" جھوٹے مدعیان نبوت" میں ان بائیس ازلی بدبختوں کے نام گنوائے اور ان میں سے چند کے مختصر کوائف بھی سامنے لائے ہیں جو عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف کر کے مرتدین میں شمار ہو کر واصل جہنم ہوئے تھے۔ آخر میں مرزا آنجہانی اور اس کے گماشتوں کی بھی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔

(10) مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی نے" حیات قادیانی میں علمائے اہل سنت کی جانب سے تکفیر قادیانی" میں

نہایت ہی احسن انداز میں مشاہیر علمائے اہل سنت کی جانب سے مرزا آنجہانی کی زندگی میں فتاویٰ تکفیر کا باب کھولا ہے، یہاں ان میں سے چند نمایاں نام پیش کئے جاتے ہیں:

محدث جلیل علامہ احمد علی محدث سہارن پوری

ادیب شہیر علامہ فیض الحسن سہارن پوری

فاتح عیسایت پایۂ حرمین علامہ رحمت اللہ کیرانوی

عالم باعمل مفتی حافظ غلام محمد بگوی

قطب لاہور مولانا غلام قادر بھیروی

محدث اجل علامہ وصی احمد محدث سورتی

علامہ مفتی غلام رسول نقشبندی حنفی امرتسری معروف بہ رسل بابا

عارف کامل مناظر اسلام علامہ غلام دستگیر قصوری

شیخ الاسلام والمسلمین علامہ انوار اللہ فاروقی حیدر آبادی

مفتیٔ بدایوں مولانا مفتی حافظ محمد بخش قادری

استاذ العلماء مفتیٔ اسلام مولانا مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی

استاذ العلماء مولانا غلام اللہ قصوری قریشی حنفی

فخر السادات مولانا سید حافظ ظہور الحسین شاہ قادری

مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی

فاتح قادیان قبلۂ عالم علامہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی

استاذ زمن علامہ حسن رضا خان بریلوی

ادیب شہیر علامہ اصغر علی روحی لاہوری

استاذ الاساتذہ مفتیٔ لاہور مفتی عبد العزیز

شیخ المشائخ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف

فقیہ اجل استاذ الاساتذہ مولانا غلام احمد سلطان الواعظین

علامہ عبد الاحد پیلی بھیتی

مطیع الرسول علامہ عبدالمقتدر بدایونی

ابوالمنظور حکیم عبدالماجد قادری بدایونی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی سید عبدالرحمن بہاری

اکرم الناس مولانا سید عبداللہ شاہ سیالکوٹی

ملک العلماء خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ محمد ظفرالدین بہاری

استاذ العلماء علامہ فیض الحسن جہلمی

استاذ الاساتذہ علامہ ابراہیم حنفی بدایونی

واعظ الاسلام پیر سید ظہور شاہ قادری

عالم جلیل مولانا عبدالغفار خان رام پوری

مفتیٔ رضوی مرزا عبدالغنی سنی حنفی قادری بریلوی

واعظ الاسلام علامہ سید محمد اکرام الدین بخاری

مولف تفسیر حقانی مولانا ابو محمد عبدالحق دہلوی

شیخ المشائخ علامہ حافظ سید حافظ عین الہدیٰ شاہ قادری

مولانا حافظ پیر سید محمد عبدالغنی قادری ہمدانی امرتسری

مفتی ابوالحسن پیر غلام مصطفیٰ قاسمی امرتسری۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ان کا سایہ ایک تجلی
ان کا نقش پا چراغ
یہ جدھر گزرے
ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

(11) "تحفظ عقیدۂ ختم نبوت میں مشائخ و علمائے اہل سنت کا کردار" کے عنوان سے راقم (سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ) کا مقالہ شامل ہے۔ یہاں اصل میں راقم کے اس اداریہ کی تلخیص پیش کی گئی ہے جو ماہ نامہ الحقیقہ پاکستان کے "تحفظ ختم نبوت نمبر" (1433ھ/ 2013ء) کی پہلی جلد کے لئے لکھا گیا تھا۔ یہ اداریہ نمبر کے صفحہ 9 تا 42 پر پھیلا ہوا ہے۔ قدرتی طور پر اس اداریہ کو شہرت عام اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ پہلے پہل مولانا سعید محمد عامر آسوی حسینی نقشبندی زید مجدہ نے

2021ء میں اپنی کتاب" فتنۂ انکارِ ختم نبوت" (مطبوعہ ادارہ الحقیقہ محلہ نقش لاثانی نگر شکر گڑھ پاکستان) میں" رد قادیانیت میں علماء ومشائخ اہل سنت کا کردار" کے عنوان سے اس کی تلخیص شامل کی،اب مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی زید مجدہ نے اس کی تلخیص کو زیر نظر نمبر میں بھی شامل فرمایا ہے۔جزاک اللہ خیرا کثیرا کثیرا کثیرا۔

اس میں ناچیز ہیچ مدان نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں علماء ومشائخ اہل سنت کے کردار کو نمایاں طور پر پیش کرنے کی سعی ماتم کی ہے،عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں ان کی قلمی علمی،عملی،صحافتی اور تحریکی خدمات کو پیش کیا ہے۔مملکت خداداد پاکستان میں ختم نبوت کے تحفظ میں فتنۂ قادیانیت کے رد میں چلنے والی دونوں تحریکوں 1953ء اور 1974ء کی مختصر روداد دی ہے اور ان میں شامل ہونے والے مشاہیر علماء ومشائخ اہل سنت کے اسمائے گرامی بھی دے دیئے گئے ہیں۔

راقم کے مہربان اور قدردان مولانا حافظ فرمان علی رضوی زید مجدہ بھی بزم رضا جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ ضلع اٹک پنجاب پاکستان کے زیر اہتمام اس اداریہ کو نہایت آب وتاب سے الگ کتابی صورت میں چھاپ رہے ہیں۔

(12) مولانا حافظ محمد ہاشم قادری مصباحی زید مجدہ کا مقالہ" عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا ایک اساسی عقیدہ" کے عنوان سے اس نمبر کی زینت بنا ہوا ہے۔جس میں آپ نے اسلام کی اساس،ضروریات دین اور تابعین جیسے عنوانات سے عقیدۂ ختم نبوت کو اسلام کا اساسی عقیدہ ثابت فرمایا ہے اور آخر میں مرزا آنجہانی کا عبرت ناک انجام بھی دکھایا ہے۔

(13) برصغیر میں عقیدۂ ختم نبوت کے محافظین کا جب بھی ذکر چھیڑا جائے گا تو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں طور پر ضرور سامنے آئے گا۔مولانا ابونسیم مصباحی زید مجدہ نے بھی اپنے مقالے" رد قادیانیت میں امام اہل سنت کا کردار" میں آپ کی خدمات جلیلہ کو مختصر مگر جامع انداز میں پیش فرمایا ہے اور اس سلسلے میں آپ کی تصانیف جزاء اللہ عدوہ،اسوء العقاب،قہر الدیان،المبین،الجراز القادیانی،حسام الحرمین،المعتمد کے نام بھی پیش فرمائے ہیں نیز آپ کے دیگر فتاویٰ میں سے چند اقتباسات بھی دیئے ہیں۔

(14)" قادیانیت کے تعاقب میں عربی کتب،ایک تاریخی جائزہ" کے عنوان سے عابد حسین شاہ پیرزادہ کے قلم سے ایک مقالہ بھی اس نمبر کی زینت ہے۔اصل میں یہ مقالہ آپ کی ضخیم کتاب" عربی میں رد قادیانیت،ایک تاریخی جائزہ"مطبوعہ ورلڈ ویو پبلشرز اردو بازار لاہور،1442ھ/2020ء کا صرف ایک باب ہے جو کتاب کے صفحہ 355 تا 387 پر پھیلا ہوا ہے۔اس میں قادیانیت کے تعاقب میں ایک سو اکتیس (131) کتب کے نام اور ان کے مصنفین کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔راقم نے اس کتاب کی اشاعت سے قبل ہی اس کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر اس کا مختصر سا تعارف ماہنامہ الحقیقہ پاکستان کے تحفظ ختم

نبوت نمبر کی جلد دوم، 1440ھ/2019ء کے ساتویں باب کے آخر میں شائع کر دیا تھا۔

عابد حسین شاہ پیرزادہ اہل سنت کے ایک نامور محقق اور مصنف ہیں، مطلوبہ مواد کی تلاش و جستجو میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اس مقالہ میں بھی آپ کی تحقیق و دقیق کی جولانیاں عروج پر نظر آتی ہیں۔ اہل چکوال اور مرزائیت اور مدعیان نبوت و مہدویت بھی آپ کے مشہور مقالات ہیں۔

(15) مولانا محمد ابو تمیم حسینی ابو العلائی زید مجدہ نے "کتابیات رد قادیانیت، ایک اشاریہ" میں ایسی پانچ سو پچھتر (575) کتابوں کی نشاندہی کی ہے جو ختم نبوت کے تحفظ میں فتنۂ قادیانیت کے رد میں سنی اکابر و اصاغر علماء، مشائخ، فضلاء، ادباء اور شعراء نے لکھی ہیں۔ فتنۂ قادیانیت کے رد میں اہل سنت کی جانب سے لکھی گئی کتابوں کا شمار یاتی جائزہ مفصل طور پر سب سے پہلے ناچیز ہیچ مدان کے مہربان اور قدردان مولانا خواجہ غلام دستگیر فاروقی زید مجدہ (مدیر اعلیٰ سہ ماہی "المنتہیٰ" لاہور) نے لینے کی سعادت حاصل کی ہے۔ آپ نے عقیدۂ ختم و رد قادیانیت پر علماء و محققین اہل سنت و جماعت کی پانچ سو کتب و رسائل کا اجمالی تعارف اپنی کتاب "کتابیات ختم نبوت (جلد اول) میں پیش فرمایا ہے۔ آپ کی یہ کتاب 1440ھ/2019ء میں پروگریسو بکس اردو بازار لاہور نے شائع کر کے عام کی ہے۔ پیش نظر مقالے میں بھی اس کتاب سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

(16) "ملک نیپال میں قادیانیوں کی سرگرمیاں" میں مولانا علاء الدین امن رضوی زید مجدہ نے نیپال میں فتنۂ قادیانیت کی ریشہ دوانیوں کو طشت از بام فرمایا ہے۔

(17) "نیپال میں قادیانیت کا فروغ اور سد باب کی تدابیر" ڈاکٹر مبشر حسن مصباحی کے اثر خامہ کا نتیجہ ہے۔ یہ اپنے موضوع پر مختصر مگر انتہائی جامع اور مفید تر ہے۔

(18) "نیپال میں فتنۂ قادیانیت اور اس کی سرگرمیاں" کے عنوان سے ابو المتبسم ایاز احمد عطاری کا مضمون ہے جس میں نیپال میں فتنۂ قادیانیت کی سرگرمیوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

(19) مولانا مفتی حبیب القادری صمدی زید مجدہ نے "قادیانیت کا سد باب کیوں اور کیسے؟" میں چند مفید تجاویز دی ہیں جن میں کچھ یہ ہیں:

1: اتحاد و اتفاق سے آئمہ مساجد قادیانیوں کے مذموم عزائم سے آگاہ کریں۔

2: اہل قلم قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو آسان لفظوں میں عوام الناس کے سامنے پیش کریں۔

3: سوشل میڈیا کے ذریعے بھی علماء اس فتنہ سے باخبر رکھیں۔

4: علماء خطباء رد قادیانیت کو اپنا عنوان سخن بنائیں۔

5: تبلیغی میدان میں بھی ان کارد کریں۔

6: اردو تحاریر کا ترجمہ نیپالی، ہندی اور انگلش میں بھی کر کے تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات کو اس فتنہ سے آگاہ کریں۔

7: قادیانیت سے متاثر علاقوں میں علماء کی ایک جماعت متحرک رہے۔

8: ہفتہ واری یا کم از کم ماہانہ ختم نبوت کے موضوع پر اجتماع کریں۔

9: ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب اہل سنت ہمہ وقت متحرک رہیں۔

10: فتنۂ قادیانیت کے رد میں تحریروں کو اردو اور نیپالی اخبارات میں شائع کروائیں۔

11: رد قادیانیت کو اپنا دینی فریضہ جانیں اور ہمیشہ سرگرم رہیں۔

یہ تجاویز نہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں اور جہاں بھی فتنۂ قادیانیت پر پرزے نکالے وہاں ان تجاویز کو اگر عملی جامہ پہنایا جائے تو اس فتنۂ عظیمہ کی روک تھام ممکن ہو سکتی ہے۔اے کاش ہمارے علماء و مشائخ اس فتنۂ عظیمہ کی ریشہ دوانیوں کو سمجھیں اور آپس میں فروعات پر لڑنے جھگڑنے کی بجائے اپنی توانائیاں اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے وقف فرما دیں۔ہماری مساجد، ادارے اور خانقاہیں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب کے لئے اگر متحد اور متحرک ہو جائیں تو نہایت مثبت نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

(20) عقیدۂ ختم نبوت (منظوم حصہ) اس نمبر کا آخری عنوان اور موضوع ہے اس میں ختم نبوت کے حوالے سے ہند و نیپال کے نامور شعراء کرام کا نعتیہ کلام شامل ہے۔اگر مزید محنت کی جاتی تو پاکستان کے شعراء کرام کا کلام بھی اس نمبر کی زینت بنایا جا سکتا تھا۔ یہاں ان شعراء کے ناموں کے ساتھ ان کے نعتیہ کلام کے صرف مطلعے پیش کئے جاتے ہیں:

سید اولاد رسول قدسی مصباحی:

شاہ دیں مصطفیٰ خاتم الانبیاء
ہیں وہی باخدا خاتم الانبیاء

مفتی محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی:

خدائے پاک کرتا ہے بیاں ختم نبوت کا — عقیدہ کرتا ہے قرآں، عیاں ختم نبوت کا

مولانا سلمان فریدی مصباحی بارہ بنکوی:

ہے بلندی یہ سدا، ختم نبوت کا
علم نہ جھکے گا، نہ جھکا ختم نبوت کا

علامہ مولانا محمد علاء الدین امن رضوی:

اولیں آخریں خاتم المرسلیں
لامکاں کے مکیں خاتم المرسلیں

مولانا فرحان المصطفی اقمر نظامی لکھنوی:

آپ ہیں بالیقیں نور رب العلی
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

مفتی محبوب رضا قمر مصباحی:

شہ انبیاء ہے خدا کا ہے پیارا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے
محمد ہے احمد ہے سلطان بطحا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے

بے دل نیپالی:

ختم نبوت کا نعرہ لگاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے
قرآن پڑھ پڑھ کے سب کو سناؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

سہ ماہی ''سنی پیغام'' نیپال کا یہ'' ردقادیانیت نمبر'' اپنی مثال آپ ہے۔ صحافتی سطح پر اردو زبان میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اور سنی صحافت میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے باب میں نیپال سے ہوا کا ایک نہایت ہی ٹھنڈا جھونکا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی پختگی اور سلامتی کے لئے اسے عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اسے ہر گھر، ہر لائبریری اور ہر خانقاہ میں پہنچانا چاہیے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی زید مجدہ کا یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جسے کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ فقیر انہیں اس عظیم کاوش پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ ماشاء اللہ بہت خوب۔ اللھم زد فزد۔

جاگ اٹھے ہیں پاسباں دین ختم المرسلین
اب مٹا کر چین لیں گے جگ سے'' دین'' قادیاں

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی ،ان کی پوری جماعت ،اراکین ومعاونین اور ہم سب قارئین کو ہمیشہ شاد وآباد اور بامراد رکھے ،ہم سب کو عقیدۂ ختم نبوت کی دم آخریں تک حفاظت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے ، ہماری نسلوں کو بھی منکرین ختم نبوت کے ہر گروہ سے ہمیشہ محفوظ و مامون فرمائے ،ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے ۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین

سہ ماہی "المنتہیٰ" کا "تحفظ ختم نبوت اور بابو پیر بخش لاہوری نمبر" کی اشاعت ایک اہم کارنامہ

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۔

ہمارے پیارے نبی کریم رؤف الرحیم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت، جامعیت اور اکملیت اظہر من الشمس ہے، اس پر قرآنی آیات اور نبوی احادیث شاہد و ناطق ہیں۔ لیکن حق و باطل کی جنگ روز ازل سے جاری و ساری ہے اور روز ابد تک رہے گی۔ جھوٹے مدعیان نبوت اپنے مکروفریب کے ساتھ جب بھی اور کہیں بھی نمودار ہوئے تو محافظین ختم نبوت ان کے سامنے نہایت جرآت و استقامت کے ساتھ سامنے آئے اور ان کذابوں کے لئے سد سکندری ثابت ہوئے۔ محافظین ختم نبوت نے ہر دور کے کذابوں کا ہر محاذ پر نہایت ڈٹ کر ان کے ہر قسم کے مکروفریب کا پردہ چاک کر کے ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملایا اور امت مسلمہ کے ایمان کو محفوظ و مامون بنایا۔

1839ء میں ہندوستان میں مشرقی پنجاب کے خطۂ گورداس پور کے قصبہ قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوا جس نے آگے چل کر گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے اور بالآخر وہ اپنے آپ کو" نبی" سمجھ بیٹھا اور یوں وہ "مسیلمۂ پنجاب" اور" فتنۂ قادیانیت" کا بانی ثابت ہوا۔ برصغیر میں جن محافظین ختم نبوت نے فتنۂ قادیانیت کا تعاقب کیا ان میں حضرت بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (پ: 1852ء۔۔۔۔۔۔م: 1927ء) کا نام نہایت روشن اور نمایاں ہے۔ ان کا پورا نام محمد پیر بخش لاہوری، والد گرامی کا نام میاں امام بخش اور دادا کا نام خدا یار رحمۃ اللہ علیہم ہے۔ آپ نے اگرچہ عصری تعلیم مڈل تک حاصل کی لیکن آپ نے قرآن و حدیث اور فقہی علوم میں بھی مہارت تامہ حاصل کی تھی اس پر آپ کی تصنیفات و تالیفات شاہد و ناطق ہیں۔

آپ آرائیں برادری کے ذیلدار خاندان کے ایک فرد فرید تھے۔ اس خاندان کا روحانی تعلق سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ سے ہے۔ اور اس خانوادے کی دینی خدمات بھی اظہر من الشمس ہیں۔ آپ محکمۂ ڈاک میں ہیڈ کلرک کے عہدے پر فائز رہے۔ اس وقت سکول کے پڑھے لکھے سرکاری ملازم کو" بابو" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یوں" بابو" آپ کے نام کا جزو لاینفک بن کر رہ گیا۔ آپ بھاٹی دروازہ لاہور کے رہنے والے تھے اور لاہور شہر کی نسبت ہی سے آپ کو لاہوری کہا جاتا تھا۔ لاہور کے مشہور قبرستان میانی صاحب میں آپ محوخواب ہیں۔ اگرچہ آپ کے اسم گرامی" پیر بخش" سے آپ اور آپ کے خانوادے کا عقیدہ و

مسلک ظاہر و باہر ہے۔لیکن یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ آپ بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو" چودھویں صدی کا مجدد"تسلیم کرتے تھے۔

1912ء میں آپ اپنی عمر عزیز کے ساٹھ سال مکمل ہونے کے بعد اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہوئے اور پھر اپنے دم آخریں تک فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف رہے۔ بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ملازمت سے فراغت کے بعد اپنے ایک دوست بابو چراغ دین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر" انجمن حمایت اسلام" کی بنیاد رکھی اور اس کے سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ پھر آپ نے" انجمن تائید الاسلام" کا قیام عمل میں لایا اور اس کے زیر اہتمام ماہ نامہ" تائید الاسلام" لاہور کا اجراء عمل میں لایا۔اور نہایت کامیابی سے اسے چلایا،1927ء میں آپ کی وفات کے بعد 1932ء تک میاں قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ (پ:1862ء۔۔۔۔۔۔م:1952ء) ماہ نامہ" تائید الاسلام" لاہور کے مدیر رہے۔

بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ملازمت سے فراغت کے بعد فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں ایسے منہمک ہوئے کہ آپ کے شب و روز اس فتنۂ عظیمہ کی سرکوبی میں بسر ہوئے۔آپ جہاد بالقلم کے محاذ پر آگے بڑھ بڑھ کر وار کرتے تھے اور اس فتنہ کے سرغنہ مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے ہر مکر و فریب کو طشت از بام فرماتے ہوئے اسے شکست سے دو چار کرتے رہے۔آپ نہ صرف اپنی کتب و رسائل اور مضامین و مقالات بلکہ اہل سنت کے مشاہیر اہل علم و فضل کی تصنیفات و تالیفات کے ذریعے بھی اس فتنۂ عظیمہ سے اہل ایمان کو آگاہ فرماتے رہے۔مرزا آنجہانی اور اس کی ذریت کی جانب سے جاری ہونے والے ہر اشتہار، پمفلٹ، ٹریکٹ اور ہینڈ بل کا آپ عقلی و نقلی دلائل سے رد فرما کر فتنۂ قادیانیت کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیتے تھے۔جہاد بالقلم کے محاذ پر میاں قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی مالی معاونت سے آپ کی کتب و رسائل کی طباعت ہوتی تھی۔

ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات جلیلہ کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ضرورت تھی کہ کوئی مرد مجاہد یا مجاہدہ آگے بڑھے اور ان کی حیات و خدمات کے حوالے سے ایک مقالہ لکھ کر سامنے لے آئے۔یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ ختم نبوت کی اس نابغۂ روزگار شخصیت کی حیات و خدمات پر کام کرنے کے لئے اس بار قرعۂ فال ایک نیک سیرت خاتون محققہ عزیزہ سدرہ عبد الخالق صاحبہ کے نام نکلا۔انھوں نے اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ عربی و علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی نگرانی و سرپرستی میں ایم اے کی سند کے حصول کے لیے محنت شاقہ سے مقالہ" دفاع ختم نبوت میں بابو پیر بخش کی خدمات" لکھا اور پھر وہ ساحل مراد تک پہنچیں،الحمد للہ۔

عصر حاضر میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں ایک ممتاز و نمایاں نام مولانا خواجہ غلام دستگیر فاروقی زید مجدہ کا ہے۔آپ ایک عرصے سے عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے ایک نہایت علمی و تحقیقی مجلہ سہ ماہی" المنتہیٰ" لاہور

نہایت کامیابی سے نکال رہے ہیں۔ یہ مجلہ اپنے موضوع پر اسم با مسمی ثابت ہوا ہے اس پر اس کا ہر شمارہ ہی شاھد و ناطق ہے۔ آپ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد کے حوالے سے نئے نئے زاویوں سے سوچتے ہیں اور پھر انہیں عملی جامہ بھی پہناتے ہیں۔ آپ نے حضرت بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات کے حوالے سے جب محققہ سدرہ عبدالخالق صاحبہ کے تحقیقی مقالے کی تکمیل کا مژدہ جانفزا سنا تو آپ کی خوشی دیدنی تھی، آپ نے فوراً فیصلہ کیا کہ اس تحقیقی مقالہ کو سہ ماہی" المنتہٰی " لاہور کی خصوصی اشاعت کے طور پر شائع کرنے کی سعادت ضرور حاصل کی جائے۔ چنانچہ آپ نے اس تحقیقی مقالہ کو معمولی ترمیم و اضافہ کے ساتھ"تحفظ ختم نبوت اور بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ" کے عنوان سے سہ ماہی" المنتہٰی " لاہور کے شمارہ نمبر 18، 19 کو" اشاعت خاص" کے طور پر شائع فرما کر عام کیا۔ یہ شمارہ جنوری تا جون 2022ء پر مشتمل ہے۔ اس اشاعت خاص کا سرورق نہایت جاذب نظر اور دل کش ہے۔

سرورق" مہر نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اور مسجد نبوی کے مینار کے نقش سے مزین ہے۔ آغاز میں حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے" حمد باری تعالیٰ" ہے۔ اس کا مطلع کچھ یوں ہے:

دوسرا کون ہے، جہاں تو ہے
کون جانے تجھے، کہاں تو ہے

مقطع اس طرح ہے:

محرم راز تو بہت ہیں امیر
جس کو کہتے ہیں راز داں تو ہے

اس کے بعد علامہ محمد شہزاد مجددی کے قلم سے" ترانۂ ختم نبوت" ہے۔ اس کا مطلع ملاحظہ فرمائیں:

اس نظریے پر ہی قائم پاکستان ہمارا ہے
صدق دل سے ختم نبوت پر ایمان ہمارا ہے

مقطع دیکھیں:

آؤ اے شہزاد فدا ہو جائیں ان کی عظمت پر
ہر میدان میں حامی و ناصر خود رحمٰن ہمارا ہے

فاضل مدیر اعلیٰ مولانا خواجہ غلام دستگیر فاروقی نے" چراغ راہ" کے عنوان سے اس خصوصی اشاعت کا اداریہ لکھا جس میں نہایت ہی اختصار سے اس خصوصی نمبر کی نہ صرف غرض وغایت سے پردہ اٹھایا بلکہ اس کی اہمیت وافادیت اور پس منظر کو بھی احاطۂ تحریر میں

لایا۔

ادار یہ کے بعد مقالہ نگار محققہ سدرہ عبدالخالق صاحبہ کی جانب سے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے تحت "اظہارِ تشکر" کے زیرِعنوان ان تمام معاونین کا نام لے کر شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے اس مقالہ کی تکمیل میں ان کے ساتھ بھر پور علمی و عملی تعاون کیا ہے۔ان معاونین میں ان کی والدہ ماجدہ، ان کے چھوٹے بھائی سفیان عبدالخالق، ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری، محمد ثاقب رضا قادری، توفیق احمد جونا گڑھی، مولانا کاشف اقبال مدنی، میاں محمد عفان، ڈاکٹر ضیاء الحق قمر کے اسمائے گرامی نہایت نمایاں ہیں۔اس کے بعد" مقالہ کی ترتیب کے بارے میں چند گزارشات" پیش کی ہیں۔جن میں مقالہ کا پس منظر بھی پیش کیا گیا ہے۔پیش نظر مقالہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب کا عنوان" مصنف کے احوال و آثار اور تصانیف" ہے۔یہ باب تین فصلوں پر مشتمل ہے۔اس کی پہلی فصل میں بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی مختصر مگر انتہائی جامع انداز میں احاطۂ تحریر میں لائے گئے ہیں۔

دوسری فصل میں ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں آپ کی لکھی گئی اٹھارہ تصانیف کے نام ترتیب زمانی کے تحت دیئے گئے ہیں اور ان کی دستیاب شدہ چودہ تصانیف کا مختصر مگر جامع تعارف پیش کیا گیا ہے۔اسی فصل میں آپ کی ادارت میں ختم نبوت کے تحفظ میں جاری ہونے والا ماہ نامہ" تائید الاسلام" لاہور کی سات خصوصی اشاعتوں کا تعارف و تبصرہ بھی شامل ہے۔ماہ نامہ" تائید الاسلام" لاہور اپنے عہد میں نہایت مقبول عام رسالہ تھا۔اسے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند افغانستان، افریقہ، مصر، شام اور برما وغیرہ کے بھی شہرت عام حاصل تھی۔

فصل سوم میں" چند نئے گوشے" شامل ہیں۔جن میں بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی تاب ناک حیات کے چند نہایت اہم گوشے دیئے گئے ہیں۔ان گوشوں میں ذیلدار خاندان، جامعہ فتحیہ اچھرہ، اور میاں قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ (1862ء۔1952ء) کا تعارف بھی شامل ہے۔فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی میں میاں قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ اور جامعہ فتحیہ اچھرہ کا کردار بھی نہایت نمایاں رہا ہے۔مقالے کے دوسرے باب کا عنوان" عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت" ہے۔اس کی پہلی فصل میں عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت دی گئی ہے اور قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں ختم نبوت کے دلائل دیئے گئے ہیں۔دوسری فصل میں فتنۂ قادیانیت کی مختصر سی تاریخ قارئین کے سامنے رکھی گئی ہے۔مقالے کے آخری باب سوم بھی تین فصلوں پر مشتمل ہے جن میں دفاع ختم نبوت میں بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات جلیلہ کا نہایت محققانہ اور مؤرخانہ انداز میں نہایت اختصار سے جائزہ لیا گیا ہے۔مقالے کے اختتام پر مقالہ نگار محققہ سدرہ عبدالخالق صاحبہ نے" خلاصۂ تحقیق" کچھ اس انداز میں پیش فرمایا ہے گویا دریا کو کوزے میں سمو دیا گیا ہے۔بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و خدمات کے حوالے

سے فاضلہ مقالہ نگار نے چھے سفارشات پیش فرمائی ہیں جن کے تحت آپ کی حیات وخدمات پر دائرۂ تحقیق کو مزید بڑھایا جا سکتا ہے۔

آخر مصادر ومراجع کی فہرست بھی دے دی گئی ہے جس سے مقالہ کی تحقیقی وعلمی حیثیت ظاہر وباہر ہے۔

سہ ماہی مجلہ ''المنتہٰی'' لاہور کے مدیر اعلیٰ کی جانب سے اس خصوصی اشاعت کے آخر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس شکر گڑھ منعقدہ 19 /نومبر 2021ء کی رپورٹ بھی شامل کی گئی ہے نیز وفائے ختم نبوت تربیتی نشست کے تحت چوبیس جانثاران ختم نبوت کے اسمائے گرامی بھی اس نمبر کی زینت بنائے گئے ہیں۔تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن کی مختصر سی کارروائی بھی شامل ہے۔یوں سہ ماہی ''المنتہٰی'' لاہور کی یہ خصوصی اشاعت ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے ایک تاریخی دستاویز کی صورت اختیار کر گئی ہے۔اور پھر یہ اسلاف شناسی کی ایک نہایت عمدہ مثال بھی ہے۔

ناچیز ہیچ مدان مقالہ نگار محققہ سدرہ عبدالخالق صاحبہ،اس کے تمام معاونین اور ناشر مولانا خواجہ غلام دستگیر فاروقی زید مجدہ کی خدمت میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ماشاءاللہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت خوب اللھم زد فزد۔امید واثق ہے کہ حضرت بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سہ ماہی ''المنتہٰی'' کی اس خصوصی اشاعت سے اہل ذوق کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور محققین تاریخ ختم نبوت کے لئے بھی یہ مشعل راہ سے کم نہیں ہے۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود

ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اسے شرف قبولیت سے نوازے،شہرت عام اور بقائے دوام بخشے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

شاہین ختم نبوت صادق علی زاہد اور ”سیف مہریہ برفتنۂ مرزائیہ“

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری (مدیر اعلیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۔

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا

پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

اس دنیا رنگ و بو میں روز ازل سے نیکی و بدی، حق و باطل کے درمیان معرکہ آرائیاں جاری وساری ہیں اور تا روز قیامت رہیں گی۔ اس معرکہ حق و باطل کا باقاعدہ آغاز ابو البشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور ابلیس لعین سے ہوا، بس پھر کیا تھا اللہ تعالیٰ اہل دنیا کی رہنمائی کے لئے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجتا رہا، ابلیس لعین اپنے لاؤ لشکر سمیت رکاوٹیں ڈالتا رہا۔ قافلۂ عشق و وفا آگے بڑھتے رہا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرما کر سلسلۂ نبوت و رسالت کا اختتام فرما دیا، آپ پر آخری آسمانی کتاب نازل فرما کر سلسلۂ وحی بھی بند فرما دیا۔ آپ کی ظاہری حیات میں حق و باطل کے درمیان معرکہ آرائیاں جاری رہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں آپ کے جانثاران صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم آگے بڑھتے رہے اور اہل باطل کو شکست فاش سے دو چار کرتے رہے، اہل باطل کو تلاش و بسیار کے باوجود ہمارے پیارے نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار و اخلاق پر کوئی انگلی تک نہ اٹھا سکے لیکن انہوں نے ہمیشہ آپ کی ناموس اور ختم نبوت کے حوالے سے ہرزہ سرائیاں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

جس نے بھی اپنے آخری نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے اور آپ کا امتی ہے وہ کسی طرح بھی ان ہرزہ سرائیوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے وہ اپنی جان تو اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس پر نچھاور تو کر دیتا ہے لیکن ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے حوالے سے کسی بھی بد بخت اور بد طینت کی کسی قسم کی ہرزہ سرائی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور یہی ہماری ”دولت ایمان“ ہے۔ اس پر ہمارا ماضی

وحال شاھد و ناطق ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت ہم اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس اور ختم نبوت پر پہرہ دیتے رہیں گے۔

یوں ہی رہے گا ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم پر سیف اللہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں یمامہ کے مقام پر مسیلمہ کذاب کے خلاف فیصلہ کن لڑی جانے والی جنگ صرف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تھی۔ سب سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس میں جام شہادت نوش فرمایا۔ یہاں سے لبرل اور سیکولر ان نام نہاد مسلمانوں کو درس عبرت لینا چاہیے جو عقیدہ ختم نبوت کے منکرین اور مخالفین کو ابھی تک اپنا" بہن بھائی" سمجھے ہوئے ہیں۔

برصغیر میں قادیان (گورداس پور) سے مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی جو اصل میں غلام ابلیس تھا نے ختم نبوت کے حوالے سے ہرزہ سراہیوں کی انتہا کر دی یہاں تک کہ اس نے مسیلمہ کذاب کی یاد تازہ کر دی۔ اگر چہ ہمارے اکابرین علماء ومشائخ نے اس کی خرافات و ہفوات کے تعاقب میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن افسوس کہ وہ کسی غازی کے ہتھے نہ چڑھ سکا اور زندہ بچ نکلا، یوں یہ فتنۂ خبیثہ باقی رہ گیا اب اس کی ذریت یہود و نصاریٰ کی نگرانی میں کھل کر اپنا کھیل کھیل رہی ہے۔ ہمارے اکابرین علماء ومشائخ نے مرزا قادیانی آنجہانی اور اس کی ذریت کا ہر محاذ پر رد بلیغ کیا اس پر ان کے فتاویٰ، اشتہارات، کتابیں، مقدمے، مناظرے، مباحثے اور مباہلے شاھد و ناطق ہیں۔ ہمارے شاہین ختم نبوت صادق علی زاہد صاحب زید مجدہ ان محافظین ختم نبوت کی حیات و خدمات کو کتابی صورت میں مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ اللھم زد فزد۔

شاہین ختم نبوت صادق علی زاہد کی حیات وخدمات پر ایک نظر

صادق علی زاہد زید مجدہ ایک آرائیں خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا خاندان قیام پاکستان کے وقت ضلع فیروز پور سے ہجرت کر کے براستہ گنڈا سنگھ والا (قصور) مملکت خداداد پاکستان میں داخل ہوا۔ الحمدللہ اس وقت کے قیامت خیز ہنگاموں کے باوجود آپ کے خانوادہ کے تمام افراد بخیریت پاکستان پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ آپ کے والدین آپس میں چچا زاد بہن بھائی ہیں ہجرت کے وقت دونوں کی عمریں دس گیارہ سال تھیں پاکستان میں قیام کے بعد کئی سال بعد ان کی آپس میں ازدواجی زندگی کا آغاز ہوا۔ آپ کے والدین نے ہجرت کرتے کرتے بالآخر ننکانہ صاحب میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ انڈیا میں چھوڑی گئی جائیدادوں کے جب کلیم ملنا شروع ہوئے تو آپ کے خاندان کو ننکانہ صاحب سے چالیس کلومیٹر دور ایک گاؤں مصری والا میں زرعی اراضی الاٹ ہوئی۔ چنانچہ آپ کے والدین اس زرعی اراضی کی دیکھ بھال کے لئے مصری والا میں منتقل

ہو گئے ۔ صادق علی زاہد کی ولادت 18 /صفر المظفر 1389ھ/ 6 /مئی 1969ء کو مصری والا ڈاک خانہ موڑ کھنڈا تھانہ مانگٹا نوالا تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں ہوئی ۔

آپ کے دادا عبد المجید مرحوم و مغفور ہیں، آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد صدیق مرحوم و مغفور (م:1429ء/ 2008ء) ہے اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی محترمہ رمضان بی بی صاحبہ ہے ۔ الحمد اللہ آپ بقیدِ حیات ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہما پایہ دراز فرمائے ۔ آمین ۔

آپ کے چار بھائی اور چھ بہنیں ہیں ۔ پانچ بہنیں اور ایک بھائی ان سے بڑے جب کہ دو بھائی ان سے عمر میں چھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے بہن بھائی صاحب اولاد ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں شاد و آباد ہیں ۔ والد گرامی کی وفات حسرت آیات کے بعد ان کے چالیسویں کے موقع پر ان کے خاندان نے متفقہ طور پر ان کی دستار بندی کر کے انہیں خاندان کی سربراہی تفویض کر دی ۔ صادق علی زاہد نے ابتدائی تعلیم و تربیت گھر ہی میں حاصل کی ۔ چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ محترمہ رمضان بی بی صاحبہ اپنے گھر میں محلے کے بچوں کو قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم دیتی ہیں، اسی لیے آپ نے بھی اپنی والدہ ماجدہ ہی سے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے ۔

1399ھ/ 1979ء میں آپ نے گورنمنٹ پرائمری سکول بنگلہ مانگٹا نوالا سے پرائمری تعلیم مکمل کی ۔ دسویں جماعت کے آپ طالب علم ہی تھے کہ قدرت نے آپ کو ایک آزمائش سے گزارا، 22/ جمادی الاول 1404ھ/ 26 / اپریل 1984ء کو صبح چھ بجے آپ اپنے تایا جان محمد شریف مرحوم کے گھر ان کے مویشیوں کے لئے ٹوکہ مشین پر چارہ کتر رہے تھے کہ اچانک آپ کا دایاں ہاتھ چارہ کترنے والی مشین میں آگیا اور کلائی تک کٹ گیا۔ آپ نے ہمت نہ ہاری اور بائیں ہاتھ سے لکھنا شروع کیا اور پھر لکھتے چلے گئے ۔

1405ھ/ 1985ء میں گورنمنٹ گورونانک ہائی سکول ننکانہ صاحب سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر آپ نے ایف اے اور بی اے تک تعلیم حاصل کی ۔

13 /شعبان المعظم 1410ھ/ 16 / مارچ 1990ء میں ماموں زاد شمیم اختر صاحبہ سے آپ کا عقد مسنون ہوا اور ازدواجی زندگی کا آغاز ہوا ۔ الحمد للہ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے ہم خیال اور ہم مزاج ہیں ۔ ان کے علمی و تحقیقی کاموں میں بھی ان کی معاون ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحب زادگان اور دو صاحب زادیوں سے نوازا ہے ۔

آپ نے پیارے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یاروں کے اسمائے گرامی کی نسبت سے اپنے چاروں صاحب زادوں کے نام رکھے ہیں ۔ پہلے کا نام محمد ابوبکر زاہد، دوسرے کا نام محمد عمر فاروق زاہد، تیسرے کا نام محمد

عثمان زاہد اور چوتھے کا نام محمد ابو بزر زاہد ہے۔

صاحب زادیوں کے نام قرۃ العین اور نفیسہ نور العین ہیں۔ ماشاء اللہ، چاروں صاحب زادے شادی شدہ ہیں اور برسر روزگار ہیں۔ جب کہ صاحب زادیاں ابھی غیر شادی شدہ ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

اللہ تعالیٰ ان سب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور اس خانوادے کو بھی شاد و آباد اور بامراد رکھے۔ آمین۔

زیارت حرمین شریفین اور حج و عمرہ کی سعادت:

آپ نے 1439ھ/ 2018ء میں آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کی نگرانی اور قیادت میں حرمین شریفین کا سفر اختیار کیا، پہلی بار حج و عمرہ اور حاضری روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔

دوسری بار 1440ھ/ 2019ء میں آپ اکیلے حرمین شریفین میں حاضری دی، حج و عمرہ اور زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

سلسلہ بیعت وارادت:

آپ کو آستانہ عالیہ نقشبندیہ شرق پور سے وابستگی والدین سے وراثت میں ملی ہے جب آپ کی عمر صرف چار پانچ سال تھی تو آپ اس وقت بھی اپنی والدہ ماجدہ کی انگلی پکڑے آستانہ عالیہ شرق پور شریف چلے جایا کرتے تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں زینت المشائخ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (م: 1433ء/ 2012ء) کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔

جہاد بالقلم کے محاذ پر معرکہ آرائیاں:

عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ اپنے بڑے بھائی محمد عاشق صاحب کی تحریک میں پر عربی اور فارسی کے مضامین بھی پڑھا کرتے تھے بلکہ بھائی ہی نے آپ کو بقدر ضرورت عربی کی مبادیات پڑھائی ہیں۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (م: 1434ھ/ 2013ء) سے آپ کے گہرے مراسم تھے انہوں نے آپ کی علمی رہنما فرمائی۔ انہوں نے ہی آپ کے ذوقِ مطالعہ و تحقیق کی آب یاری فرمائی۔ فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے آپ کو کئی بار صوتی رابطہ فرما کر آستانہ عالیہ شرق پور شریف بلا لیتے اور ختم نبوت، ناموسِ رسالت کے تحفظ اور رد فتنۂ قادیانیت کے حوالے سے آپ کو لکھنے پر ابھارتے تھے۔ اللہ اللہ، اصاغر نوازی اور علم و قلم پروری کی ایسی مثالیں بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مبداء فیاض نے آپ کو عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے تحفظ اور محافظین ختم نبوت کے حوالے

سے کام کرنے کے لئے منتخب فرمالیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت نے آپ کے صرف ایک بائیں ہاتھ سے جہاد بالقلم کے محاذ پر وہ گراں قدر کام لیا ہے جو دو ہاتھوں والے صاحبان علم وقلم بھی نہ کر سکے۔

1985ء سے آپ مجلسِ تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب سے وابستہ ہیں۔ 1987ء میں ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں آپ کا پہلا مضمون "محمدی بیگم والی جھوٹی پیش گوئی پر" ایک پیش گوئی جو مرزا قادیانی کا منہ کالا کر گئی" شائع ہوا۔ جسے بے حد شہرت ملی۔ بس پھر کیا تھا آپ کا راہوار قلم ایسے چلا کہ قادیانی ذریت کے چھکے چھڑا دیئے اور وہ لوگ جو مرزا قادیانی کے بارے میں خوش فہمی میں تھے ان کے ہوش اڑا دیئے۔ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے حوالے سے آپ کے بے شمار مضامین ومقالات مختلف جرائد ورسائل میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ بلکہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے حوالے سے کام کرنے والے محققین نے بھی اپنے ماخذ ومراجع میں آپ کے مقالات ومضامین کے حوالے دیئے ہیں اور آپ کا ذکر بھی نہایت ہی اچھے پیرائے میں کیا ہے۔ ماہ نامہ "لانبی بعدی" لاہور کا جب اجراء ہوا تو آپ کو سب ایڈیٹر کا اعزاز بخشا گیا۔ اس کا "مجاہدین ختم نبوت نمبر" بھی آپ ہی کی کاوشوں سے منظر عام پر آیا ہے۔

1984ھ میں جب تحریک ختم نبوّت شروع ہوئی تو آپ نے ایک طالب علم کی حیثیت سے اس میں بھرپور شرکت کی اور قادیانیت کے رد میں لٹریچر لے کر مطالعہ کیا کرتے تھے۔ آپ کے وہ مقالات جو کتابی صورت میں منصہ شہود پر آچکے ہیں ان پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

(1) عقیدہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت (سوالاً جواباً)...سن اشاعت:1996ء

(2) اطلاق رضا بر اولیائے مصطفیٰ۔۔۔۔1999ء

(3) علمائے حق اور ردفتنۂ مرزائیت۔۔۔۔۔2001ء۔۔(اس میں 38 محافظین ختم نبوت کا تذکرہ جمیل ہے)

(4) تذکرہ مجاہدین ختم نبوت۔۔۔۔۔2009ء (اس میں 61 محافظین ختم نبوت کا ذکر حسین اور انجمن طلباء اسلام کا کردار دلنشین ہے)

(5) علمائے حق فتنۂ قادیانیت حقائق کی روشنی میں۔ (سوالاً جواباً)........2012ء

(6) مرزا قادیانی کا طبی محاسبہ۔۔۔۔۔۔۔2014ء

(7) علامہ اقبال اور فہم عقیدہ ختم نبوت۔۔۔۔۔۔۔۔2014ء

(8) مقدمہ غازی ملک ممتاز حسین قادری شہید (حکومتی وعدالتی قتل اور میڈیا بے حسی کی بدترین مثال).......2016ء

(9) عقیدہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت شناسی (سوالاً جواباً).....2017ء

(10) قادیانیوں کے گمراہ کن توہین آمیز اور کفریہ عقائد۔۔۔۔۔2017ء

(11) مولانا غلام محمد گھوٹوی اور ردفتنۂ قادیانیت مع اجمالی رو داد مقدمہ مرزائیہ بہاولپور۔۔۔۔۔۔2019ء

سیف مہریہ برفتنۂ مرزائیہ:

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارہویں کی نسبت سے یہ آپ کی بارہویں کتاب ہے اس میں آپ نے فاتح قادیان شیخ الاسلام والمسلمین سلطان العلماء قبلۂ عالم پیر سید مہر علی شاہ محدث گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م:1356ھ/1937ء) کی ان خدمات جلیلہ کا جائزہ لیا ہے جو آپ نے فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے سرانجام دی ہیں۔قبلۂ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باقاعدہ ذمہ داری تفویض فرمائی گئی تھی 1307ھ/1890ء میں حج بیت اللہ اور روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بعد جب آپ نے حجاز مقدس ہی میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م:1317ھ/1890ء) نے بنا بر کشف آگاہ ہو کر آپ سے فرمایا:

"عنقریب سرزمین ہند میں ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہونے والا ہے جس کا سد باب آپ کی ذات سے متعلق ہے اگر آپ اس وقت اپنے وطن میں بالفرض خاموش بھی بیٹھے رہے تو بھی ملک کے علماء اس فتنہ کی زد سے محفوظ رہیں گے۔"

چنانچہ آپ وطن واپس لوٹ آئے اور 1891ء میں قادیان سے مرزا غلام احمد قادیانی نے مناظر اسلام، مامور اور مجدد کے دعوؤں سے آگے بڑھتا ہوا حیات حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا انکار پھر بروزی وظلی نبی بن بیٹھا۔استغفر اللہ۔۔۔

"ملفوظات مہریہ" میں مولانا گل فقیر احمد پشاوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کا ایک ارشاد مبارک یوں نقل فرماتے ہیں:

"میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ" یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو"

بس اس فرمان کے بعد جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے وہ کافۂ اہل اسلام کی خیر خواہی اور نصیحت کے لئے کیا ہے اور مرزا کے عقائد باطلہ کا فساد جو اثر میں سم قاتل ہے، کتاب وسنت اور علمائے امت مرحومہ کے عقائد صحیحہ کی روشنی میں ظاہر کر دیا ہے۔"

مولانا مفتی فیض احمد فیض رحمتہ اللہ علیہ" مہر منیر" میں قبلۂ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی ایک خود نوشت یاد داشت سے یوں پردہ اٹھاتے ہیں:

"جن دنوں مرزا غلام احمد قادیانی نے بظاہر تحقیق حق کی غرض سے اشتہارات کے ذریعے دعوت دی تھی اور میں اسے منظور کرنے کا ارادہ کر رہا تھا مجھے اس نعمت عظمیٰ کا شرف حاصل ہوا، میں اپنے حجرہ میں بحالت بیداری آنکھیں بند کئے تنہا بیٹھا تھا

کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ قعدہ کی حالت میں جلوس فرما ہیں اور یہ عاصی بھی چار بالشت کے فاصلے پر اسی حالت میں باادب تمام شیخ کی خدمت میں مرید کی حاضری طرح بالمقابل بیٹھا ہے اور غلام احمد اس جگہ سے دور مشرق کی طرف منہ کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پشت کر کے بیٹھا ہے۔اس رؤیت کے بعد میں بمع مجمع احباب لاہور پہنچا لیکن مرزا اپنے تاکیدی وعدہ سے (بمثل انکار کرنے اور پھر جانے والے پر خدا کی لعنت) پھر گیا اور لاہور نہ آیا۔"

مشہور دیوبندی صحافی شورش کاشمیری کے قلم سے بھی دو واقعات ملاحظہ فرمالیں جو انہوں نے اپنی کتاب"تحریک ختم نبوت" میں نقل کئے ہیں:

پہلا واقعہ" انہی ایام میں قادیانی جماعت کے ایک وفد نے حضرت قبلۂ عالم (گولڑوی) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مرزا صاحب سے مباہلہ کرلیں،ایک اندھے اور ایک لنگڑے کے حق میں مرزا صاحب دعا کرتے ہیں دوسرے اندھے اور اپاہج کے حق میں آپ دعا کریں جس کی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں وہ سچا ہے۔اس طرح حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔حضرت قبلۂ عالم نے جواب دیا کہ" اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجاؤ" یہ جواب پا کر وفد چلا گیا پھر کچھ پتا نہ چلا کہ مرزا صاحب اور ان کے حواری کہاں کہاں ہیں"۔

دوسرا واقعہ:" جب مرزا صاحب کی تعلیاں بہت بڑھ گئیں تو حضرت قبلۂ عالم نے ان کی ملہمانہ شوخیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے دو روحانی چیلنج کئے۔ایک یہ کہ کاغذ پر قلم چھوڑ دو سچا خود بخود چلے گا اور تفسیر قرآن لکھ دے گا۔دوسرا یہ کہ حسب وعدہ شاہی مسجد میں آؤ ہم دونوں اس کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں جو سچا ہوگا وہ بچ جائے گا جو کاذب ہوگا مر جائے گا،مرزا نے جواب میں چپ سادھی گویا دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں"۔

ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی میں قبلۂ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار نہایت روشن اور نمایاں ہے اس پر کئی مقالات ومضامین بھی شاہد وناطق ہیں۔بلکہ آپ کی ان خدمات کے حوالے سے باقاعدہ کتابیں بھی لکھی گئی ہیں اور منظر عام پر آچکی ہیں۔سب سے پہلے مولانا مفتی فیض احمد فیض رحمتہ اللہ علیہ نے"مہر منیر" میں ان خدمات جلیلہ کو نمایاں طور پر صفحہ قرطاس پر لایا۔1976ءمیں یہ تذکرہ چھپ کر سامنے آیا۔

مولانا مشتاق احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے" فاتح قادیان" لکھی جو 1987ء میں ختم نبوت فاؤنڈیشن اوسلو ناروے کے زیر اہتمام شائع ہو کر سامنے آئی۔مولانا شاہ حسین گردیزی نے"مہر جہاں تاب" لکھی جو 1984ء میں سامنے آئی۔اسی طرح آپ کی دوسری کتاب"تجلیات مہر انور" بھی 1992ء میں زیور طباعت سے آراستہ ہوئی۔اسی طرح مولانا غلام یسین گولڑوی کی"عقیدہ ختم نبوت و پاسبان ختم نبوت" کراچی سے، حاجی نواب الدین چشتی گولڑوی کی" آفتاب گولڑہ اور فتنۂ مرزائیت" لاہور سے،مولانا محمد

صدیق ہزاروی کی" حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت" لاہور سے، خواجہ غلام دستگیر فاروقی کی" تاجدار گولڑہ اور جہاد ختم نبوت" لاہور سے، میجر غضنفر عباس قیصر فاروقی کی" فتح مبین در اثبات ختم نبوت" لاہور سے شائع ہو کر سامنے آئی ہیں جن میں تحفظ ختم نبوت اور رد فتنۂ قادیانیت کے حوالے سے آپ کی خدمت جلیلہ کا ذکر نہایت احسن انداز میں گیا ہے۔

اسی طرح صحافتی دنیا میں بھی آپ کی خدمات جلیلہ کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ان میں ماہ نامہ ضیائے حرم لاہور کا" تحریک ختم نبوت نمبر"، ماہ نامہ" تبیان" کراچی کا" مجدد گولڑوی نمبر" ماہ نامہ" لانبی بعدی" لاہور کا" مجاہدین ختم نبوت نمبر"، ماہ نامہ" مہر منیر" گولڑہ شریف، اسلام آباد کا" خاتم النبیین نمبر" اور ناچیز ہیچ مدان کا ترتیب وتدوین دیا ہوا ماہ نامہ الحقیقہ کا" تحفظ ختم نبوت نمبر جلد دوم میں آپ کی خدمات جلیلہ کو نمایاں طور پر منظر عام پر لایا گیا ہے۔ بلکہ راقم نے ماہ نامہ الحقیقہ کے تحفظ ختم نبوت کی جلد دوم کے پہلے باب کا عنوان ہی" مہریات" رکھا ہے ہے جس میں مشاہیر اہل علم وقلم کے آٹھ مقالات شامل کئے گئے ہیں۔ الحمد للہ علی احسانہ۔

اسی طرح ہمارے تعلیمی اداروں میں بھی کئی ایسے تحقیقی مقالات لکھے گئے ہیں جن میں قبلۂ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ان مساعی جمیلہ کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے جو آپ نے ختم نبوت کے تحفظ اور رفتنۂ قادیانیت کے رد فرمائی ہیں۔ ان میں رفعت فردوس صاحبہ کا ایم فل کا مقالہ" بریلوی علماء کرام کی ختم نبوت کے سلسلے میں کی جانے والی مساعی کا جائزہ" حافظ فرید الدین کا مقالہ ایم فل" رد قادیانیت میں پیر سید مہر علی شاہ، سید انور شاہ کاشمیری اور حافظ ابراہیم سیالکوٹی کے ادلہ کی عصری معنویت"، اکبر علی کا مقالہ" تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے پیر مہر علی شاہ کی فکری خدمات کا تحقیقی جائزہ" محمد اکرام کا مقالہ ایم فل" تحفظ ختم نبوت اور پیر مہر علی شاہ کی مساعی، تحقیقی مطالعہ" اور محمد حسنین رضا کا ایم اے کا مقالہ" امام احمد رضا خان بریلوی اور پیر سید مہر علی شاہ کی ختم نبوت میں خدمات" نہایت نمایاں ہیں۔

فاتح قادیان تاجدار گولڑہ قبلہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ختم نبوت کے تحفظ اور رفتنۂ قادیانیت کے رد میں زریں خدمات اس قابل ہیں انہیں اگر آب زر سے بھی لکھا جائے تو بھی ان کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔ سچی اور خدا لگتی بات تو یہ ہے کہ: حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

اب شاہین ختم نبوت صادق علی زاہد صاحب زید مجدہ کمر کس کر میدان عمل میں آئے ہیں اگر چہ آپ نے 2001ء میں اپنی کتاب" علماء حق اور رد فتنۂ مرزائیت" میں اجمالی طور پر تاجدار گولڑہ قبلہ پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمات جلیلہ کا ذکر کر چکے ہیں۔ لیکن اب آپ نے آپ کی خدمات جلیلہ کو مفصل طور پر ایک نئی جہت سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کتاب کا نام ہے" سیف مہریہ برفتنۂ مرزائیہ" واہ کیا عمدہ نام ہے! بلکہ یہ تو اسم با مسمی ہے۔ کتاب کی ترتیب وتدوین بہت خوب

ہے اور عنوانات کے حسن انتخاب پر بھی آپ کو داد وتحسین پیش کرتا ہوں۔ اللھم زد فزد۔

کتاب کا آغاز" مقدمۃ الکتاب" سے کیا گیا ہے جس میں فاضل مصنف نے کتاب کا اجمالی تعارف پیش فرمایا ہے۔ پھر قبلۂ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا اجمالی مگر جامع تعارف پیش فرمایا ہے۔ اس کے بعد کتاب کو نہایت خوب صورتی سے آٹھ فصلوں میں تقسیم فرمایا ہے۔

(1) پہلی فصل میں ابتدائیہ ہے رد قادیانیت کی طرف آپ کا عملاً متوجہ ثابت کیا ہے۔

(2) دوسری فصل" ہدیۃ الرسول" ہے جس میں قبلۂ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی رد قادیانیت میں اولیں کتاپ کا تعارف وتبصرہ پیش فرماہے اور ایک علمی مغالطے کا ازالہ بھی کیا ہے۔۔

(3) تیسری فصل" شمس الہدایۃ" ہے جس میں آپ کی دوسری کتاب تعارف وتبصرہ اور اس کی مقبولیت عامہ کو طشت از بام کیا گیا ہے۔ نیز حکیم نورالدین بھیروی آنجہانی کی ژاژ خائی، ایک دوسرے مرزائی کے اعتراضات اور مولانا حافظ محمد غازی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسکت جوابات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔

(4) چوتھی فصل میں معرکۂ لاہور کی تفصیل کو۔ کچھ اس انداز میں احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے گویا قاری کے سامنے معرکۂ لاہور کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔

(5) پانچویں فصل آپ کی شہرۂ آفاق کتاب" سیف چشتیائی کے حوالے سے قائم کی گئی ہے جس میں قادیانی ذریت کی جانب سے آپ پر لگائے ایک بہتان عظیم کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

(6) یہ فصل رد قادیانیت میں کام کرنے والے دیگر علماء کرام کے لئے مختص کی گئی ہے۔

(7) چھٹی فصل میں آپ پر لگائے گئے چند اتہامات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے

(8) آٹھویں فصل میں قبلۂ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات جلیلہ کے حوالے سے اب تک کئے گئے تحریری کام کا ایک طائرانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

فصلوں کے اختتام کے بعد پانچ "ضمیمہ جات" اور حواشی ہیں۔ آخر میں" مآخذ ومراجع" کی فہرست بھی دے دی گئی ہے۔

الحمدللہ علی احسانہ، فاضل مصنف نے نہایت محققانہ اور مؤرخانہ انداز میں قلم اٹھایا ہے اور پھر حقائق وشواہد کے اجالے میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا ہے۔" مہریات" کے باب میں یہ کتاب ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اور ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں کام کرنے والوں کے لیے ایک تحفۂ بے بہا ہے۔ یہ کتاب ہر خانقاہ، ہر لائبریری بلکہ ہر

مسلمان گھرانے میں پہنچنی چاہیے۔ آج ہم پھر نہایت پرفتن دور سے گزر رہے ہیں، لبرل اور سیکولر لوگوں کی حمایت و تائید سے قادیانی ذریت پھر سے پر پرزے نکال رہی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے پر تول رہی ہے۔

آج پھر ہماری خانقاہوں کے سجادہ نشینوں کو میدان عمل میں آنے کی اشد ضرورت ہے۔ بقول اقبال:

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

اور صوت الرضا بھی سماعت فرمالیں:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل شاہین ختم نبوت صادق علی زاہد کی اس علمی و روحانی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور ان کے علم وقلم میں مزید جولانیاں، روانیاں، فراوانیاں، تابانیاں اور آسانیاں عطا فرمائے۔ ان کے سارے خانوادے کو ہمیشہ شاد و آباد اور بامراد رکھے اور انہیں بھی ان کا جانشین بنائے۔ کتاب کے دیگر تمام معاونین، مخلصین اور قارئین پر بھی اپنا فضل و کرم فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

نگارشات ختم نبوت "ایک تعارفی جائزہ"

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بزم	آخر	کا	شمع	فروزاں	ہوا
نور	اول	کا	جلوہ	ہمارا	نبی
قرنوں	بدلی	رسولوں	کی	ہوتی	رہی
چاند	بدلی	سے	نکلا	ہمارا	نبی ﷺ
کیا	خبر	کتنے	تارے	کھلے	چھپ گئے
پر	نہ	ڈوبے	نہ	ڈوبا ہمارا	نبی ﷺ

ہمارے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں، خاتم المرسلین ہیں اور العاقب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء کرام کے آخر میں آپ کی بعثت فرما کر نبوت و رسالت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند فرما دیا۔ آپ پر اپنی آخری آسمانی اور لافانی کتاب قرآن مجید، فرقان حمید نازل فرما کر سلسلۂ وحی کا باب بھی بند فرما دیا۔ آپ کی اُمت آخری ہے۔ قیامت تک قرآن کریم اور آپ کے فرامین ہی نافذ العمل رہیں گے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ آپ کی اُمت کے علماء و صلحاء قیامت تک سرانجام دیتے رہیں گے۔

عقیدہ ختم نبوت ایمان کی خشت اوّل ہے جس پر ہمارے ایمان کی ساری عمارت قائم و دائم ہے۔ اس خشت اول میں اگر ذرا سی بھی خراش آجائے تو ایمان کی عمارت سلامت نہیں رہ سکتی بلکہ منہدم ہو جاتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ایمان کی بنیاد اور اساس ہے اگر اس میں ذرا سی بھی لچک آجائے تو ایمان کے زائل ہونے میں دیر نہیں لگتی۔ الامان الحفیظ۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فرضیت پر قرآن و احادیث شاہد و ناطق ہیں۔ جب بھی کسی بد بخت نے عقیدہ ختم نبوت پر حملہ آور ہونے کی جسارت کی تو سچے اور سُچے مسلمان، محافظین ختم نبوت ان کے سامنے آئے اور اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ لیکن ختم نبوت پر ذرا سی بھی آنچ نہ آنے دی۔ اس پر یمامہ سے لے کر فیض آباد تک دعوت و عزیمت کی لازوال داستان جرأت و استقامت شاہد و ناطق ہے۔

خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب مسیلمہ کذاب نے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف یاوہ

گوئی کی اور اپنی حمایت میں لوگوں کا ایک جھتا تیار کیا تو آپ کے حکم پر اس کے خلاف ختم نبوت کے تحفظ میں باضابطہ پہلی جنگ لڑی گئی۔ سیف اللہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اٹھارہ ہزار صحابہ کرام نے یمامہ کے مقام پر مسیلمہ کذاب اور اس کے حامیوں کے خلاف فیصلہ کن جہاد کیا۔ بارہ سو سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جام شہادت نوش کیا۔ بالآخر حضرت سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ کی تلوار سے مسیلمہ کذاب اپنے انجام کو پہنچا۔ یوں یہ فتنہ ختم ہوا لیکن قدرت کو اُمت کا امتحان لینا مقصود ہے۔ اسی لیے ہر دور میں نئے نئے مدعیان نبوت بھی سر اٹھاتے رہے اور محافظین ختم نبوت ان کے سامنے آتے رہے۔ ان کذابوں کا تعاقب فرماتے رہے اور اس دھرتی سے ان گستاخوں کا صفایا فرماتے رہے۔ ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' کا نظارہ دکھاتے رہے۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

۱۸۴۰ء میں ہندوستان کے قصبہ قادیان (گورداس پور) میں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی پیدا ہوا جو بعد میں مسیلمہ پنجاب بن کر اُمت مسلمہ کے سامنے آیا۔ اس نے نہایت چابک دستی سے گرگٹ کی طرح رنگ بدلے، پہلے مجدد بنا، پھر مہدی کا دعویٰ کیا، پھر دعویٰ مسیحیت کیا بالآخر ظلی اور بروزی نبی بن بیٹھا۔ استغفر اللہ اس ازلی بدبخت نے اُمت مسلمہ کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا۔ اس نے کتابیں لکھیں، اشتہارات شائع کیے، اس نے اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام اور اولیاء کرام کی شان میں گستاخیوں اور بے باکیوں کی انتہاء کر دی۔ ان نازک ترین حالات میں اُمت مسلمہ کے علماء و مشائخ بھلا کیسے خاموش رہ سکتے تھے۔ علماء و مشائخ نے کلمہ حق بلند کیا اور محافظین ختم نبوت بن کر اس خبیث الفطرت شخص کا ہر محاذ پر ناطقہ بند کیا۔ اس اور اس کے حواریوں کے خلاف کتابیں لکھیں، اشتہارات شائع کیے، فتاویٰ جاری کیے، مناظرے کیے، مباہلے کیے اور عدالتوں میں مقدمات قائم کیے، اور اسے اور اس کی ذریت کو عدالتوں گھسیٹ کر ان کے بلندو بانگ دعووں کو خاک میں ملایا۔

مرزا قادیانی آنجہانی کی زندگی سراپا شرمندگی میں ہمارے جن علماء و مشائخ نے قلمی محاذ پر اس کا رد بلیغ کر کے اسے چاروں شانے چت کیا ان میں علامہ غلام دستگیر قصوری نقشبندی، مفتی غلام رسول نقشبندی، مفتی ارشاد حسین رامپوری، علامہ قاضی فضل احمد لدھیانوی، اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی، حجۃ الاسلام مولانا مفتی حامد رضا خان بریلوی، شیخ الاسلام قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گیلانی چشتی، علامہ حیدر اللہ خان درانی، علامہ مفتی فضل رسول قادری بدایونی، شیخ الاسلام مولانا انوار اللہ فاروقی حیدرآبادی، علامہ غلام قادر بھیروی اور مولانا قاضی عبدالغفور قادری شاہ پوری رحمہم اللہ کے اسمائے گرامی نہایت روشن اور نمایاں ہیں۔

مرزا قادیانی آنجہانی کی موت کے بعد بھی اس کی ذریت نے گستاخیوں اور بے باکیوں کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اور نہایت ڈھٹائی سے مرزا قادیانی کی بکواسات و خرافات کی اشاعت بھی جاری ہے۔ اسی لیے ہمارے علماء و مشائخ بھی ابھی تک میدان عمل میں ہیں اور ہر محاذ پر فتنہ قادیانیت کا مقابلہ کر کے ختم نبوت کا تحفظ کرتے رہے ہیں۔ چونکہ یہ فتنہ قادیانیت ہندوستان

سے اٹھا، اسی لیے ہند و پاک کے ہر خطہ کے علماء و مشائخ نے اس کا تعاقب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع اٹک کی تحصیل حضرو میں ایک مردم خیز خطہ ''شمس آباد'' ہے۔ جہاں علماء و فضلاء کا ایک خانوادہ شاد و آباد ہے جس کے سرخیل اعلیٰ علامہ قاضی نادر الدین شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا سارا خانوادہ ہمیشہ علم و عرفان کی ضیاء باریاں کرتا رہا ہے۔ اس خانوادے نے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ میں قلمی میدان میں نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں۔ ان میں فیض سبحانی علامہ قاضی غلام گیلانی نقشبندی (م ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء) شیر یزدانی علامہ قاضی غلام ربانی چشتی (۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) مردحق علامہ قاضی انوار الحق نقشبندی (م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۱ء) رحمۃ اللہ علیہم اور ان کی اولاد میں علامہ پروفیسر قاضی محمد سلیم زیدہ مجدہ، ڈاکٹر قاضی امجد حسین کاظمی زیدہ مجدہ اور دختر نیک اختر محترمہ ناہید سلیم صاحبہ کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ ماشاء اللہ

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

الحمد للہ ختم نبوت کے حوالے سے اس خانوادے کی تمام نگارشات کو ''نگارشات ختم نبوت'' کے عنوان سے یکجا کر دیا گیا ہے۔ ان پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ تفصیل سامنے آتی ہے۔

(۱) علامہ قاضی غلام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف:

آپ علامہ قاضی نادر الدین شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند جلیل ہیں۔ نہایت عالم فاضل، صاحب تصانیف کثیرہ، مبلغ، مناظر، مدرس اور شیخ طریقت ہیں۔ علاقہ چھچھ سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۰۲۱ء) کو مجدد مآۃ حاضرہ تسلیم کرنے والوں میں سرفہرست ہیں۔ ان کے مستفتی ہیں۔ دونوں کی آپس میں گہری مراسلت رہی ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو وسیع و عریض القابات سے یاد کیا ہے۔ علماء دیوبند کے فتاویٰ کے مقابلے میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کو ترجیح دیتے تھے۔ یہاں صرف ایک مکتوب گرامی کا ترجمہ دیا جاتا ہے جو آپ نے گیارہ محرم ۱۳۳۰ھ کو اپنے گاؤں شمس آباد سے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔

> ''القاب سے مستغنی بلکہ القاب جن کی چوکھٹ پھینکے پڑے ہیں۔ مجدد الملۃ والاسلام والدین، دین کے جھنڈے بلند اور کفار بدعتی حضرات فساق اور گمراہ لوگوں کے اصول و قواعد کو مٹانے میں مسلمانوں کے مدد گار کی خدمت میں اللہ تعالیٰ قیامت تک ان کے فیوض کے سایہ کو رہنمائی حاصل کرنے والوں کے سروں پر پھیلائے رکھے۔ امابعد:
>
> آپ کا جواب مستطاب مطلوبہ قرآن و حدیث و کتب کے حوالوں پر مشتمل موصول ہوا، حجاب اور پردے اُٹھ گئے، اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی مخلوقات کی تعداد کے برابر آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، لیکن مدرسہ

دیوبند سے اس کا خلاف لکھا گیا لہٰذا ضروری ہے کہ اس کا رد مفصل طور پر کیا جائے جو شکوک کو ختم کر دے تا کہ خطا کار کے دل کے خیالات پراگندہ ہو جائیں اور اس کو مٹی میں دفن کر دے اور اس خلاف کو یہاں سے مقبول اور پسندیدہ امور کے سبب ختم کر دے، رسوا لوگوں کی ذلت اور محبوب اصحاب محبت لوگوں کی رونق و شباب کے دن (قیامت) تک حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں"۔ العبد المذنب القاضی غلام گیلانی شمس آبادی

(ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی: خط جواب خط، مطبوعہ جیلانی بک ڈپو دہلی ۲۰۱۰ ص ۴۰۹)

۱۱ محرم ۱۳۳۰ھ ہی کو شمس آباد سے آپ کے بھیجے گئے ایک استفتاء کے جواب میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تاریخی رسالہ "الجوھر الثمین فی علل نازلۃ الیمین" (۱۳۳۰ھ۔ قسم کی مصیبت سے متعلق قیمتی جوھر) لکھا جو فتاویٰ رضویہ (مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات) جلد نمبر ۱۳ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور ۱۹۹۸ء میں شامل ہے۔

آپ کا عقیدہ و مسلک آپ کی تصنیفات و تالیفات کے ناموں ہی سے ظاہر و باہر ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" کو "کتاب مستطاب" قرار دیا ہے۔ آپ نے بریلی شریف میں جا کر اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور مستفیض ہوئے۔ یہی نہیں بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ بریلی شریف میں حاضر ہوئے اور آپ کی تنظیم "جماعت رضائے مصطفیٰ"، بریلی شریف کے دفتر میں بیٹھ کر آپ کی خدمات جلیلہ کو احاطہ تحریر میں لایا اور دعائے مغفرت فرمائی۔

آپ کے صاجزادگان میں سے مولانا قاضی عبد السلام شمس آبادی نے اپنی ابتدائی تعلیم آپ سے اور خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمائی۔ آپ دم آخریں تک اپنے والد گرامی کی تعلیمات کے مطابق اہل سنت کی تبلیغ اور اشاعت میں مصروف عمل رہے۔

مولانا قاضی نور اسلام شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مختصر مگر جامع کتاب "سچا نبی ﷺ" رقم فرمائی جو سید نور عالم شاہ صاحب کے اہتمام سے ملٹری پرنٹنگ پریس اٹک صدر سے طبع ہو کر سامنے آئی۔ اس کتاب میں آپ نے صادق و امین نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک سو صداقتوں کا گل دستہ پیش فرمایا ہے، اسکے سرورق کی پیشانی پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شہرہ آفاق سلام کا مطلع دیا گیا ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

آپ نے اس کتاب کے صفحہ ۴۰ پر اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی کچھ اس انداز میں رقم فرمایا:

''قبلہ اعلیٰ حضرت عالم علوم ربانی فاضل فنون سبحانی مولانا الحاج قاری الحافظ احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی''

علامہ قاضی انوار الحق شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ عالمی مبلغ اسلام نے اپنے والد گرامی کی جانشینی کا حق ادا فرمادیا ہے، رحمۃ اللہ علیہ، نور اللہ مرقدہ الشریف۔

علامہ قاضی غلام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفظ ختم نبوت کے لیے فتنہ قادیانیت کے رد میں تین کتابیں لکھی ہیں جو پیش نظر کتاب ''نگارشات ختم نبوت'' میں شامل کی گئی ہیں۔

(۱) تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی:

ردّ قادیانیت میں لکھی گئی اس نہایت اہم کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء میں خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) کے اہتمام سے مطبع اہل سنت و جماعت بریلی شریف سے شائع ہوا۔ دوسرا ایڈیشن ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' کی جلد ہفتم میں شامل ہو کر ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی کے زیر اہتمام چھپا۔ اسی سال اس کا تیسرا ایڈیشن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام دیوبندی مکتب فکر کے مولانا اللہ وسایا صاحب کی مرتبہ کتاب ''احتساب قادیانیت'' کی جلد نمبر ۲۸ میں طبع ہوا۔ لیکن اس ایڈیشن میں سوائے ایک آدھ مقام کے جہاں بھی اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی شامل تھا مولانا موصوف نے حذف کر دیا ہے۔ استغفر اللہ۔

۱۴۴۳ھ/ ۲۰۲۱ء میں اس کا چوتھا ایڈیشن ''ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف''، ضلع اٹک کے تحت زیور طباعت سے آراستہ ہوا ہے۔ اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شامل عربی و فارسی عبارات کا ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے اور ساتھ ہی پہلے ایڈیشن کا عکس بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس پر بھی راقم کو تقدیم لکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اب ۱۴۴۳ھ/ ۲۰۲۱ء ہی میں اس کا پانچواں ایڈیشن پیش نظر کتاب ''نگارشات ختم نبوت'' میں نہایت اہتمام سے سامنے لایا جا رہا ہے۔

(۲) جواب حقانی در رد بنگالی قادیانی:

بنگلہ دیش کے ضلع میمن سنگھ کے قصبہ برہمن بڑیہ کے مرزا قادیانی آنجہانی کے ایک چیلے عبد الواحد سے آپ نے کامیاب مناظرہ کیا اور اسے شکست فاش دی۔ اس مناظرے کی روداد کو آپ نے ''جواب حقانی در رد بنگالی قادیانی'' کے عنوان سے احاطۂ تحریر میں لایا۔ یہ کتاب اسی دور میں اردو اور بنگالی زبان میں شائع ہو کر عام ہوئی۔ لیکن اس کے پہلے ایڈیشن پر سن اشاعت درج نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے سن اشاعت کا تعین مشکل ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' کی جلد ہفتم میں ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں سامنے آیا۔ اسی سال اس کا تیسرا ایڈیشن دیوبندی مکتب فکر

کے مولانا اللہ وسایا صاحب کی مرتبہ کتاب ''احتساب قادیانیت'' کی جلد ۲۸ میں شائع ہوا۔اب اس کا چوتھا ایڈیشن ۱۴۴۳ھ/ ۲۰۲۱ء میں ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک کے زیر اہتمام مرتبہ کتاب ''نگارشات ختم نبوت'' میں قارئین کی نذر کیا جارہا ہے۔اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عربی اور فارسی عبارات کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

(۳) بیان مقبول دررد قادیانی مجہول:

اس کتاب کا پورا نام 'بیان مقبول در رد قادیانی مجہول بطریق المنطق والمعقول' ہے اس میں بھی آپ نے مرزا قادیانی آنجہانی کی علمی حقیقت کے پرخچے اڑا دیے ہیں۔ پہلے ایڈیشن کے سن اشاعت کا تعین نہیں ہوسکا۔دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کتاب عقیدہ ختم نبوت کی جلد ہفتم میں ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں سامنے آیا۔اب اس کا تیسرا ایڈیشن نہایت آب وتاب سے ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک کے زیر اہتمام مرتبہ کتاب ''نگارشات ختم نبوت'' میں منظر عام پر لایا جارہا ہے۔اس ایڈیشن میں بھی عربی وفارسی عبارات کا اُردو ترجمہ شامل کر دیا گیا ہے۔

(۲) علامہ قاضی غلام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل:

آپ بھی علامہ قاضی نادر الدین شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں۔آپ ایک متبحر عالم، کہنہ مشق مدرس، کامیاب مناظر، بے مثال مبلغ اور مصنف کتب کثیرہ ہیں۔فاتح قادیانیت قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید صادق ہیں۔اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مستفتی ہیں۔علاقہ چھچھ (ضلع اٹک) سے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد مأۃ حاضرہ تسلیم کرنے والوں میں آپ کا اسم گرامی نمایاں ہے۔آپ اہل سنت کے معمولات پر نہایت سختی سے کاربند رہے۔میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر آپ کی کتاب ''جامع الکلام فی بیان المیلا د والقیام'' مختصر مگر جامع ہے، لاجواب اور بے مثال ہے۔اس میں آپ نے منکرین میلاد النبی ﷺ کی خوب خبر لی ہے۔علماء دیوبند کے مولانا اشرف علی تھانوی کا خوب تعاقب کیا ہے اور فرقہ اسماعیلیہ کی تقویۃ الایمانی توحید کو طشت از بام کیا ہے۔موقع محل کے مطابق اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے بھی خوب نشتر لگائے ہیں۔اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۰ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۸ء میں انوار حقہ پبلی کیشنز اٹک کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔اس پر بھی راقم کی تقدیم ہے۔رد قادیانیت میں آپ کے دو رسائل یادگار ہیں۔

(۱) مرزا کی غلطیاں:

رد قادیانیت میں یہ آپ کا ایک مختصر مگر مفید رسالہ ہے اس میں آپ نے مرزا قادیانی آنجہانی کی عربی کی بے شمار غلطیاں نکال کر اس کی عربی دانی کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔اس کے پہلے ایڈیشن کی سن اشاعت کا تعین نہ ہوسکا۔دوسرا ایڈیشن راقم کی تحریک پر علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' کی جلد ہفتم میں ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں سامنے آیا۔تیسرا ایڈیشن شاہد حمید کی مرتبہ کتاب ''**قادیانیت ایک فتنہ**'' میں ۲۰۱۰ء میں بک کارنر شوروم جہلم کے زیر اہتمام شائع ہوا۔اب

تیسرا ایڈیشن ''**نگارشات ختم نبوت**'' میں منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔

(۲) رسالہ ردّ قادیانی:

آپ کا یہ رسالہ عربی اور فارسی میں ہے۔ ردقادیانیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ پہلے ایڈیشن کی سن اشاعت معلوم نہ ہو سکی، دوسرا ایڈیشن راقم کی تحریک پر کراچی سے علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' کی جلد ہفتم میں شائع ہوا اور اب اس کا تیسرا ایڈیشن پیش نظر کتاب ''**نگارشات ختم نبوت**'' کی زینت بنایا گیا ہے۔

(۳) علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ کے مقالات:

آپ چودھویں صدی کے محی الدین علامہ قاضی غلام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند جلیل ہیں۔آپ عالم بے مثال، حافظ با کمال اور مبلغ اسلام ہیں۔ بنگال اور ساؤتھ افریقہ میں آپ نے اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز رہے۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت سفیر اسلام علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء میں سے ہیں۔ ریاست جونا گڑھ میں چیف جسٹس کے عہدے پر فائز رہے۔ اٹک میں جامع مسجد حنفیہ اور مدرسہ ضیاء القرآن کا قیام عمل میں لایا۔

مختلف موضوعات پر آپ کی کتب و رسائل اور مضامین و مقالات موجود ہیں۔آپ بھی اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق زار ہیں۔ اپنے کتب و رسائل میں کلام رضا کا جا بجا استعمال کیا ہے۔آپ اہل سنت کی نمائندہ شخصیت ہیں۔

۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء میں راولپنڈی میں شیخ الاسلام علامہ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں جب ''سنی کانفرنس'' کا انعقاد ہوا تو اس میں اٹک شہر سے پیر بادشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ باجا بام خیل، مولانا صاحبزادہ عبد الظاہر رضوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ کی نمائندگی نمایاں رہی۔ختم نبوت کے تحفظ میں آپ کے تین مقالات سامنے آئے ہیں۔

(۱) خاتم النبیین ﷺ کی محققانہ توضیح

آپ کا یہ مقالہ علامہ پیر سید محمد امیر شاہ گیلانی المعروف مولوی جی رحمۃ اللہ علیہ کی ادارت میں پندرہ روزہ ''الحسن'' پشاور میں چار قسطوں میں شائع ہوا۔ پہلی قسط ۱۵ مارچ ۱۹۷۴ء اور آخری قسط یکم تا ۱۵ مئی ۱۹۷۴ء کو شائع ہوئی تھی۔ ہمیں یہ ساری اقساط مولانا سید محمد انور شاہ بخاری قادری صاحب نے پشاور سے ارسال فرمائی ہیں۔اب یہ مکمل مقالہ زیر نظر کتاب ''**نگارشات ختم نبوت**'' کی زینت بنایا گیا ہے۔

(۲) آیت ختم نبوت ایک محققانہ جائزہ

یہ مقالہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ڈاکٹر امجد حسین کاظمی صاحب زیدہ مجدہ کی وساطت سے آپ کے ذخیرہ کتب سے دستیاب ہوا جسے سب سے پہلے ماہنامہ ''الحقیقہ'' کے ''تحفظ ختم نبوت نمبر'' میں ۲۰۱۲ء میں پہلے باب میں شامل کیا گیا ہے۔اب اسے ''**نگارشات ختم نبوت**'' میں بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

(۳)مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت

آپ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر ''انوار القرآن'' کے عنوان سے لکھی جس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۹ء مین شائع ہوا۔ جب کے دوسرا جدید ایڈیشن ۲۰۱۹ء میں انوار حقہ پبلی کیشنز اٹک کے زیر اہتمام نہایت آب وتاب سے منظر عام پر آیا۔ اس میں آپ نے مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت بھی نہایت احسن انداز میں فرمائی ہے۔ موضوع کی مناسبت سے یہ ''**مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت**'' کے عنوان سے پیش نظر کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔

(۴)پروفیسر علامہ قاضی محمد سلیم (پ۔۱۹۵۰)کا مقالہ:

آپ علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ شعبہ تدریس سے منسلک رہے۔ مصنف، محقق اور بے مثال خطیب ہیں۔ آپ کی تصنیف وتالیف سے فکر رضا کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ ''خطبات سلیم'' کے عنوان سے آپ کے خطبات کا مجموعہ زیر تدوین ہے۔ آپ نے ''ختم نبوت قرآن اور قادیانیت'' کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ لکھا جو ۲۰۰۰ء میں شائع ہو کر سامنے آیا۔ قادیانیت کے ردّ میں یہ ایک لاجواب مقالہ ہے۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن ''**نگارشات ختم نبوت**''، میں طبع ہو رہا ہے۔

(۵)ڈاکٹر قاضی امجد حسین کاظمی (پ:۱۹۶۰)کی کتاب:

آپ بھی علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ کے نور نظر ہیں، آپ نے ساری دینی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ اسلاف شناسی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ انجمن طلباء اسلام اور جمعیت علماء پاکستان ضلع اٹک میں رہ کر گراں قدر خدمات سر انجام دیں ہیں۔ ہمارے ملک کے نامور ڈینٹل اینڈ اورل سرجن ہیں۔ بیرونی مما لک سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اپنے اجداد کے ترجمان ہیں۔ ادارہ انوار حقہ پبلی کیشنز اٹک کے سربراہ ہیں۔ آپ نے رد قادیانیت میں ایک لاجواب کتاب'' قادیانیت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور'' لکھی، اس پر بھی راقم کو تقدیم لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اب یہ بے مثال اور لاجواب کتاب ''**نگارشات ختم نبوت**''، میں بھی شامل کی جارہی ہے۔

(۶)محترمہ ناہید سلیم صاحبہ کا مقالہ:

آپ علامہ قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ گریجویٹ خاتون ہیں۔ کینیڈا میں اپنے خاوند ڈاکٹر محمد سلیم صاحب کے ساتھ مقیم ہیں۔ نہایت عالمہ فاضلہ ہیں اور وہاں مسلمان خواتین کی تعلیم وتربیت میں مصروف ہیں۔ آپ کا ایک مقالہ ''عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی ریشہ دیوانیاں''، ہمیں آپ کے برادر ذی وقار ڈاکٹر امجد حسین کاظمی صاحب کی وساطت سے فردوس نظر ہوا۔ یہ مقالہ عجالہ بھی ''**نگارشات ختم نبوت**''، میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

الحمدللہ ''**نگارشات ختم نبوت**'' میں علامہ قاضی نادرالدین شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے کی چھے نامور شخصیات کی کتب ورسائل اور مضامین ومقالات شامل کر کے اسے ''**گلستان ختم نبوت**'' بنادیا گیا ہے، جس میں ختم نبوت کے حوالے سے گلہائے رنگا رنگ کھلے ہوئے ہیں جن کی خوش بو سے قلب وجگر مہک اُٹھیں گے اور ایمان کو تازگی اور حلاوت ملے گی۔

''**نگارشات ختم نبوت**'' کی حروف چینی اور ترتیب وتذہیب شاہین صفت نوجوان ظفر محمود قریشی کے حصے میں آئی۔عربی اور فارسی عبارات کی ترجمانی علامہ محمد ایوب خان چشتی صاحب نے فرمائی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم سب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے شہرت عام اور بقائے دوام بخشے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وزریتہ و اولیائے اُمتہ وعلمائے ملتہ اجمعین۔

لبیک یا رسول اللہ

منظومات

لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين
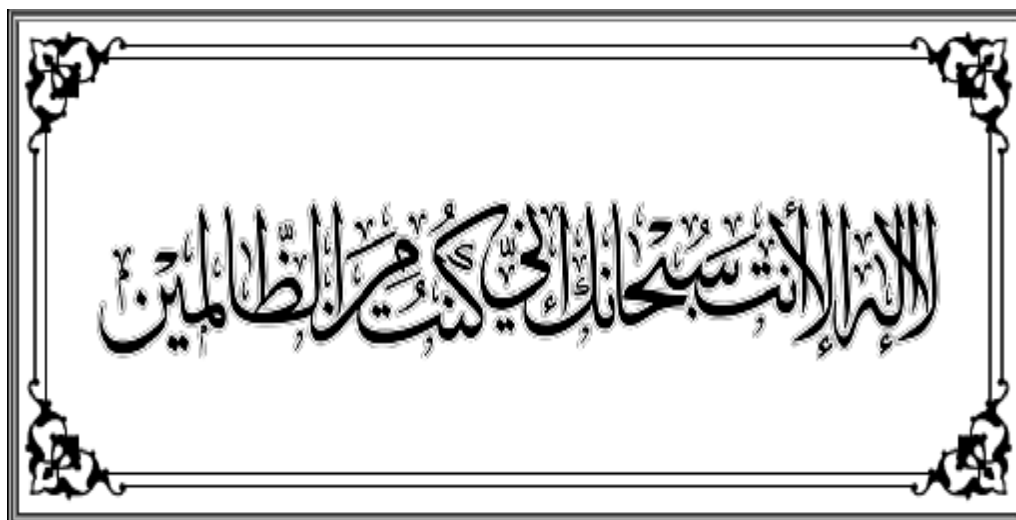
خدائے پاک کرتا ہے بیاں ختم نبوت کا
عقیدہ کرتا ہے قرآں ، عیاں ختمِ نبوت کا
خدا جب خود محافظ ہے سدا ختمِ نبوت کا
مٹائے مٹ نہیں سکتا نشاں ختمِ نبوت کا
نبی ﷺ ختم الرسل ہیں،انبیاءنےرب تعالیٰ سے
کیا ہے وعدہ و پیمان ہاں ختمِ نبوت کا
کیا اقرار،افضل اور خاتَم اے نبی!تم ہو
تمامی انبیاءِ نے یک زباں ختمِ نبوت کا
نبی نے جب کہا ہے"لانبیَّ بعدی"امت سے
رہے گا حشر تک تاب و تواں ختمِ نبوت کا
انا العاقب ، انا الخاتم ہے فرمانِ نبی آخر
کسی پر کیوں کریں ہم اب گماں ختمِ نبوت کا
ہے اجماعِ صحابہ اور امت ،جز تیرے آقا
نہیں مالک کوئی بھی ایں وَ آں ختمِ نبوت کا
کرو تکفیر جو ختمِ نبوت کے ہوئے منکر
لگے گا ورنہ تم بھی سناں ختمِ نبوت کا
کہا ہے قادیانی کو جہانِ علم نے کافر
مٹانے کو چلا تھا جو نشاں ختمِ نبوت کا
نبی کی خاتَمیت پر کرے جو لاکھ حملہ بھی
نہ کر پائے گا وہ کچھ بھی زیاں ختمِ نبوت کا
میرے نیپال سے اے قادیانی بھاگ جاو تم
مٹو گے جب مٹاو گے نشاں ختمِ نبوت کا

بھگانا ہے اگر تم کو کہیں سے قادیانی کو
لگا دو زور سے نعرہ وہاں ختمِ نبوت کا
ملے گی کامیابی،قادیانی کو یہاں کیوں کر
کہ جب احمد رضا ہے پاسباں ختمِ نبوت کا
دیا ختمِ نبوت کا رضا نے درس ایسا کہ
ہے شیدا آج بھی ہندوستاں ختمِ نبوت کا
جو ہیں ختمِ نبوت کےمرے نیپال میں شیدا
رہے یہ کارواں ہر دم رواں ختمِ نبوت کا
ہماری ہےگزارش، واعظو!اب غور سےسنیے
ہو کم سے کم مَہانہ اک بیاں ختمِ نبوت کا
کرو ختمِ نبوت کا سدا تم ہر جگہ چرچا
عقیدہ جان لے پیر و جواں ختمِ نبوت کا
خدا نے کی عطا اپنے نبی پاک کے صدقے
حسینی بھی بنا ہے نغمہ خواں ختمِ نبوت کا

نتیجۂ فکر: مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی
مدیر اعلیٰ سہ ماہی ”سنی پیغام“ نیپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خاتم الانبیا ﷺ

آپ احمد ﷺ محمد ﷺ ہیں یا مصطفی ﷺ!

آپ ہیں مجتبی ﷺ خاتم الانبیا ﷺ

آپ ﷺ پر حق نے اتمام نعمت کیا

ہیں حبیب خدا ﷺ خاتم الانبیا

قلب میرا ہوا مثل غار حرا

اس میں جلوہ نما خاتم الانبیاء ﷺ

حق نے بے شک سراج منیراً، کہا،

آپ شمس الضحیٰ ﷺ آپ بدرالدجی ﷺ

آپ ﷺ نور حرم ،آپ نورالہدی ﷺ

آپ ﷺ نے راستہ سیدھا دکھلا دیا

آنکھ بے کار ہے جب نہ ہو روشنی

ہیں مجسم ضیا ءخاتم الانبیاء ﷺ

یہ اشارہ ہے میزاب رحمت کا بھی، زائرو! اس طرف دیکھو شہر نبی ﷺ

دل میں ان ﷺ کی ولا کی بھرو روشنی

جن کی قربت سے عزت بڑھی ثور کی

آپ ﷺ کی نکہتوں سے معطر ہوا

کنج غار حرا خاتم الانبیاء ﷺ

اے نبی ﷺ ! ہو سلام آپ ﷺ پر

یہ سدا کہتے مسجد میں ہیں مقتدی مقتدا
سب نمازوں میں پائیں جواب آپ کا
کیونکہ قرآں میں ہے حکم اس کا لکھا
ہر نمازی کو کیا مرتبہ مل گیا !
فخر ارض و سما خاتم الانبیا ﷺ
نور و نکہت اسے بھی عطا کیجئے
در دیار منور بلا لیجئے
امتی ہے یہ تنویر پھول آپ ﷺ کا
اس پہ چشم عنایت شہا ﷺ کیجئے!
بعد اللہ کے آپ ﷺ کا آسرا
آپ کہف الوری ﷺ خاتم الانبیا

تنویر پھول۔امریکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

نعت رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ اللہ کے ہیں نبی آخری ،اے حبیب خدا ، خاتم الانبیا ﷺ
جس نے بھی شک کیا ظلمت کفر میں بے گماں کھو گیا ، خاتم الانبیا! ﷺ
آپ ﷺ پر حق نے اتمام نعمت کیا معجزہ زندہ قر آن کا دے دیا
اس پہ "الیوم اکملت۱" کی ہے سند، دین کامل ہوا خاتم الانبیاء ﷺ
آپ ﷺ محمد ہیں یا مصطفی سور ۃالصف میں عیسیٰ نے احمد کہا
" جو غلام آپ ﷺ کا خود کو کہتا تھا وہ ، کیسے آقا بنا؟ خاتم الانبیا ﷺ
جو ہے پیرو کاذب، روا ہی نہیں ، اس کو نسبت کوئی آپ کے نام سے
اس نے توہین بے شک ہے کی آپ کی ،جس نے ایسا کیا خاتم الانبیا ﷺ
اپنے منہ سے مسلماں وہ کہتا رہے ، النساء میں یہ اللہ نے کہہ دیا
جو منافق ہے مشرک سے نیچے گرا،اے شہ دوسرا، خاتم الانبیا ﷺ
قول یحییٰ ہے ، میں اس کے لائق نہیں کھولوں تسمہ بھی ان کی نعلین کا
ہے یہ انجیل مرقس کا پہلا ورق ، درج ہے مرتبہ ، خاتم الانبیا ﷺ
آپ صادق ،امیں ، کہتے دشمن بھی تھے ،آج بھی غیر مسلم کا ہے عمل
مائیکل ہارٹ امریکی نے آپ کو پہلا نمبر دیا خاتم الانبیا ﷺ!
آپ کے در سے خالی نہ کوئی پھرا، رشک شہنشاں آپ کے ہیں گدا
ہم پر بھی باب لطف و کرم اب ہو وا، آپ بحر سخا خاتم الانبیا ﷺ
حشر میں اس کو قدموں میں رکھیں شہا ! یہ نہ ہرگز کبھی آپ ﷺ سے ہو جدا
پھول احقر کی آقا ﷺ ! سنیں التجا ، اس کو ہے آسرا خاتم الانبیا ﷺ

سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۳-۲ سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۴۵

(تنویر پھول ۔امریکہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

نعت رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ !آپ ختم الانبیا ختم الرسل ﷺ
سب سے بڑھ کر آپ کا ہے مر تبہ ختم الرسل ﷺ
حشر تک سب انس و جاں کے رہنما ہیں آپ ہی۔
تا قیامت آپ کا ڈنکا بجا ختم الرسل ﷺ!
جو رسل ہیں ،ان کو حاصل ہے۔ مقام انبیاء
آپ کو رب سے ملا رتبہ بڑا ختم الرسل ﷺ !
ہر نبی پائے رسالت، نہیں ہے لازمی
ہم پہ یہ قرآن سے ظاہر ہوا ختم الرسل ﷺ!
آپ ختم الانبیا ﷺ ہیں ، آپ ختم المرسلیں ﷺ
سب ہی ہوں گے آپ کے زیر لوا ختم الرسل ﷺ !
نام تھا مرزا غلام احمد ، وہ خود آقا بنا
کر کے غداری وہ دوزخ میں گرا، ختم الرسل ﷺ!
جو ہے ارحم ، اس نے بھیجا رحمۃ للعالمیں ﷺ
آپ ہی لائے ہیں رحمت کی ردا ختم الرسل ﷺ
آپ جیسا یا نبی ﷺ ! با حوصلہ کوئی نہیں
کون دے گا سنگ کے بدلے دعاختم الرسل ﷺ!
پھول پر چشم کرم ہو ، آپ ﷺ کا مدح رہے
وہ ثنا کرتا رہے صبح و مسا ختم الرسل ﷺ!

تنویر پھول (امریکہ)

قطعہ تاریخ اجرا

"عالمی منشور سہ ماہی خاتم النبیین" ۲۰۲۲ء

ابتدا خاتم النبیین" کی
کرتے ہیں صابر بلند اقبال
ان سے امید ہے بڑوں کو بڑی
کیونکہ حضرت ہیں اہل فضل و کمال
مصطفےٰ و خدا نہ کیوں خوش ہوں
ہیں محبان مصطفائی نہال
ہم نے " کار رضائے یار" کہا 1443ھ
سال آغاز کا ہوا جو سوال
"خرچ بسیار سید صابر" 1443ھ
سال آتا ہے کیجیے جو خیال
"غنچۂ بوئے سید صابر" 1443ھ
آرہا ہے عروس اس سے بھی سال

ازقلم صاحب زادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی
مونیاں شریف ضلع گجرات، پاکستان

جریدۂ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برھان سے پا رہا ہے اجرا جریدۂ خاتم النبیین
دیا ہے صابر حسین شاہ نے نگر کو اونچا کلاہ تمکیں
خدا نے بخشی ہے میری بستی کو خاتم الانبیاء کی حرمت
بفضل مولا پنپ سکیں گے نہ اب یہاں قادیانی بے دیں
علم اٹھا کر نبی کی عظمت کا ساری دنیا میں پھیل جاؤ
یہ کفر کی ہر زبان پر ہو شرر فشاں ہے دیار مسکیں
یہ فتنہ برطانیہ نے سینچا کہ وحدت دیں ہو پارہ پارہ
تو مہر علی گولڑے سے ابھرا اٹھائے پہلو میں سوز تسکیں
لعین مرزا پلٹ کے بھاگا ولیٔ کامل سے خوف کھا کر
وہ جلد انجام بد کو پہنچا بھلا کے اہل یقیں کی تلقیں
حضور ختم الرسل ہیں بے شک اساس ایماں ہے یہ عقیدہ
یہی ہے شیرازہ دین حق کا اسی سے قائم ہے وحدت دیں
لحد قریں ہے ظفر تمہاری جواب دینا ہے لم یزل کو
حضور تجھ کو غلام کر لیں یہی ہے ایماں یہی ہے تسکیں

نتیجۂ فکر: ظفر برھانی
برھان شریف ضلع اٹک پنجاب
22/رجب المرجب 1443ھ/24/فروری 2022ء بروز جمعرات

رب کا فضل ہوا آئی رحمت کی صدا
خاتم الرسل شفیع امم رونق جہاں آ گئے
اللہ اللہ مہک اٹھی گلشن توحید کی فضا
عرب و عجم کی بہار گلستان آ گئے
وادیٔ ظلمت میں اب نور محمدی چمک اٹھا
روح کائنات قرار دل وجان آ گئے
جنھیں اللہ نے تاج ختم نبوت کا مالک بنایا
وہ خاتم الانبیاء وہ میر کارواں آ گئے
آدم سے چلا جو سلسلہ انہی پہ آ کے ختم ہوا
امام الھدی حبیب خدا وہ سرور کون و مکاں آ گئے
پیغام توحید کو کمال ملا باب نبوت بند ہوا
کہ نبیوں کے سردار سیاح لامکان آ گئے
تا قیامت ہو گا اب انہی کا چرچا
کتاب ہدایت جن کو ہوئی عطا وہ مالک زمیں وزماں آ گئے
میرے اللہ فرمان کو بھی ملے یہ مژدہ جانفزا
خوشی مناؤ تیرے گھر رحمت دو جہاں آ گئے

نتیجۂ فکر: مولانا حافظ فرمان علی رضوی۔ اٹک

خاتم الانبیا ﷺ

از: سید اولاد رسول قدسی مصباحی
نیویارک، امریکہ

شاہ دیں مصطفٰے خاتم الانبیا — ہیں وہی باخدا خاتم الانبیا
ان کے سر پر ہے ختم نبوت کا تاج — ہے یہ رب کا کہا خاتم الانبیا
ہیں وہ قصر نبوت کی اینٹ آخری — قول شاہ دنا خاتم الانبیا
ہے فقط سرور دیں کی ذات مبیں — کہہ گئے انبیا خاتم الانبیا
ثبت ہے لفظ خاتم کا معنی یہی — آخر الانبیا خاتم الانبیا
بعد ان کے ہے کذاب ہر مدعی — صرف نور خدا خاتم الانبیا
قادیانی ہے سرتاپا مکر و فریب — اصل صدق و صفا خاتم الانبیا
سب صحابہ کا ہے یہ عقیدہ اٹل — ہیں خیر الوری خاتم الانبیا
کہہ گئے یہ رضا ہے یہ ایماں کا جز — قوم سے بارہا خاتم الانبیا
ہے وہ ملعون کافر، شہ دین کو — جو نہیں مانتا خاتم الانبیا
قدسی کہتا ہے کہتا رہے گا یہی — ہیں شہ دوسرا خاتم الانبیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی محمد مصطفٰی احمد مجتبی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"کبھی تم قادیانی کو نہ ہرگز احمدی کہنا"

کبھی تم قادیانی کو نہ ہرگز احمدی کہنا
اسے بس قادیانی کہنا یا مرزائی ہی کہنا
سنو ، جھوٹے نبی کا نام تھا مرزا غلام احمد
جو کی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غداری، بنا ملعون وہ بے حد
غلامی چھوڑ کر مردود نے دعوٰی کیا جھوٹا
کہ وہ کذاب و ظالم خود ہی آقا، دیکھو! بن بیٹھا
میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام احمد ہے آیا سورۃ الصف میں
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں نام ان کے ہیں، یہ سمجھیں
جو ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جھوٹے کو نبی مانے ،وہ ہے کافر
وہ ہے کذاب کا پیرو ، منافق، فاسق و فاجر
منافق کی سزا مشرک سے بڑھ کر ہے ، کہے قرآں
وہ نچلے حصہٗ دوزخ میں ہوگا ، پیرو شیطاں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے نسبت بس ان کو پھول! ہے زیبا
نبوت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے ، ایمان ہے جن کا

سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۴۵.........تنویر پھول (امریکہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعات سال آغاز طباعت سہ ماہی خاتم النبیین ﷺ

(بربان شریف)

قطعہ تاریخ ہجری

لائے سہ ماہی جریدہ محترم صابر حسین
ضوفشاں جس میں مسلسل شان ختم الانبیاء
کام کیا ہے؟ اس جریدے کا ، بتا اے پھول! تو
کہہ دے" اوج کاروانِ خاتم کل انبیا ﷺ " (۱۴۴۳ ہجری)

قطعۂ تاریخ عیسوی

آپ ﷺ ختم الانبیا ہیں ، آپ ﷺ ہی ختم الرسل ﷺ
یہ جریدہ ہے پلاتا حب شاہ دیں ﷺ کی مے
اس سے حاصل معرفت کا نور کرنے کے لئے
پھول ! یہ تاریخ کہہ" ختم نبوت ﷺ شرط ہے"
(۲۰۲۲عیسوی)

تنویر پھول (امریکہ)

قادیانیوں کا جھوٹا واویلا اور حقیقت حال

نہ ہم نے بنیاد ظلم ڈالی نہ ہم نے کوئی ستم کیا ہے
جو سچ تھا ہم نے وہی کہا ہے جو حق تھا ہم نے رقم کیا ہے
نہ ہم نے چھینا ہے حق کسی کا نہ ہم نے کی ہے غلط بیانی
ہے سچ کی خاطر ہماری کاوش ہے سچ کی خاطر ہی جانفشانی
کسی کے مذہب کو ہم نے چھیڑا نہ ہم نے پہچاں کسی سے چاہی
کیا ہے ہم نے فساد کوئی نہ ہم نے کی ہے کوئی تباہی
ہماری پہچاں تو مصطفی ہیں کہ ختم جن پر ہوئی نبوت
نبی خدا کے وہ آخری ہیں یہ ان کا منصب ہے تا قیامت
یہی ہے اسلام کا تعارف جو اس کو مانے وہی مسلماں
کہ اب محمد کے بعد ہرگز نہیں نبوت کا کوئی امکاں
نبی جو مرزا کو مانتے ہیں وہ خود کو کہتے ہیں کیوں مسلماں؟
وہ حملہ آور ہمارے دیں پر وہ چھینتے ہیں ہماری پہچاں
وہی ہیں ظالم وہی فسادی جو ہم کو ظالم بتا رہے ہیں
وہی ہیں امن و اماں کے دشمن جو جھوٹے آنسو بہا رہے ہیں
ہم اپنی جانوں پہ کھیل کر بھی کریں گے ایمان کی حفاظت
کہ ہیں محمد ہماری پہچاں کریں گے پہچان کی حفاظت
یہی حقیقت ہے مصطفی میں کوئی بھی بابر کمی نہیں ہے
وہ آچکے ہیں وہ آخری ہیں اب اور کوئی نبی نہیں ہے

بابر حسین بابر دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
میں "خاتم النبیین" ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

گذارشات

لا اله الا الله محمد رسول الله

سنی اہل علم وقلم متوجہ ہوں

مقالہ نگاروں کی خدمت میں چند معروضات

(سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) میں لکھنے والے مقالہ نگاروں کی خدمت میں)

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری (مدیر اعلیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انٹرنیشنل) میں لکھنے والے اہل علم وقلم ہماری درج ذیل معروضات کو ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھیں۔

(1) سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) صرف ختم نبوت کے موضوعات کے لئے مختص کیا گیا ہے لہذا اس میں صرف ختم نبوت کے موضوعات ہی پر اپنے مضامین ومقالات ارسال فرمائیں۔

(2) جب بھی مقالہ میں قرآن کریم کی آیت مبارکہ کا حوالہ دیں تو پارہ نمبر، سورت نمبر اور نام اور آیت نمبر ضرور لکھیں۔

(3) مقالہ میں جب احادیث مبارکہ کا حوالہ دیں تو صحاح ستہ میں سے یا کسی حدیث کی مشہور کتاب سے مصنف، نام کتاب، مطبوعہ (ناشر کا مکمل پتا) اور سن اشاعت اور صفحہ نمبر بھی ضرور لکھیں

(4) اسی طرح دیگر کتابوں کے حوالے بھی اپنے مقالہ میں اسی طرح درج فرمائیں۔

(5) کسی اخبار، رسالہ، کا حوالہ دینا ہو تو اس کا بھی پورا نام، مقام اشاعت، اشاعت کا ماہ وسال تحقیقی نقطۂ نظر سے ضرور لکھیں۔

(6) مقالہ میں کسی رسالہ سے کسی مضمون کا حوالہ دینا ہو تو پہلے مضمون نگار کا نام، مضمون کا نام پھر مشمولہ لکھ کر آگے رسالہ کا پورا نام سن اشاعت، ماہ وسال اور صفحہ نمبر بھی ضرور درج فرمائیں۔

(7) کوشش فرمائیں کہ تمام حواشی وحوالے مضمون/مقالہ کے آخر میں دیں۔

(8) تحقیقی نقطۂ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ بنیادی حوالہ دینے کی کوشش فرمائیں ورنہ ثانوی حوالے ہی پر اکتفا کریں۔

(9) مقالہ میں جو بھی اصل حوالہ دیں تو اسے من وعن نقل کریں اور اسے درمیان میں نمایاں کر کے دیں اور اس اقتباس کے اول آخر واوین "......" بھی لگانے کا اہتمام کریں۔

(10) اگر کسی حوالے کی تلخیص یا مفہوم پیش کریں تو اس کی وضاحت بھی کر دیں۔

(11) حوالہ خود چیک کر کے دیں نقل در نقل کا رجحان نامناسب ہے۔

(12) اگر کسی شخصیت سے آپ کی بات چیت ہوئی ہے اور اسے حوالہ میں لانا چاہتے ہیں تو شخصیت کے نام کے بعد صاف لکھیں، راقم کی ملاقات یا ان سے راقم کا انٹرویو بتاریخ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(13) اگر کسی خط کا حوالہ دینا ہو تو بھی تحقیقی نقطۂ نظر سے خط لکھنے کا نام، تاریخ اور جس کے نام ہے اس کا نام بھی ضرور لکھیں۔

(14) ختم نبوت کا بہت وسیع و عریض موضوع ہے۔ اس میں آپ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت قرآن کریم، احادیث مبارکہ، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین اور عصر حاضر کے اہل سنت کے علماء ومشائخ، ادباء، شعراء اور محققین کے طرز عمل سے احاطۂ تحریر میں لا کر ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(15) عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے اہل سنت کی تنظیمات اور تحریکات کے کردار پر بھی آپ قلم اٹھا سکتے ہیں۔

(16) عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے اہل سنت کی جانب سے لکھی گئی پرانی یا نئی کتاب کے تعارف پر بھی مقالہ لکھا جا سکتا ہے۔

(17) مقالہ آسان اور عام فہم انداز میں لکھا جائے۔ زبان و بیان میں متانت اور سنجیدگی کی جھلک دکھائی دے۔

(18) سہ ماہی" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل) میں غیر مطبوعہ یا نادر و نایاب مضامین ومقالات بھیجیں۔

(19) غیر معیاری اور موضوع سے غیر متعلقہ مضامین ومقالات ہر گز نہ بھیجیں۔

(20) مقالہ نگاران اپنے مقالات ومضامین کمپوز کر کے ان پیج فائل میں درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں:

sabirbukhari50@gmail.com

اور درج ذیل واٹس ایپ پر یہی مقالہ/مضمون پی ڈی ایف فائل میں بھی ضرور بھیجیں۔ 03118164591۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم سب کو ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کی حفاظت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین دعا گو و دعا گدائے کوئے مدینہ شریفا حقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

برائے یاداشت